منہیات کا انسائیکلوپیڈیا

رُک جائیے!

اللہ اور اُسکے رسول ﷺ نے منع کیا ہے

تالیف

الشیخ ابو ذر محمد عرفان

نظرثانی

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

مکتبہ اسلامیہ

Marfat.com

منہیات کا انسائیکلو پیڈیا

رک جایئے

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے

تالیف

الشیخ ابوذر محمد عرفان

نظر ثانی

محمد عظیم حاصلپوری

مکتبہ اسلامیہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

297.24
1697 ع
137709

ناشر .... محمد سرور عاصم

اشاعت .... جولائی 2014ء

قیمت ....

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

لاہور پاکستان: بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

Marfat.com

فہرست

- مقدمہ ---------- 19
- اطاعت ہو تو ایسی......!!! ---------- 27
- نبی ﷺ کی اتباع میں کانوں میں انگلیاں ---------- 27
- اتباع سے اعراض گمراہی ---------- 28
- مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی ---------- 28
- کپڑے دیواروں سے الجھ گئے ---------- 28
- آپ ﷺ کی محبت میں رشتوں کی قربانیاں ---------- 29
- جنت میں رفاقتِ رسول ﷺ پانے والے ---------- 29
- امیر المومنین مسکرا دیے ---------- 30
- صحابی نے انگوٹھی پھینک دی ---------- 31
- صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہانڈیاں الٹا دیں ---------- 31
- خُریم اسدی واقعی کمال تھے ---------- 31
- قباء والوں نے نماز میں قبلہ بدل لیا ---------- 32
- صحابہ نے انگوٹھیاں بنوالیں ---------- 33
- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور اتباع نبی ﷺ ---------- 33
- ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے عبادت کے مقامات پر عبادت کرتے تھے ---------- 34
- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے ---------- 35
- نبی ﷺ کے سکھائے ہوئے کلمات سے کچھ ردوبدل نہیں ---------- 35
- ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر ---------- 36
- نبی ﷺ کے اشارے پر قرض معاف ---------- 36
- صحابی نے نماز سے آگے گزرنے والے کو دھکا دے دیا ---------- 37

Marfat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود کو بوسہ کیوں دیا ---------- 38
المنہیات من القرآن الکریم ---------- 39
المنہیات من الاحادیث النبوی ﷺ ---------- 66
آئینہ مضامین ---------- 67
کتاب الطھارۃ (طہارت کے مسائل) ---------- 68
قضائے حاجت کے لیے قبلے کی جانب منہ یا پشت کرنے کی ممانعت ---------- 69
ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت ---------- 69
کوئلے سے استنجا کرنے کی ممانعت ---------- 70
برتن میں سانس لینے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت ---------- 70
کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس میں غسل کرنے کی ممانعت ---------- 71
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع ہے ---------- 72
قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت ---------- 72
کسی جانور کی بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت ---------- 73
غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت ---------- 74
شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت ---------- 74
کیا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ممنوع ہے ---------- 75
عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت ---------- 76
کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ---------- 76
بول و براز روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت ---------- 77
المنہیات ---------- 78
طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی ---------- 78
قضائے حاجت کے وقت زمین کے قریب ہونے سے پہلے کپڑا نہیں اٹھانا چاہیے 78
دورانِ قضائے حاجت باتیں کرنا منع ہے ---------- 78
وہ جگہیں جہاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا منع ہے ---------- 79

Marfat.com

حائضہ عورت کا نماز پڑھنا منع ہے---------------------79
حالت حیض میں عورت کا روزہ رکھنا منع ہے---------------------79
حائضہ سے ہمبستری کرنا منع ہے---------------------79
حالتِ حیض میں طلاق دینا منع ہے---------------------79
کتاب الصلوۃ (نماز کے مسائل)---------------------81
طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت---------------------82
نماز کے مکروہ اوقات---------------------82
عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت---------------------83
دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت---------------------84
نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت---------------------85
نماز میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے کی ممانعت---------------------85
حالت نماز میں احتباء کی ممانعت---------------------86
حالت نماز میں سامنے اور دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت---------------------87
نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے کی ممانعت---------------------87
جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت---------------------88
باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت---------------------88
ریشم پہن کر نماز پڑھنے اور رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت---------------------89
کیا آدمی فقط ازار باندھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟---------------------90
نماز میں بازو بچھانا اور نماز کے لیے مسجد میں مخصوص جگہ متعین کرنے کی ممانعت--91
نماز جمعہ سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت---------------------92
کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت---------------------92
جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت---------------------93
مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں---------------------94
مساجد میں اشعار کی ممانعت---------------------94

Marfat.com

مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت ---------- 95
مساجد میں حدود قائم کرنا حرام ہے ---------- 96
کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت ---------- 96
المنہیات ---------- 98
قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے ---------- 98
حمام میں نماز پڑھنا منع ہے ---------- 98
اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا منع ہے ---------- 98
مسجد میں تیز چل کر آنا منع ہے ---------- 98
ثواب کی غرض سے تین مساجد کے علاوہ سفر کرنا منع ہے ---------- 99
نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے ---------- 99
رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے ---------- 99
دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے ---------- 99
نماز کے لیے وضو کے بعد تشبیک منع ہے ---------- 100
نماز میں ادھر ادھر جھانکنا ممنوع ہے ---------- 100
دورانِ نماز انگلیاں چٹخانا منع ہے ---------- 100
دورانِ نماز کھانا پینا منع ہے ---------- 100
اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے ---------- 101
عورتوں کا خوشبو لگا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے ---------- 101
دوران خطبہ جمعۃ المبارک باتیں کرنا منع ہے ---------- 101
کتاب الجنائز (جنازے کے مسائل) ---------- 102
قبروں پر لیپ کرنے اور کچھ لکھ کر لگانے کی ممانعت ---------- 103
قبر پر عمارت (گنبد، قبہ) بنانے کی ممانعت ---------- 104
قبروں پر بیٹھنے اور قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت ---------- 104
موت کی تمنا کرنے کی ممانعت ---------- 105

Marfat.com

جس جنازے میں نوحہ کرنے والیاں موجود ہوں اس جنازے میں شرکت کی ممانعت 106

میت پر مرثیہ خوانی کرنے کی ممانعت ---------- 106

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت ---------- 107

المنہیات ---------- 109

قریب المرگ کے لیے ثلث مال سے زائد میں وصیت کرنا ممنوع ہے ---------- 109

ورثاء کے لیے وصیت جائز نہیں ---------- 109

جاہلیت کے طریقہ سے موت کی خبر دینا ممنوع ہے ---------- 109

آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت ممنوع ہے ---------- 109

جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا ممنوع ہے ---------- 110

جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اونچی آواز سے ذکر کرنا منع ہے ---------- 110

تین وقتوں میں تدفین ممنوع ہے ---------- 110

مجبوری کے بغیر رات کو تدفین ممنوع ہے ---------- 110

قبروں کو مسجدیں بنانا ممنوع ہے ---------- 111

کسی کی قبر کو عید میلہ گاہ بنانا ممنوع ہے ---------- 111

کتاب الزکوۃ (زکوۃ کے مسائل) ---------- 112

زکوۃ میں بہت عمدہ مال لینے کی ممانعت ---------- 113

المنہیات ---------- 114

زکوۃ میں بوڑھا، بھینگا، عیب دار جانور دینے کی ممانعت ---------- 114

گھٹیا اور ردی قسم کی اشیاء زکوۃ میں دینا جائز نہیں ---------- 114

بنو ہاشم اہل بیت پر زکوۃ حرام ہے ---------- 114

بھیک مانگنے کا پیشہ بنا لینے کی ممانعت ---------- 115

زکوۃ میں حیلہ اختیار کرنے کی ممانعت ---------- 115

کتاب الصیام (روزوں کے مسائل) ---------- 116

ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع ہے ---------- 117

Marfat.com

- مشکوک دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 117
- روزے میں وصال کرنا ممنوع ہے ---------- 118
- جمعہ کا الگ روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 119
- عیدین کا روزہ رکھنا حرام ہے ---------- 119
- میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 120
- **المنہیات** ---------- 122
- بغیر چاند دیکھے روزہ رکھنا یا افطار کرنا ممنوع ہے ---------- 122
- حالت روزہ میں فسق وفجور جھوٹ، غیبت، لڑائی کرنا ممنوع ہے ---------- 122
- حالت روزہ میں جماع کرنا حرام ہے ---------- 122
- حائضہ اور نفاس والی کے روزہ رکھنے کی ممانعت ---------- 123
- نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا ممنوع ہے ---------- 123
- خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 123
- استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 124
- ہمیشہ روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 124
- صرف ہفتے کا نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 124
- قیام رمضان میں تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا ممنوع ہے ---------- 124
- معتکف کا سخت حاجت کے بغیر مسجد سے نکلنا ممنوع ہے ---------- 125
- معتکف کے لیے ہمبستری کرنا ممنوع ہے ---------- 125
- **كتاب الحج** (حج کے مسائل) ---------- 126
- محرم کے بغیر عورت کا حج کرنا حرام ہے ---------- 127
- گھریلو سانپوں کو مارنے کی ممانعت ---------- 127
- حج میں عورتوں کے لیے حلق کی ممانعت ---------- 128
- حج سے واپسی پر اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت ---------- 129
- محرم کے لیے زعفران اورورس سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت ---------- 129

Marfat.com

حجاج کی گری ہوئی اشیاء اٹھانا منع ہے ---------- 130
المنهيات ---------- 131
احرام والی عورت کے لیے نقاب اور دستانے پہننے کی ممانعت ---------- 131
حج میں شہوانی حرکات، نافرمانی اور جھگڑے کی ممانعت ---------- 131
محرم کا دوران حج نکاح و منگنی کرنا ممنوع ہے ---------- 131
محرم کے لیے شکار کرنا حرام ہے ---------- 131
حرم کے درخت کاٹنے کی ممانعت ---------- 132
غیر دوندے کی قربانی کی ممانعت ---------- 132
جن جانوروں کی قربانی کرنا ممنوع ہے ---------- 132
ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بال ناخن کٹوانے کی ممانعت ---------- 133
نماز عید سے قبل قربانی کرنا ممنوع ہے ---------- 133
کتاب البیوع (خرید و فروخت کے مسائل) ---------- 134
بیع نجش کی ممانعت ---------- 135
کنکری پھینک کر بیع کرنے کی ممانعت ---------- 135
بیع محاقلہ، مزابنہ ممنوع ہے ---------- 136
بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت ---------- 136
بیع مخاضرہ کی ممانعت ---------- 137
نر کی جفتی پر اجرت لینے کی ممانعت ---------- 137
لونڈیوں کے زنا کی کمائی کی ممانعت ---------- 138
سینگی لگانے کی کمائی کی ممانعت ---------- 138
بیع حقل کی ممانعت ---------- 139
زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت ---------- 139
ضرورت سے زائد پانی کی بیع کرنے کی ممانعت ---------- 140
ملکیت سے قبل غلہ فروخت کرنا منع ہے ---------- 141

Marfat.com

- بیع پر بیع کرنے کی ممانعت ---------- 141
- حاملہ کے حمل کی بیع کی ممانعت ---------- 142
- بیع صرف ممنوع ہے ---------- 143
- سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے زیادتی کے ساتھ فروخت کرنے کی ممانعت ---------- 143
- پھل کو پکنے سے قبل فروخت کرنا منع ہے ---------- 144
- بیع سلم کی ممانعت ---------- 145
- شہری کو دیہاتی کا مال بیچنا منع ہے ---------- 146
- تجارتی قافلوں کو منڈی سے پہلے مل کر بیع کرنے کی ممانعت ---------- 147
- ''زھو'' کو کھجور کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت ---------- 148
- کتے کی خرید وفروخت ممنوع ہے ---------- 148
- ولاء کی خرید وفروخت منع ہے ---------- 149
- بن ماپ کے ڈھیر کی بیع کرنا ممنوع ہے ---------- 149
- مال غنیمت قبل از تقسیم خریدنے کی ممانعت ---------- 150
- ایک بیع میں دو بیع کی ممانعت ---------- 150
- جانور کو ادھار جانور کے بدلے فروخت کرنا ممنوع ہے ---------- 151
- مغنّیات کی بیع کرنا ممنوع ہے ---------- 151
- حمل کی بیع، تھنوں میں دودھ کی بیع، بھاگے غلام کی بیع، تقسیم سے قبل مال غنیمت کی بیع، غوطہ زن کی بیع ممنوع ہے ---------- 152
- **المنہیات** ---------- 153
- شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت ممنوع ہے ---------- 153
- جھوٹ بول کر سودا سلف فروخت کرنے کی ممانعت ---------- 153
- دلی رضامندی کی بغیر کسی کی کوئی چیز لینا ممنوع ہے ---------- 153
- بیعانے کی بیع ممنوع ہے ---------- 153

Marfat.com

معدوم چیز کی معدوم چیز کے ساتھ بیع حرام ہے ---------- 154

محارم میں بیع کے ذریعے تفریق ڈالنا منع ہے ---------- 154

شک والی اشیاء اختیار کرنا ممنوع ہے ---------- 154

گوشت کی بیع زندہ جانور کے بدلے ممنوع ہے ---------- 155

کتاب النکاح والطلاق (نکاح وطلاق کے مسائل) ---------- 156

نکاح میں سوکن کی طلاق کی شرط لگانے کی ممانعت ---------- 157

لمبے سفر کے بعد اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت ---------- 157

شادی نہ کرنے کی ممانعت ---------- 158

ایک نکاح میں بھتیجی، پھوپھی، خالہ یا بھانجی کو جمع کرنے کی ممانعت ---------- 159

لونڈیوں کی حرام کمائی کھانے کی ممانعت ---------- 159

زانیہ عورت کی کمائی کھانے کی ممانعت ---------- 160

پیغام منگنی پر دوسرے کا پیغام بھیجنے کی ممانعت ---------- 161

سینگی لگانے کی کمائی کی ممانعت ---------- 161

نکاح متعہ کی ممانعت ---------- 162

نکاح شغار کی ممانعت ---------- 164

بیوی کے ساتھ نکاح میں اس کی خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنے کی ممانعت ---------- 165

المنہیات ---------- 167

جن سے نکاح کرنا حرام ہے ---------- 167

منگنی پر عورت کا مرد کو سونے کی انگوٹھی پہنانا حرام ہے ---------- 168

بغیر ولی کے نکاح کرنا حرام ہے ---------- 168

عورت کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا ممنوع ہے ---------- 169

عورتوں کا نکاح پڑھانا ممنوع ہے ---------- 169

خلوت کی پرلطف باتیں بتانا حرام ہے ---------- 169

حالت حیض اور نفاس میں جماع کرنا حرام ہے ---------- 170

Marfat.com

- ولیمہ میں صرف امیر لوگوں کو دعوت دینا حرام ہے ---------- 170
- اگر دعوت میں خلاف شرع افعال ہوں تو وہاں جانا ممنوع ہے ---------- 170
- عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا ممنوع ہے ---------- 171
- عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے ---------- 171
- بیوی کو سخت مارنا ممنوع ہے ---------- 171
- خاوند کا اپنی بیوی سے بغض رکھنا ناجائز ہے ---------- 172
- نکاح حلالہ حرام ہے ---------- 172
- بلاوجہ طلاق دینا یا طلب کرنا حرام ہے ---------- 172
- جبراً طلاق دلوانا حرام ہے ---------- 173
- حاملہ سے وطی کرنا ممنوع ہے ---------- 173
- **کتاب الجهاد** (جہاد کے مسائل) ---------- 174
- مثلہ کرنا ممنوع ہے ---------- 175
- جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ممنوع ہے ---------- 175
- چہرے کو داغنے اور چہرے پر مارنے کی ممانعت ---------- 176
- دشمن کی سرزمین میں مقدس اشیاء لے جانا ممنوع ہے ---------- 176
- گدھوں کا گوشت کھانا منع ہے ---------- 177
- گدھوں کے گوشت کی حرمت خیبر میں ہوئی ---------- 178
- نکاح متعہ کی حرمت غزوہ خیبر میں ہوئی ---------- 178
- گھریلو سانپوں کو بغیر مہلت کے قتل کرنا ممنوع ہے ---------- 179
- بغیر میان کے تلوار کو رکھنے کی ممانعت ---------- 179
- گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنا منع ہے ---------- 180
- سیاہ آنکھوں میں دیکھنے والے کتے کو قتل کرنا ---------- 180
- **المنهيات** ---------- 181
- والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کی ممانعت ---------- 181

Marfat.com

- دشمن کو آگ میں جلانا حرام ہے ---------- 181
- جنگ میں عورتوں اور مزدوروں کے قتل سے ممانعت ---------- 182
- تقسیم سے قبل مال غنیمت سے فائدہ اٹھانا ممنوع ہے ---------- 182
- مال غنیمت میں خیانت حرام ہے ---------- 182
- قیدی حاملہ لونڈیوں سے ہمبستری کرنے کی ممانعت ---------- 182
- عہد شکنی حرام ہے ---------- 183
- **كتاب الأطعمة** (کھانے کے مسائل) ---------- 184
- اکٹھے کھاتے وقت ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو تین تین چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع ہے ---------- 185
- گندگی کھانے والے جانوروں کی ممانعت ---------- 185
- گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے ---------- 186
- کچا پیاز اور لہسن کھانے کی ممانعت ---------- 186
- متکبر لوگوں کی دعوت کھانے کی ممانعت ---------- 187
- ہر چیر پھاڑ کرنے والا درندہ اور ہر ایسا پرندہ جو پنجوں سے شکار کرے حرام ہے 188
- زندہ جانور کو باندھ کر تیر مار کر اور کچھ حصہ کاٹ کر کھانے کی ممانعت ---------- 188
- جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت ---------- 189
- مجثمہ کے کھانے کی ممانعت ---------- 189
- جلالہ کا دودھ اور مشکیزے کو منہ لگا کر پینا ممنوع ہے ---------- 190
- پتھر یا غلیل سے شکار کیا ہوا جانور؟ ---------- 190
- مہمان نوازی میں تکلف کرنے کی ممانعت ---------- 191
- **المنهيات** ---------- 192
- جو چیزیں کھانا حرام ہیں ---------- 192
- کتے اور بلیاں کھانا ممنوع ہے ---------- 192
- ہر خبیث چیز کھانا ممنوع ہے ---------- 193

Marfat.com

- چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا کو مارنا ممنوع ہے ---------- 193
- مینڈک کو مارنا ممنوع ہے ---------- 193
- اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک ہو جائے تو شکار کھانا ممنوع ہے ---------- 194
- اگر سدھایا ہوا کتا خود شکار سے کھالے تو کھانا ممنوع ہے ---------- 194
- جانور کو ذبح کرتے وقت تکلیف دینا ممنوع ہے ---------- 194
- بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ممنوع ہے ---------- 194
- برتن کے درمیان سے کھانا ممنوع ہے ---------- 195
- دوسرے کے سامنے سے کھانا ممنوع ہے ---------- 195
- انگلیاں چاٹنے سے قبل تولیے وغیرہ سے صاف کرنا ممنوع ہے ---------- 195
- بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے کی ممانعت ---------- 195
- سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ممنوع ہے ---------- 196
- کھڑے ہو کر کھانا منع ہے ---------- 196
- کسی کی اجازت کے بغیر اس کا مال کھانا ممنوع ہے ---------- 196
- **كتاب الأشربة** (پینے کے مسائل) ---------- 197
- نشہ آور برتنوں میں نبیذ بھگونے کی ممانعت ---------- 198
- دو اجناس کو ملا کر نبیذ بنانا ممنوع ہے ---------- 198
- مشکیزے اور صراحی کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت ---------- 199
- **المنہیات** ---------- 200
- ہر نشہ آور مشروب پینا ممنوع ہے ---------- 200
- شراب پینا ممنوع ہے ---------- 200
- شراب کا سرکہ بنانا ممنوع ہے ---------- 200
- برتن میں سانس لینے کی ممانعت ---------- 200
- سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت ---------- 200

Marfat.com

- کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے ---------- 201
- ایسے برتنوں میں پینے کی ممانعت جن میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہو ---------- 202
- **کتاب الایمان والنذور** (قسموں اور نذروں کے مسائل) ---------- 203
- فرع اور عتیرہ کی ممانعت ---------- 204
- شرکیہ دم کرنے کی ممانعت ---------- 204
- کاہن کے پاس جانے کی ممانعت ---------- 205
- گناہوں سے رکنے والا اصل مہاجر ---------- 206
- نذر کی ممانعت ---------- 206
- **المنہیات** ---------- 208
- والدین کی قسم کھانا ممنوع ہے ---------- 208
- غیر اللہ کی قسم اٹھانا حرام ہے ---------- 208
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا حرام ہے ---------- 208
- مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے ---------- 209
- چغل خوری سخت حرام ہے ---------- 209
- زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے ---------- 209
- انگور کو کرم کہنے کی ممانعت ---------- 209
- اپنے نفس کو پلید خبیث کہنے کی ممانعت ---------- 209
- لات وعزی کی قسم کھانے کی ممانعت ---------- 210
- قبروں پر جانور ذبح کرنا ممنوع ہے ---------- 210
- جانوروں کے گلے میں کوئی تانت یا ہار ڈالنے کی ممانعت ---------- 210
- جادوگروں کے پاس جانے کی ممانعت ---------- 211
- بعض اشیاء سے نحوست پکڑنے کی ممانعت ---------- 211
- **کتاب الطب** (طب کے مسائل) ---------- 212
- داغنے کی ممانعت ---------- 213

Marfat.com

- خبیث اشیاء سے علاج کی ممانعت ---------- 213
- جانوروں کے چہرے پر داغنے کی ممانعت ---------- 214
- **المنہیات** ---------- 215
- شراب سے علاج کرنا ممنوع ---------- 215
- علاج کے لیے شرکیہ دم کروانا حرام ہے ---------- 215
- **کتاب اللباس** (لباس کے مسائل) ---------- 216
- بال گودنے اور گدوانے کی ممانعت ---------- 217
- قزع کی ممانعت ---------- 217
- زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت ---------- 218
- محرم کے لیے زعفران سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت ---------- 218
- مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنے کی ممانعت ---------- 219
- دو انگلیوں سے زیادہ ریشم پہننے کی ممانعت ---------- 219
- درندوں کی کھال کو بطور بچھونا استعمال کرنے کی ممانعت ---------- 220
- روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ---------- 220
- گھروں کو تصویروں سے سجانے کی ممانعت ---------- 220
- چار انگلیوں سے زیادہ ریشم استعمال کرنے کی ممانعت ---------- 221
- کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت ---------- 222
- خالص ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت ---------- 222
- مردوں کے لیے سونا پہننے کی ممانعت ---------- 223
- کسم کے رنگ سے خوب سرخ کیا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت ---------- 223
- معصفر لباس پہننے کی ممانعت ---------- 224
- میاثر کو استعمال کرنے کی ممانعت ---------- 225
- **المنہیات** ---------- 226
- عورتوں جیسا لباس پہننا ممنوع ہے ---------- 226

Marfat.com

❁ شہرت کا لباس پہننا ممنوع ہے ---------- 226
❁ شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا ممنوع ہے ---------- 226
❁ عورتوں کا بہت باریک لباس پہننا حرام ہے ---------- 226
❁ ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے ---------- 227
❁ سیاہ رنگ بطور مہندی استعمال کرنا ممنوع ہے ---------- 227
❁ **کتاب التفسير** (تفسیر کے مسائل) ---------- 228
❁ وما نهاكم عنه فانتهوا ---------- 229
❁ اولاد کے سبب والدہ کو تکلیف دینے کی ممانعت ---------- 230
❁ منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت ---------- 232
❁ سرزمین دشمن پر قرآن لے جانے کی ممانعت ---------- 233
❁ **المنهيات** ---------- 234
❁ تفسیر بالرائے کی ممانعت ---------- 234
❁ بغیر علم کے تفسیر کرنے کی ممانعت ---------- 234
❁ **كتاب الأدب** (ادب کے مسائل) ---------- 235
❁ ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کی ممانعت ---------- 236
❁ بیٹھے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت ---------- 236
❁ سر یا داڑھی سے سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت ---------- 237
❁ مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت ---------- 238
❁ دوسروں کی عورتوں پر ان کے خاوندوں کی غیر موجودگی میں داخل ہونے کی ممانعت 238
❁ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چت لیٹنے کی ممانعت ---------- 239
❁ عشاء سے قبل سونے اور مابعد گفتگو کرنے کی ممانعت ---------- 240
❁ دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت ---------- 240
❁ چار نام رکھنے کی ممانعت ---------- 241
❁ برا نام رکھنے کی ممانعت ---------- 241

Marfat.com

- کھلی چھت پر سونے کی ممانعت ---------- 242
- **المنہیات** ---------- 243
- شہنشاہ نام رکھنا ممنوع ہے ---------- 243
- کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکنا ممنوع ہے ---------- 243
- اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانا ممنوع ہے ---------- 243
- تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کی رضامندی کے بغیر سرگوشی نہ کریں 243
- رشتہ داری کو توڑنا حرام ہے ---------- 244
- والدین کو اذیت دینا ممنوع ہے ---------- 244
- کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراضگی رکھنا ممنوع ہے ---------- 244
- مسلمان کو چہرے پر مارنا منع ہے ---------- 244
- غصہ کرنا ممنوع فعل ہے ---------- 245
- اخوت ایمانی کو نقصان پہنچانے والی اشیاء کی ممانعت ---------- 245
- فوت شدہ لوگوں کو گالی دینا ممنوع ہے ---------- 245
- لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ممنوع ہے ---------- 246
- راستے پر بیٹھنے کی ممانعت ---------- 246
- ظلم کرنا حرام ہے ---------- 246
- امارت کی درخواست اور حرص ممنوع ہے ---------- 247
- بیع میں قسم کھانے کی ممانعت ---------- 247
- شراب بیچنا حرام ہے ---------- 247

ooooo

Marfat.com

مقدمہ

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم. اما بعد! فأعوذ بالله من الشیطان الرجیم، بسم الله الرحمن الرحیم.

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾. [۵۹/ الحشر:۷]

''اور تمہیں جو کچھ رسول دے، لے لو۔ اور جس چیز سے روکے، رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔''

شریعت اسلامی کا بہترین اور مختصر قانون یہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ فرمان جاری فرمائیں اس کو مان لو اور جس سے رکنے کا حکم سنائیں اس سے رک جاؤ، گویا اطاعتِ رسول ﷺ اور آپ ﷺ کی تابعداری ہی فقط وہ چیز ہے جس کی بدولت آدمی راہِ راست پر چل کر جنت تک پہنچ سکتا ہے ورنہ ذلت و رسوائی اس کا مقدر بن جائے گی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے تورات پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ)).

''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام آجائیں تو تم میری بجائے ان کی اتباع شروع کردو تو تم یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے۔'' [1]

رسول کریم ﷺ کی بات کو سن کر آدمی کو اگر مگر نہیں کرنا چاہیے بلکہ فوراً امن وعن گردن جھکا دینی چاہیے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے حجر اسود کو

[1] سنن دارمی (۴۳۵) حدیث حسن۔

Marfat.com

بوسہ دینے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ ﷺ اسے چھوتے اور بوسہ دیتے تھے اس شخص نے کہا اچھا بتایئے اگر رش زیادہ ہو جائے (یا) اگر لوگ مجھ پر غالب آجائیں تو میں کس طرح حجر اسود کو بوسہ دوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"إِجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ".

''اپنی اگر مگر کو یمن میں رکھو (یعنی اپنے پاس ہی رکھو)''

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو بوسہ دیتے ہوئے اور اس کو چومتے ہوئے دیکھا تھا۔ ❶

نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کو دیکھیے وہ آپ ﷺ کی بات کو سن کر فوراً سمعنا واطعنا کا نعرہ بلند کر دیتے تھے آپ ﷺ کی بات تو کجا وہ آپ کے لعاب دہن اور وضو کے قطرات کو زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے۔

ہجرت کے چھٹے سال صلح حدیبیہ کے موقع پر جب عروہ ثقفی قریش کی جانب سے شرائط صلح پر گفتگو کے لیے آیا تو اس نے جن الفاظ میں صحابہ کی جانثاری اور وفاداری کا نقشہ قریش کے سامنے کھینچا اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ایک کافر کے دل پر اس کا کتنا گہرا اثر پڑا ہوگا چنانچہ وہ کہتا ہے کہ اے لوگو! میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں لیکن جو والہانہ عقیدت کا منظر یہاں دیکھا کہیں نہیں دیکھا جب محمد ﷺ بات کرتے ہیں تو گردنیں جھک جاتی ہیں اور محفل پر ایک سکوت کا عالم طاری ہو جاتا ہے نظر بھر کر کوئی شخص ان کی طرف دیکھ نہیں سکتا۔ آپ کے وضو کا پانی اور آپ کا لعاب دہن زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ وہ اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں اور اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے ہیں (یہی وجہ ہے کہ اس قوم کے احساس خودداری و وفا شعاری کی داستانیں پڑھنے والے مسلم و کافر اس پر متفق ہیں کہ اس سے زیادہ اطاعت و فرمانبرداری کا ثبوت دنیا کی کسی قوم نے پیش نہیں کیا) ❷

---

❶ البخاری، کتاب الحج، باب تقبیل الحجر (١٦١١)۔

❷ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ (٤/ ١٠٤) باب سیاق قصۃ الحدیبیۃ۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ ﷺ سے محبت ایسی کہ کافر بھی حیران رہ گئے۔

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو جب کفار قتل کرنے لیے حرم سے باہر لے گئے تو ابوسفیان نے جو اب تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ان سے کہا:

أَتُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا عِنْدَنَا الْآنَ مَكَانَكَ نَضْرِبُ عُنُقَهُ وَإِنَّكَ فِيْ أَهْلِكَ.

''کیا تمھیں یہ پسند ہے کہ تم تو اپنے گھر میں رہو اور اس وقت ہمارے پاس محمد ﷺ ہوں اور ہم (معاذ اللہ) ان کو قتل کر دیں؟''

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دینے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا اظہار یوں فرمایا:

وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ مُحَمَّدًا الْآنَ فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ تُصِيْبُهُ شَوْكَةٌ تُؤْذِيْهِ وَأَنَا جَالِسٌ فِيْ أَهْلِيْ.

''اللہ کی قسم! مجھے اتنی بات بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا رہوں اور میرے محبوب ﷺ کو وہاں رہتے ہوئے ایک ذرا سا کانٹا بھی چبھ جائے۔''

اس قسم کے مظالم، جلادانہ بے رحمیاں، عبرت خیز سفاکیاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی راہ حق سے متزلزل نہ کر سکیں اس لیے ابوسفیان نے اقرار کرتے ہوئے کہا:

مَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ أَحَدًا يُحِبُّ أَحَدًا كَحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا.

''نبی کریم ﷺ کے ساتھی جس طرح آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں اس طرح محبت اور تعظیم کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔'' (1)

رسول اللہ ﷺ کے اوامر و نواہی کو بلاچوں چراں تسلیم کر لینے میں ہی کامیابی ہے

(1) سیرت ابن ہشام علی هامش "الروض الانف" ذکر یوم الرجیع فی سنة ثلاث (۲۴۰/۱۶۸، ۱۶۹)

Marfat.com

اس بات کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار ہا دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾.

[٤/ النسآء:٥٩]

''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹا دو اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمھیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔''

② ﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾.

[٣/ آل عمران: ١٣٢]

''اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

③ ﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ [٤/ النسآء:٦٩]

''اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔''

④ ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ ﴾ [٤/ النسآء:٨٠]

''جو شخص اللہ کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔''

⑤ ﴿ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ ﴾ [٨/ الانفال:٤٦]

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔''

112709

Marfat.com

﴿۶﴾ ﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾

[٤/ النسآء:١١٥]

''جو شخص باوجود راہ ہدایت کی وضاحت ہو جانے کے بعد بھی رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کریں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ بہت ہی بری جگہ ہے پہنچنے کی۔''

﴿۷﴾ ﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ ﴾.

[٢٥/ الفرقان:٢٧۔٢٩]

''اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش! کہ میں نے رسول کی راہ لی ہوتی، ہائے افسوس کاش! کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے اور گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔''

﴿۸﴾ ﴿ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ ﴾.

[٣٣/ الاحزاب:٦٦۔٦٨]

''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سردار اور بزرگوں کی بات مانی جنھوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا پروردگار

Marfat.com

تو انھیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔''

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [٢٤/ النور:٦٣]

''جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ کوئی دردناک مصیبت یا عذاب ان کو نہ پہنچ جائے۔''

چند احادیث مبارکہ جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ترغیب اور معصیت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

ا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَّأْبٰى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبٰى)).

''میری امت کا ہر ایک شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کر دیا (وہ داخل نہیں ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا وہ کون شخص ہے؟ جس نے آپ کا انکار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کر دیا ہے۔'' ❶

۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ)).

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔'' ❷

❶ صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم (٧٢٨٠)۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية (١٨٣٥)۔

Marfat.com

۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي)).

''میں تمھارے اندر دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور دوسری میری سنت ہے۔'' ❶

۴۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑنے والا تباہ و برباد ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ)).

''لوگو! میں تمھیں ایسے روشن دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اور جس نے اس سے منہ موڑا سمجھو وہ ہلاک ہو گیا۔'' ❷

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے باپ نے انھیں یہ بیان کیا ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلْ بِيَمِينِكَ)) قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ.

''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس آدمی نے (از راہ تکبر) جواب دیا میں ایسا نہیں کر سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اللہ کرے) تجھ سے ایسا نہ ہو۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے چونکہ تکبر کی وجہ سے

❶ صحیح الجامع الصغیر للالبانی (۲۹۳٤)۔

❷ کتاب السنة لابن عاصم تحقیق از البانی (٤۹)۔

Marfat.com

یہ بات کہی تھی وہ (عمر بھر) اپنا دایاں ہاتھ منہ تک. نہ اٹھا سکا۔'' ❶

آئندہ چند سطور میں ہم ایسے چند واقعات ذکر کریں گے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اطاعت بے نظیر کی مثالیں موجود ہیں جن کو بعد والے پیش کرنے سے قاصر ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا معیار مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا ﴾. [۲/ البقرة:۱۳۷]

''اگر دوسرے لوگ بھی اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم (صحابہ) ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا جائیں گے۔''

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما (۵۲۶۸) (۲۰۲۱)۔

Marfat.com

اطاعت ہو تو ایسی......!!!

ا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (جب خطبہ دینے کے لیے منبر پر تشریف لائے تو (لوگوں سے) فرمایا:

((اِجْلِسُوْا)) فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((تَعَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ)).

''بیٹھ جاؤ! سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسجد کے دروازے ہی پر بیٹھ گئے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: عبداللہ اندر آجاؤ۔'' ❶

گویا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی عمل کر دیا دروازے پر فرمان سنا اور وہیں بیٹھ گئے اتنا پسند نہ فرمایا کہ آگے اندر داخل ہو کر بیٹھ جائیں کہ کہیں آپ کی اطاعت اور حکم کی تکمیل میں تاخیر نہ ہو جائے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کانوں میں انگلیاں

سیدنا نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور اس راستے سے دور ہٹ گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا۔ نافع! کیا اب کچھ آواز سن رہے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا:

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا.

''میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بانسری کی آواز سنی تو ایسے ہی کیا (اس لیے اب میں نے بھی ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا ہے) ❷

---

❶ صحيح سنن ابی داود للالبانی (۲۰۳)۔

❷ ابو داود، کتاب الادب، باب کراهية الغناء والمزامير (٤٩٢٤)۔

Marfat.com

۳۔ اتباع سے اعراض گمراہی

۱۔ سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّيْ أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ". ❶

"میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل میں سے کوئی چیز بھی چھوڑ دوں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔"

۴۔ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر (ایک محفل میں) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا جو کچھ اعلان کر رہا تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ باہر جا کر سنو یہ کیا اعلان کر رہا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں باہر نکلا اور (صورتِ حال کا جائزہ لینے کے بعد واپس آ کر ابوطلحہ اوران کی محفل میں شریک باقی صحابہ کو) بتایا کہ منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ! شراب کو حرام کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ جاؤ یہ شراب جا کر بہا دو۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ ساری شراب باہر بہا دی اور مدینہ کی گلیوں میں وہ شراب بہنا شروع ہوگئی۔ ❷

۵۔ کپڑے دیواروں سے الجھ گئے

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے دیکھا کہ راستے میں مرد عورت مل جل کر چل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

---

❶ البخاری، کتاب الخمس، باب فرض الخمس (۳۰۹۳) مسلم (۵۴) فی الجهاد۔

❷ مسلم، کتاب الاشربة، باب تحريم الخمر (۱۹۸۰) البخاری (۴۲۲۰)۔

Marfat.com

"تم پیچھے رہو، وسطِ راہ سے نہ گزرو۔"

اس کے بعد عورتوں کا یہ حال ہو گیا کہ گلی کے کنارے سے اس طرح لگ کر چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے الجھ جاتے تھے۔ ❶

٦۔ آپ ﷺ کی محبت میں رشتوں کی قربانیاں

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا بھتیجا ان کے پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور یہ بھی کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "کنکریاں پھینکنے سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے اور نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے البتہ اس سے (کسی جانور یا پرندے کا) دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ (جو اسے اذیت دینے والی بات ہے یہ حدیث سننے کے باوجود ان کے) بھتیجے نے دوبارہ کنکریاں پھینکنا شروع کر دیں تو سیدنا عبداللہ نے کہا میں تمھیں حدیث سنا رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم اس کے باوجود وہی کام کر رہے ہو لہٰذا میں اب کبھی تم سے بات نہیں کروں گا۔" ❷

٧۔ جنت میں رفاقتِ رسول ﷺ پانے والے

ایک صحابی رسول آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اپنی جان و مال، اہل و عیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں جب میں اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوق زیارت بے قرار کرتا ہے تو دوڑا دوڑا آپ کے پاس آتا ہوں آپ ﷺ کا دیدار کر کے سکون حاصل کر لیتا ہوں لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپ تو انبیا کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی تو آپ تک نہ پہنچ سکوں گا اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں گا (یہ سوچ کر) بے چین ہو جاتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ

❶ ابو داود۔

❷ سنن ابن ماجه، كتاب المقدمه، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ (١٧)۔

Marfat.com

نے سورۃ النساء کی یہ آیت مبارکہ نازل فرمادی۔

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾.

[٤/ النسآء:٦٩]

''اور جولوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیا،صدیقین ،شہداء اور صالحین کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔'' [1]

یعنی صحابی کے اظہار محبت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کرکے واضح فرمادیا کہ اگر تم حُبّ رسول میں سچے ہو اور آپ کی رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرو۔

۸۔امیر المؤمنین مسکرا دیئے

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوئے تو دعائے مسنون پڑھنے کے بعد مسکرانے لگے کسی نے پوچھا امیر المؤمنین !مسکرانے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر سوار ہو کر اسی طرح دعا پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تھے لہٰذا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں مسکرایا ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت دریافت کیا اے اللہ کے رسول ! آپ کیوں مسکرائے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ رَبَّكَ تَعَالٰى يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِىْ)).

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے پر تعجب کرتے ہیں کہ جب وہ کہتا ہے اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے گناہ

[1] المصباح المنیر فی تهذیب تفسیر ابن کثیر (ص ٢٤٣)۔

Marfat.com

میرے (اللہ کے) علاوہ کوئی بخش نہیں سکتا۔'' ❶

۹۔ صحابی نے انگوٹھی پھینک دی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صحابی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے اتار کر دور پھینک دی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہارِ ناراضگی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے پر کسی نے کہا کہ اس کو اٹھا لو اور بیچ کر فائدہ حاصل کر لو (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پہننے سے منع فرمایا تھا) مگر اس نے کہا:

لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''نہیں، اللہ کی قسم! میں اسے کبھی بھی اٹھا نہیں سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے۔'' ❷

۱۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہانڈیاں الٹا دیں

جنگ خیبر میں صحابہ رضی اللہ عنہم سخت بھوک کی حالت میں تھے اور گدھوں کے گوشت کی ہانڈیاں پک رہی تھیں ادھر سے گھریلو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا گیا تو مسلمانوں نے فوراً ہانڈیوں کو الٹ دیا اور اطاعت رسول کا نمونہ بن گئے۔ ❸

۱۱۔ خُریم اسدی واقعی کمال تھے

سیدنا قیس بن بشر تغلبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ہم بیٹھے ہوئے تھے (لمبی حدیث میں ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ

---

❶ ابوداود، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا ركب (۲۶۰۲)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزينة، باب تحريم خاتم الذهب على الرجال۔

❸ سنن ابن ماجه، کتاب الذبائح، باب لحوم الحمر الأهلية۔

Marfat.com

إِزَارِهِ)).

''خریم اسدی بہت اچھا آدمی ہے اگر وہ اپنے بالوں کو کندھوں سے چھوٹا کرے اور اپنے تہبند کو ٹخنوں سے اوپر کرے۔''

(کسی صحابی نے یہ بات خریم اسدی تک پہنچا دی) جب ان تک یہ بات پہنچی تو فَعَجَلَ فَأَخَذَ شُفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

''پس انھوں نے فوراً قینچی پکڑی اور بالوں کو کاٹ کر کانوں تک کر لیا اور اپنی چادر (تہبند) کو نصف پنڈلی تک کر لیا۔'' (1)

۱۴۔ قباء والوں نے نماز میں قبلہ بدل لیا

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننھیال میں، جو انصار سے تھے ان کے ہاں رہائش اختیار کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ ماہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ ہو جائے (جب قبلہ تبدیل ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کی طرف منہ کر کے) پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ نماز میں شریک تھے۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور کسی مسجد کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ وہ لوگ (بیت المقدس کی طرف منہ کر کے) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا:

أَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ.

''میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔''

(یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے

(1) ابو داود، کتاب اللباس، باب ما جاء فی اسبال الازار (٤٠٨٩)۔

Marfat.com

اور جب آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہود اور (جملہ) اہل کتاب بہت خوش ہوتے تھے مگر جب آپ ﷺ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ انھیں بہت ناگوار گزرا۔

براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کے دور میں وفات پائی یا کچھ لوگ اس دوران شہید ہو گئے تو صحابہ نے قبلہ تبدیل ہونے کے بعد کہا کہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے وفات پا گئے تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ﴾. [۲/ البقرة:۱۴۳]

''اللہ تمھارے ایمان (یعنی نماز) کو ضائع نہیں کرے گا۔'' ❶

۱۳۔ صحابہ نے انگوٹھیاں بنوالیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔ آپ کی انگوٹھی کو دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم ؟ کو انگوٹھیاں پہنے دیکھا تو اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا:

"لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا".

''میں پھر کبھی بھی (سونے کی انگوٹھی) نہیں پہنوں گا۔''

پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ انگوٹھی نبی کریم ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنی تھی پھر وہ انگوٹھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اریس (نامی) کنویں میں گر گئی تھی (جو کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی) ❷

۱۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور اتباع نبی ﷺ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (ابن جریج نے) کہا کہ میں نے تمھیں دیکھا ہے

❶ صحیح البخاري، کتاب الایمان، باب الصلوة من الایمان (٤٠)۔

❷ صحیح البخاري، کتاب اللباس، باب خاتم الفضة (٨٨٦٦)۔

Marfat.com

کہ (طواف میں) سوائے دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی رکن کو تم ہاتھ نہیں لگاتے اور میں نے تمھیں دیکھا کہ سبتی جوتیاں پہنتے ہو اور میں نے دیکھا کہ تم زردی سے (اپنے بالوں کو یا لباس کو) رنگ کر لیتے ہو اور میں نے تمھیں دیکھا کہ جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور لوگ جب (ذی الحجہ کا) چاند دیکھتے ہیں۔ (اسی وقت سے) احرام باندھ لیتے ہیں لیکن تم جب تک آٹھ ذوالحجہ کا دن نہیں آجاتا احرام نہیں باندھتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (بے شک میں) یہ کام کرتا ہوں جہاں تک (طواف میں) یمانی ارکان کو ہاتھ لگانے کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں یمانی (رکنوں) کے سوا اور کسی کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ اسی طرح سبتی جوتوں کا مسئلہ ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا تھا جس پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جوتے میں وضو فرماتے تھے (یعنی پیر دھوتے تھے مسح نہیں کرتے تھے) لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے جوتے پہنوں، اسی طرح زرد خضاب کا مسئلہ ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ زرد رنگ ہی استعمال کروں اور اس طرح احرام باندھا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت احرام باندھتے ہوئے دیکھا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھڑی ہوتی تھی یعنی آٹھویں تاریخ کو۔ [51]

۱۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت کے مقامات پر عبادت کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (بھی) عمرہ یا حج ادا فرماتے تو (مقام) ذوالحلیفہ میں بھی اترتے تھے اور جب کسی غزوہ سے لوٹتے اور اس راستہ ہو (کر آتے) یا حج یا عمرہ میں ہوتے تو وادی کے اندر اتر جاتے۔ پھر جب وادی کے گہراؤ سے اوپر جاتے تو اونٹ کو اس بطحا میں بٹھا دیتے جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے۔ پھر آخر رات میں وہیں آرام فرماتے حتی کہ صبح ہو جاتی (یہ مقام

[51] صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین فی النعلین (١٦٦)۔

Marfat.com

جہاں آپ ﷺ آرام فرماتے) اس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھروں سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس کے اوپر مسجد ہے بلکہ اس جگہ ایک چشمہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اور اس کے اندر کچھ ٹیلے (ریت کے) تھے رسول اللہ ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے۔ پھر اس بطحا میں سیلاب بہہ کر آیا یہاں تک کہ وہ مقام جہاں حضرت عبداللہ نماز پڑھتے تھے دفن ہو گیا۔ ❶

۱۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھا دیتے تھے اور اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے تھے (عبداللہ راوی نے نافع راوی سے پوچھا) کہ جب سواریاں چرنے کے لیے چلی جاتیں (تو آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟) فرمایا کہ آپ ﷺ پالان کو لے لیتے تھے پھر اس کے پچھلے حصہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیتے تھے:

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

''ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔'' ❷

۱۷۔ نبی ﷺ کے سکھائے ہوئے کلمات سے کچھ ردوبدل نہیں

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کی طرح وضو کر لیا کرو۔ پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاؤ پھر اس کے بعد کہو:

((أَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)).

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب المساجد التي على طرق المدينة (٤٨٤)۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة الى الراحلة (٤٠٧)۔

Marfat.com

''اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا چہرہ تیری جانب میں جھکا دیا اور اپنا (ہر) کام تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشتی بان و پناہ دہندہ بنا لیا اور (میں یقین رکھتا ہوں کہ) تجھ سے (یعنی تیرے غضب سے) سوا تیری بارگاہ کے کوئی پناہ و نجات کی جگہ نہیں ہے۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے۔'' ①

اگر تم اپنی اس رات میں مر جاؤ گے تو ایمان پر مرو گے اور ان کلمات کو تمام اذکار کے بعد پڑھو جو تم کرنا چاہتے ہو۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا پھر جب میں ((آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ)) پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا ((وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ)) یعنی اور تیرے رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا تو آپ نے فرمایا: نہیں ((وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ)) ہی کہو کہ اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا ہوں جسے تو نے ہدایت خلق کے لیے بھیجا ہے۔''

۱۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنی اونٹنی کو تیار کرنے کا حکم فرماتے پھر وہ سوار ہو جاتے جب اونٹنی کھڑی ہو جاتی تو قبلے کی طرف متوجہ ہوتے پھر تلبیہ (لبیک لبیک) کہنا شروع کر دیتے اور حرم میں پہنچ کر تلبیہ پکارنے سے رک جاتے تھے۔ ذی طویٰ مقام میں صبح ہونے تک رات کو آرام کرتے، پھر جب نماز پڑھ لیتے تو غسل فرماتے اور فرماتے تھے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔'' ②

۱۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر قرض معاف

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے

① صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی الوضوء (۲۴۷)۔
② صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الاهلال مستقبل القبلة (۱۵۵۳)۔

Marfat.com

اپنے قرض کا تقاضا کیا اتنے میں دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں یہاں تک کہ انھیں رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور آپ گھر میں تھے تو آپ ﷺ نے اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور آواز دی۔ اے کعب! انھوں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اشارے سے فرمایا: تم اپنے قرض سے نصف کم کر دو۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ" یارسول اللہ! میں نے نصف چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے (ابن حدرد سے فرمایا) "قُمْ فَاقْضِهِ" (اٹھو اور باقی نصف ادا کرو۔) ❶

۲۰۔ صحابی نے نماز سے آگے گزرنے والے کو دھکا دے دیا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک نوجوان آیا جو (قبیلہ) بنی ابی معیط سے تھا اسے گزرنے کے لیے اور کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے یہ چاہا کہ ان کے آگے سے ہی گزر جائے تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے میں دھکا دیا جوان نے ان کی طرف نظر کی اور پھر جب اسے دوسرا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو اس نے دوبارہ آگے سے گزرنے کی کوشش کی۔ لیکن ابوسعید رضی اللہ عنہ نے پہلے سے زیادہ زوردار دھکا دیا جس سے اسے تکلیف ہوئی اور وہ مروان کے پاس چلا گیا اور ابوسعید سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی مروان سے شکایت کی اور اس کے پیچھے پیچھے ابوسعید رضی اللہ عنہ (بھی) مروان کے پاس چلے گئے تو مروان نے کہا کہ اے ابوسعید! تمھارا اور تمھارے بھائی کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

"جب تم سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے لوگوں سے سترے کا کام دے رہی ہو پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے

❶ صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب التقاضي والملازمة في المسجد (۴۵۷)۔

Marfat.com

گزرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اسے ہٹا دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔'' ❶

۲۱۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود کو بوسہ کیوں دیا

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے پھر اس کو بوسہ دیا اور فرمایا:

إِنِّىْ لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا أَنِّىْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

''میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ (کسی کو) نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بھی بوسہ نہ دیتا۔'' ❷

❶ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب یرد المصلی من مر بین یدیه (۵۰۹)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الحج، باب ما ذکر فی الحجر الاسود(۱۵۹۷)۔

Marfat.com

المنهيات

من

القرآن الكريم

Marfat.com

فساد مت کرو

﴿ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۱]

''تم زمین میں فساد مت کرو۔''

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو

﴿ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا ﴾ [۲/ البقرۃ:۲۲]

''پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

قرآن پر دنیا کو ترجیح مت دو

﴿ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ﴾. [۲/ البقرۃ:۴۱]

''اور تم میری آیتوں کو تھوڑی قیمت میں مت بیچو۔''

حق کے ساتھ باطل مت ملاؤ

﴿ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ ﴾. [۲/ البقرۃ:۴۲]

''اور تم حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ ہی حق کو چھپاؤ۔''

شہداء کو مردہ مت کہو

﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۵۴]

''اور تم ان کو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں مردے مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم سمجھ نہیں رکھتے۔''

شیطان کی پیروی مت کرو

﴿ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۶۸]

''اور تم شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو۔''

Marfat.com

مردار، خون، سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے

﴿ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۷۳]

”یقیناً تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پس جو شخص مجبور کیا گیا بشرطیکہ، وہ سرکشی کرنے والا نہ ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

ناحق ایک دوسرے کا مال اور رشوت مت کھاؤ

﴿ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۸۸]

”آپس میں ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کے اموال مت کھاؤ اور نہ ہی تم لوگوں کے مالوں کو گناہ کے ساتھ کھانے کے لیے حاکموں کی طرف لے کر جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔“

کسی کے ساتھ زیادتی مت کرو

﴿ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۹۰]

”اور تم زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔“

حرم میں لڑنا ممنوع ہے

﴿ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ ﴾. [۲/ البقرۃ:۱۹۱]

”اور تم ان سے مسجد حرام کے نزدیک نہ لڑو، یہاں تک کہ وہ تم میں سے

Marfat.com

لڑیں اس میں پس اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرو۔"

اپنے آپ کو خود ہلاکت میں مت ڈالو

﴿ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۹۵]

"اور تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔"

حج میں قربانی سے پہلے سر نہ منڈواؤ

﴿ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۹۶]

"اور اپنے سر مت منڈواؤ یہاں تک کہ قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ پر پہنچ جائے۔"

دوران حج جھگڑا اور گناہ و معصیت مت کرو

﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۹۶]

"حج میں نہ شہوت کی باتیں کرنا اور نہ نافرمانی کرنا اور نہ جھگڑا کرنا ہے۔"

مشرکہ عورت سے نکاح کی ممانعت

﴿ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ ؕ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۲۲۱]

"اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔"

حالت حیض میں صحبت مت کرو

﴿ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ ﴾ . [۲/ البقرۃ:۱۹۶]

"پس حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور نہ ان کے قریب جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں پس جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے۔"

Marfat.com

اللہ کے نام کی فضول قسمیں مت اٹھاؤ

﴿ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴾. [۲/ البقرة:۲۲٤]

''اور نہ بناؤ اللہ (کے نام) کو رکاوٹ اس کی قسم کھا کر کہ نیکی نہ کرو گے اور پرہیزگاری نہ کرو گے اور صلح نہ کرو گے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔''

عورت کا حمل چھپانا ممنوع ہے

﴿ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ﴾. [۲/ البقرة:۲۲۸]

''اور ان کے لیے جائز نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے چھپائیں اگر وہ ایمان رکھتی ہوں اللہ پر اور روزِ آخرت پر۔''

بے جا حق مہر کی واپسی کا مطالبہ ممنوع ہے

﴿ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْــًٔا ﴾. [۲/ البقرة:۲۲۹]

''اور تمھارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جو کچھ انھیں (بطور حق مہر) دیا ہے اسے لے لو۔''

نوٹ: خلع کی صورت میں واپسی کا مطالبہ درست و جائز ہے۔

عورت کو اذیت دینے کی غرض سے نکاح مت کرو

﴿ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ ﴾ [۲/ البقرة:۲۳۱]

''اور انھیں تکلیف دینے کی غرض سے نہ روکو تاکہ تم زیادتی کر سکو۔''

اللہ کی آیات کا مذاق نہ اڑاؤ

﴿ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ ﴾ [۲/ البقرة:۲۳۱]

Marfat.com

''اور اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ بنالو۔''

اولاد کے سبب والدین کو تکلیف مت دو

﴿ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ﴾. [۲/ البقرة:۲۳۳]

''اور نہ ضرر پہنچایا جائے کسی ماں کو اس کے لڑکے کے باعث اور نہ کسی باپ کو اس کے لڑکے کے باعث اور وارث پر بھی اسی قسم کی ذمہ داری ہے۔''

دوران عدت نکاح ممنوع ہے

﴿ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ﴾. [۲/ البقرة:۲۳۵]

''اور نہ پکی کرلو نکاح کی گرہ یہاں تک کہ عدت اپنی انتہا کو پہنچ جائے۔''

کسی کے احسان کو فراموش مت کرو

﴿ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ﴾. [۲/ البقرة:۲۳۷]

''اور نہ بھلایا کرو احسان کو آپس (کے لین دین) میں۔''

دین میں جبر ممنوع ہے

﴿ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ﴾. [۲/ البقرة:۲۵۶]

''دین میں کوئی زبردستی نہیں۔''

احسان جتلانا ممنوع ہے

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ﴾

[۲/ البقرة:۲٦٤]

''اے ایمان والو! مت ضائع کرو اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر۔''

Marfat.com

سود حرام ہے

﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾. [۲/ البقرۃ:۲۷۵]

''اور اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

گواہی مت چھپاؤ

﴿ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ﴾ [۲/ البقرۃ:۲۸۳]

''اور گواہی مت چھپاؤ اور جو شخص چھپاتا ہے اسے تو یقیناً اس کا ضمیر گناہگار ہے۔''

کفار سے دوستی ممنوع ہے

﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾.

[۳/ آل عمران:۲۸]

''مومنوں کو چھوڑ کر مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جس نے ایسا کیا پس اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہ رہا۔''

فرقہ بندی مت اختیار کرو

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ﴾. [۳/ آل عمران: ۱۰۳]

''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور جدا جدا نہ ہونا۔''

منافقوں کو راز دان مت بناؤ

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ﴾.

[۳/ آل عمران:۱۱۸]

''اے ایمان والو! غیروں کو راز دان نہ بناؤ وہ تمھیں خرابی پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے۔''

Marfat.com

یتیموں کے مال ناحق مت کھاؤ

﴿ وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝۲ ﴾. [٤/ النسآء: ٢]

''اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور (اپنی) ردّی چیز کو (ان کی) عمدہ چیز سے نہ بدلو۔ اور ان کے مال اپنے مالوں سے ملا کر نہ کھاؤ واقعی یہ بہت بڑا گناہ ہے۔''

محرماتِ نکاح

﴿ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ۝۲۲ ﴾. [٤/ النسآء: ٢٢]

''اور نہ نکاح کرو جن سے نکاح کر چکے تمھارے باپ دادا مگر جو ہو چکا (اس سے پہلے سو وہ معاف ہے) یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بُری راہ ہے۔

﴿ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۲۳ ﴾. [٤/ النسآء: ٢٣]

''حرام کی گئی تم پر تمھاری مائیں، تمھاری بیٹیاں، تمھاری بہنیں، تمھاری پھوپھیاں، تمھاری خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، تمھاری مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا تمھاری بہنیں رضاعت سے اور مائیں تمھاری بیوی کی تمھاری بیویوں کی بیٹیاں جو تمھاری گودوں میں (پرورش پا رہی) ہیں ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو اور اگر تم نے صحبت نہ کی ہو

Marfat.com

ان بیویوں سے تو کوئی حرج نہیں تم پر (ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں) اور (حرام کی گئیں) بیویاں تمھارے ان بیٹیوں کی جو تمھاری پشتوں سے ہیں اور (یہ بھی حرام ہے) کہ جمع کرو تم دو بہنوں کو مگر جو گزر چکا (سو وہ معاف ہے) یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔''

کسی کا ناحق مال مت کھاؤ

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ ﴾.

[٤/ النسآء:٢٩]

''اے ایمان والو! نہ کھاؤ اپنے مال آپس میں ناجائز طریقہ سے مگر یہ کہ تجارت ہو تمھاری رضامندی سے اور نہ ہلاک کرو اپنے آپ کو بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا ہے۔''

اللہ کے ساتھ شرک مت کرو

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔـا ﴾. [٤/ النسآء:٣٦]

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔''

نشے اور جنابت کی حالت میں نماز نہ پڑھو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ ﴾. [٤/ النسآء:٤٣]

''اے ایمان والو! حالت نشہ میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ جنابت کی حالت میں مگر یہ کہ تم سفر کر رہے ہو یہاں تک کہ تم غسل کر لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا آئے کوئی تم میں سے قضائے حاجت سے یا مباشرت کی ہو تم نے اپنی عورتوں سے۔''

Marfat.com

کسی مسلمان کو قتل کرنا ممنوع ہے

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ ﴾. [٤/ النسآء:٩٢]

''اور نہیں (جائز) کسی مومن کے لیے کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے مگر غلطی سے۔''

کسی پر غیر مسلم کی تہمت درست نہیں

﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ ﴾. [٤/ النسآء:٩٤]

''اور تم نہ کہو اس شخص کے لیے جو تمھیں سلام پیش کرے کہ تو مومن نہیں ہے۔''

بددیانت اور غلط آدمی کی طرف سے وکیل نہ بنا جائے

﴿ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِـيْمًا ۝ۚ ﴾. [٤/ النسآء:١٠٧]

''اور مت جھگڑا کریں آپ ان کی طرف سے جو خیانت کرتے ہیں اپنے آپ سے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا اسے جو بڑا بددیانت (اور) بدکار ہے۔''

خواہش نفس کی ممانعت

﴿ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ﴾. [٤/ النسآء:١٣٥]

''پس تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو انصاف کرنے میں اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ موڑو تو بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔''

غیروں کے عیوب کو بیان کرنا ممنوع ہے

﴿ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَــهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

Marfat.com

سَمِيعًا عَلِيمًا﴾. [٤/ النسآء:١٤٨]

''اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتے کہ کسی کی بری بات کو برملا کہا جائے مگر (اس سے) جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

دین میں غلو حرام ہے

﴿يَاۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ﴾.

[٤/ النسآء:١٧١]

''اے اہل کتاب! نہ غلو کرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ تعالیٰ کے متعلق مگر سچی بات۔''

یہ مت کہو کہ تین خدا ہیں

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾.

[٤/ النسآء:١٧١]

''اور نہ کہو تین (خدا ہیں) باز آجاؤ (ایسا کہنے سے) یہ بہتر ہے تمھارے لیے، بیشک اللہ تو معبود واحد ہی ہے پاک ہے وہ اس سے کہ ہو اس کا کوئی لڑکا۔''

اللہ کے شعائر کی بے حرمتی ممنوع ہے

﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا﴾.

[٥/ المآئدة:٢]

''اے ایمان والو! بے حرمتی نہ کرو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ عزت والے مہینہ کی اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیوں کی اور نہ جن کے گلے میں پٹے ڈالے گئے ہیں اور نہ (بے حرمتی کرو) جو قصد کیے ہوئے ہیں بیت

Marfat.com

حرام کا وہ چاہتے ہیں رب کا فضل اور (اس کی) رضا۔"

چند حرام اشیاء

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ﴾.

[٥/ المآئدة:٣]

"حرام کیے گئے ہیں تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے اور گلا گھونٹنے سے مرا ہوا، چوٹ سے مرا ہوا، اوپر سے نیچے گر کر مرا ہوا، سینگ لگنے سے مرا ہوا اور جسے کھایا کسی درندے نے سوائے اس کے جسے تم ذبح کر لو اور (حرام ہے) جو ذبح کیا گیا ہو آستانوں پر اور (یہ بھی حرام ہے) کہ تم قسمت آزمائی کرو جوئے کے تیروں سے، یہ سب نافرمانی کے کام ہیں۔"

دین کا مذاق اڑانے والوں سے دوستی حرام ہے

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ﴾. [٥/ المآئدة:٥٧]

"اے ایمان والو! مت بناؤ ان لوگوں کو جنھوں نے بنا رکھا ہے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل ان سے جنھیں دی گئی کتاب تم سے پہلے اور کفار (اپنے) دوست۔"

پاکیزہ چیزوں کو حرام مت کرو

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ﴾.

[٥/ المآئدة:٨٧]

"اے ایمان والو! نہ حرام کرو پاکیزہ چیزوں کو جنھیں حلال فرمایا ہے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے تمھارے لیے اور نہ حد سے بڑھو۔"

شراب، جوا، بت وآستانے پر جانا حرام ہے

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾. [۵/ المآئدۃ:۹۰]

"اے ایمان والو! یہ شراب، جوا، بت اور فال نکالنے کے تیر سب ناپاک ہیں شیطان کی کارستانیاں ہیں سو بچو ان سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

حرم میں شکار کرنا ممنوع ہے

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ﴾. [۵/ المآئدۃ:۹۵]

"اے ایمان والو، نہ مارو شکار کو جب کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو۔"

کثرتِ سوال کی ممانعت

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾.

[۵/ المآئدۃ:۱۰۱]

"اے ایمان والو! مت پوچھا کرو ایسی باتیں کہ اگر ظاہر کی جائیں تمہارے لیے تو تمھیں بری لگیں۔"

بتوں کے نام کے جانور چھوڑنا حرام ہے

﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ﴾.

[۵/ المآئدۃ: ۱۰۳]

"نہیں مقرر کیا اللہ نے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور نہ حام، لیکن جنھوں نے کفر کیا وہ تہمت لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ پر جھوٹی اور اکثر ان میں کچھ عقل نہیں رکھتے۔"

Marfat.com

نوٹ: یہ تمام جانور بتوں کے نام پر چھوڑتے تھے۔ بحیرہ ایسی اونٹنی جو کسی بت کے نام پر چھوڑتے اور اس کا دودھ نہیں دھوتے تھے۔ سائبہ بھی بتوں کے نام پر کھلی چھوڑتے اور اس پر وزن نہ رکھتے تھے۔ وصیلہ ایسی اونٹنی جو متواتر کئی مادہ کو جنم دیتی تو اسے وقف کر دیتے اور حام ایسا اونٹ جس کے مادہ سے دس بچے پیدا ہوں یہ شرکیہ افعال ہیں جیسا کہ آجکل پیروں کے نام پر گائیں چھوڑی جاتیں ہیں یہ سب سے پہلے عمرو بن عامر الخزاعی نے کیا تھا جو نبی ﷺ سے تین سو سال قبل مکہ کا رئیس تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اسے جہنم میں اپنی انتڑیوں کو کھینچتے ہوئے دیکھا ہے۔''

بتوں کی پوجا ممنوع ہے

﴿ قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾.

[٦/ الانعام:٥٦]

''آپ فرمائیے! کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اللہ کے سوا ان کی عبادت کروں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔''

غیروں کے خدا کو گالی مت دو

﴿ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ﴾.

[٦/ الانعام:١٠٨]

''اور گالی مت دو (برا بھلا مت کہو) ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ کچھ جانے بغیر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔''

تکبیر کے بغیر ذبح کیا ہوا جانور مت کھاؤ

﴿ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ﴾.

[٦/ الانعام:١٢١]

''اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ

Marfat.com

کام بے حکمی (نافرمانی) ہے۔"

اسراف سے پرہیز کرو

﴿ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾. [٦/ الانعام:١٤١]

"اور اسراف مت کرو یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

خاندانی منصوبہ بندی حرام ہے

﴿ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴾. [٦/ الانعام:١٥١]

"اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

یتیم کا مال مت کھاؤ

﴿ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ ﴾.

[٦/ الانعام:١٥٢]

"اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنی سن بلوغت کو پہنچ جائے۔"

غلط راستے مت اپناؤ

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ .

Marfat.com

عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ . [٦/ الانعام:١٥٣]

''اور یہ کہ میرا دین میرا رستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط رکھو۔''

اللہ کے علاوہ کسی کی اتباع مت کرو

﴿ اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴾ . [٧/ الاعراف:٣]

''تم لوگ اس کی اتباع کرو جو تمھارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی اتباع مت کرو تم لوگ بہت کم ہی نصیحت مانتے ہو۔''

زمین میں فساد مت پھیلاؤ

﴿ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ ﴾ .

[٧/ الاعراف:٥٦]

''اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ اس کی درستگی کے بعد اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔''

ناپ تول میں کمی مت کرو

﴿ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ﴾ . [٧/ الاعراف:٨٥]

''پس تم ناپ اور تول پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستگی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ۔''

کسی کو تکلیف دینے کے لیے راستوں میں مت بیٹھو

﴿ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

Marfat.com

مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ﴾. [۷/ الاعراف: ۸٦]

''اور مت بیٹھا کرو راستوں پر کہ ڈرا رہے ہو تم (راہ گیروں کو) اور روک رہے ہو تم اللہ کی راہ سے جو ایمان لایا اللہ کے ساتھ اور تلاش کرتے ہو اس میں عیب۔''

جنگ میں پیٹھ مت پھیرو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴾. [۸/ الانفال:۱۵]

''اے ایمان والو! جب تم مقابلہ کرو کافروں کے لشکر جرار سے تو مت پھیرنا ان کی طرف پیٹھیں۔''

باہم مت جھگڑو

﴿ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ﴾ [۸/ الانفال:٤٦]

''اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی تمھاری ہوا اور (ہر مصیبت میں) صبر کیا کرو۔''

مشرک حرم میں داخل مت ہوں

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾ [۹/ التوبة:۲۸]

''اے ایمان والو! یقیناً مشرک ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ ہونے پائیں۔''

منافق کی نماز جنازہ مت پڑھو

﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴾ [۹/ التوبة:۸٤]

Marfat.com

''اور نہ پڑھیے نمازِ جنازہ کسی پر ان میں سے جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر بے شک انھوں نے کفر کیا اللہ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ مرے اس حالت میں کہ وہ نافرمان تھے۔''

اشیاء میں کمی بیشی مت کرو

﴿ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴾ [١١/ هود:٨٥]

''اے میری قوم! پورا کیا کرو ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ اور نہ گھٹا کر دیا کرو لوگوں کو ان کی چیز اور نہ چلو زمین میں فساد برپا کرتے ہوئے۔''

اللہ کے لیے مثالیں مت بیان کرو

﴿ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ﴾ [١٦/ النحل:٧٤]

''پس (اے جاہلو!) اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کیا کرو۔''

بے حیائی اور برے افعال مت کرو

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾ [١٦/ النحل:٩٠]

''بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہر معاملہ میں انصاف کرو اور (ہر ایک کے ساتھ) بھلائی کرو اور اچھا سلوک کرو رشتہ داروں کے ساتھ اور منع فرمایا ہے بے حیائی سے اور برے کاموں سے اور سرکشی سے اللہ تعالیٰ نصیحت کرتا ہے تمھیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔''

قسمیں مت توڑا کرو

﴿ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا ﴾ [١٦/ النحل:٩١]

Marfat.com

''اور نہ توڑو (اپنی) قسموں کو انھیں پختہ کرنے کے بعد۔''

اللہ پر جھوٹ مت باندھو

﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ﴾. [۱٦/ النحل:۱۱٦]

''اور نہ بولو جھوٹ جن کے بارے میں تمھاری زبانیں بیان کرتی ہیں (یہ کہتے ہوئے) کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس طرح تم افترا باندھو گے اللہ تعالیٰ پر۔''

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ

﴿ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴾.

[۱۷/ بنی اسرائیل:۲۲]

''نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ورنہ تم بیٹھ رہو گے اس حال میں کہ تمھاری مذمت کی جائے گی اور بے یار و مددگار ہو جاؤ گے۔''

والدین کو اُف تک نہ کہو

﴿ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴾.

[۱۷/ بنی اسرائیل:۲۳]

''تو ان (والدین کو) اف تک مت کہہ اور انھیں مت جھڑکو اور جب ان سے بات کرو تو بڑی تعظیم سے بات کرو۔''

فضول خرچی مت کرو

﴿ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ﴾.

[۱۷/ بنی اسرائیل:۲٦-۲۷]

''اور فضول خرچی نہ کیا کرو بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔''

Marfat.com

زنا کا ارتکاب حرام ہے

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ ﴾.

[۱۷/ بنی اسرائیل:۳۲]

''اور بدکاری کے قریب بھی نہ جاؤ بے شک یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔''

ناحق قتل کرنا حرام ہے

﴿ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝ ﴾.

[۱۷/ بنی اسرائیل:۳۳]

''اور نہ قتل کرو اس نفس کو جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور جو قتل کیا جائے ناحق تو ہم نے مقتول کے وارث کو (قصاص کے مطالبے کا) حق دے دیا ہے پس اسے چاہیے کہ قتل میں اسراف نہ کرے ضرور اس کی مدد کی جائے گی۔''

کسی چیز کی اتباع بغیر علم کے ممنوع ہے

﴿ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ ﴾. [۱۷/ بنی اسرائیل:۳۶]

''اور نہ پیروی کرو اس چیز کی جس کا تمھیں علم نہیں بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (تم سے) پوچھا جائے گا۔''

اکڑ اکڑ کر مت چلو

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝ ﴾. [۱۷/ بنی اسرائیل: ۳۷]

Marfat.com

''اور نہ چلو زمین میں اکڑتے ہوئے (اس طرح) نہ تم چیر سکتے ہو زمین کو اور نہ پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتے ہو۔''

ان شاء اللہ کے بغیر کوئی عزم مت کرو

﴿ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ﴾.

[١٨/ الكهف:٢٣-٢٤]

''ہرگز نہ کہنا کسی چیز کے متعلق کہ میں اسے کل کرنے والا ہوں مگر (یہ کہ ساتھ یہ بھی کہو) اگر اللہ نے چاہا۔''

زنا کار سے نکاح مت کرو

﴿ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾. [٢٤/ النور:٣]

''زانی شادی نہیں کرتا مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ، نہیں نکاح کرتا اس کے ساتھ مگر زانی یا مشرک اور حرام کر دیا گیا ہے یہ اہل ایمان پر۔''

فقراء کو نہ دینے کی قسمیں مت کھاؤ

﴿ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۠ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾. [٢٤/ النور:٢٢]

''اور تم میں سے جو بزرگی اور کشادگی والے ہیں انھیں اپنے قرابت داروں پر اور مسکینوں اور مہاجروں کو راہ للہ دینے سے قسم نہ کھا لینی چاہیے بلکہ معاف کر دینا اور درگزر کر لینا چاہیے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ قصوروں کو معاف کرنے والا مہربان ہے۔''

Marfat.com

کسی کے گھر بغیر اجازت داخل مت ہو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ ﴾ . [۲٤/ النور:۲۷]

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام کر لیں تمھارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

خواتین غیر محرم کے سامنے زینت ظاہر مت کریں

﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ . [۲٤/ النور:۳۱]

''اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بکّل مارے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح

Marfat.com

زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاسکو۔"

نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک گستاخی سے مت لو

﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ﴾.

[٢٤/ النور:٦٣]

"تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا معمولی بلاوا نہ کرلو جیسے آپس میں ایک کا ایک کو ہوتا ہے۔"

غرور و تکبر مت اختیار کرو

﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴾. [٣١/ لقمان:١٨]

"لوگوں کے سامنے اپنے رخسار نہ پھلا، اور زمین پر اترا کر اکڑ کر نہ چل، کسی تکبر کرنے والے، شیخی خورے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔"

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہوا کرو

﴿ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾. [٣٩/ الزمر:٥٣]

"تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔"

اللہ کے سامنے سرکشی مت کرو

﴿ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴾. [٤٤/ الدخان:١٩]

"تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کھلی سند لانے

Marfat.com

والا ہوں۔"

جنگ میں بزدلی مت دکھاؤ

﴿ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ ﴾.

[٤٧/ محمد:٣٥]

"(اے مسلمانو!) ہمت مت ہارو اور (کفار کو) صلح کی دعوت مت دو تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے۔"

قرآن وسنت کے آگے اپنی بات مت پیش کرو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾. [٤٩/ الحجرات:١]

"اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے اور ڈرتے رہا کرو اللہ تعالیٰ سے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

بغیر تحقیق کے کسی کی بات پر عمل مت کرو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ ﴾. [٤٩/ الحجرات:٦]

"اے ایمان والو! اگر لے آئے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو اس کی خوب تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم ضرر پہنچاؤ کسی قسم کی بے علمی میں پھر تم اپنے کیے پر پچھتانے لگو۔"

کوئی کسی کا مذاق نہ اڑائے

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ ﴾. [٤٩/ الحجرات:١١]

Marfat.com

''اے ایمان والو! نہ تمسخر اڑایا کرے مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔''

کسی کو برے لقب سے مت پکارو

﴿ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ ﴾. [٤٩/ الحجرات:١١]

''اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے پر اور نہ برے القاب سے کسی کو بلاؤ۔''

کسی کے بارے میں برا گمان مت رکھو

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾.

[٤٩/ الحجرات:١٢]

''اے ایمان والو! دور رہا کرو بکثرت بدگمانیوں سے، بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔''

مسلمان کی جاسوسی مت کرو

﴿ وَّلَا تَجَسَّسُوْا ﴾. [٤٩/ الحجرات:١٢]

''اور نہ جاسوسی کیا کرو۔''

مسلمان کی غیبت کرنا حرام ہے

﴿ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ ﴾. [٤٩/ الحجرات:١٢]

''اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کیا کرو، کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی شخص کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اسے تو مکروہ سمجھتے ہو۔''

Marfat.com

ناپ تول میں کمی نہ کرو

﴿ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴾. [۵۵/ الرحمن:۹]

''اور تول کو کم نہ کرو۔''

گناہ اور زیادتی کے متعلق مشورے مت کرو

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ﴾. [۵۸/ المجادلة:۹]

''اے ایمان والو! جب تم خفیہ مشورہ کرو تو مت خفیہ مشورہ کرو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے متعلق بلکہ نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورہ کیا کرو۔''

اللہ تعالیٰ کو مت بھولو

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾.

[۵۹/ الحشر:۱۹]

''ان (نادانوں) کی مانند نہ ہو جانا جنھوں نے بھلا دیا اللہ تعالیٰ کو پس اللہ نے ان کو خود فراموش کر دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔''

اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست مت بناؤ

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ ﴾.

[۶۰/ الممتحنة:۱]

''اے ایمان والو! میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو (اپنے جگری دوست) مت بناؤ۔''

مطلقہ کو ضرر مت پہنچاؤ

﴿ أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا

Marfat.com

عَلَيْهِنَّ ﴾. [٦٥/ الطلاق:٦]

''انھیں ٹھہراؤ جہاں تم خود سکونت پذیر ہو اپنی حیثیت کے مطابق اور انھیں ضرر نہ پہنچاؤ تاکہ تم انہیں تنگ کرو۔''

کسی کو اس لیے نہ دو کہ تمھیں زیادہ کی تمنا ہو

﴿ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾. [٧٤/ المدثر:٦]

''اور احسان کر کے زیادتی کی خواہش نہ کر۔''

یتیم کو ڈانٹ ڈپٹ مت کرو

﴿ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴾.

[٩٣/ الضحى:٩-١٠]

''پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر، اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ۔''

اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ﴾. [١١٢/ الاخلاص:١-٤]

''آپ کہہ دیجیے! کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

Marfat.com

ألمنہیات

من

الاحادیث النبوی ﷺ

Marfat.com

آئینہ مضامین

۱۔	کتاب الطهارة	(طہارت کے مسائل)
۲۔	کتاب الصلوة	(نماز کے مسائل)
۳۔	کتاب الجنائز	(جنازے کے مسائل)
٤۔	کتاب الزكوة	(زکوۃ کے مسائل)
۵۔	کتاب الصيام	(روزے کے مسائل)
٦۔	کتاب الحج	(حج کے مسائل)
۷۔	کتاب البيوع	(خرید وفروخت کے مسائل)
۸۔	کتاب النكاح والطلاق	(نکاح وطلاق کے مسائل)
۹۔	کتاب الجهاد	(جہاد کے مسائل)
۱۰۔	کتاب الاطعمة	(کھانے کے مسائل)
۱۱۔	کتاب الاشربة	(پینے کے مسائل)
۱۲۔	کتاب الایمان والنذور	(قسموں اور نذروں کے مسائل)
۱۳۔	کتاب الطب	(طب کے مسائل)
۱٤۔	کتاب اللباس	(لباس کے مسائل)
۱۵۔	کتاب التفسير	(تفسیر کے مسائل)
۱٦۔	کتاب الادب	(ادب کے مسائل)

Marfat.com

(١)

كتاب الطهارة

طہارت کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ ﴾. [٧٤/ المدثر:٤ ـ ٥]

''اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو اور ناپاکی کو چھوڑ دو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يَّسْتَطِيْبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ.

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

سنن النسائی ، کتاب الطهارة ، باب النهی عن الاستطابة بالعظم (٣٩) ومسلم (٦٧٢)

Marfat.com

قضائے حاجت کے لیے قبلے کی جانب منہ یا پشت کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَھٰی نَبِیُّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَیْتُهٗ قَبْلَ أَنْ یُقْبَضَ بِعَامٍ یَسْتَقْبِلُھَا۔ ❶

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے منع فرمایا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔''

توضیح: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پشت کرنا منع ہے البتہ یہ ممانعت فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں جیسا کہ مروان اصفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے قبلے کی جانب سواری بٹھائی پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے تو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انھوں نے کہا کیوں نہیں اس عمل سے صرف فضا میں منع کیا گیا ہے اور جب تمھارے اور قبلے کے درمیان کوئی اوٹ حائل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❷

اور یہی موقف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور امام مالک، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا بھی مسلک ہے۔ ❸

ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی أَنْ یَّسْتَطِیْبَ أَحَدُکُمْ

---

❶ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الطهارة، باب الرخصة فی استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (١٥) الترمذی، کتاب الطهارة (٩) ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها (٣٢٠) علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد فی باقی المکثرین (١٤٣٤٣) بیهقی (١/ ٩٢) شرح معانی الآثار (٤/ ٢٣٤)۔ ❷ صحیح ابوداود للالبانی، کتاب الطهارة، باب الرخصة فی ذلك (٨)۔ ❸ فتح الباری ١/ ٣٣١۔

Marfat.com

بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ. ❶

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی لمبی حدیث میں ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنوں سے ملاقات کا تذکرہ ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی کو جنوں کا زادِ راہ اور گوبر (لید) کو ان کے جانوروں کا چارہ قرار دیا ہے اور اس کے بعد فرمایا: ''تم ان دونوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمھارے بھائیوں کی خوراک ہے۔'' ❷

تو اس روایت سے معلوم ہوا کہ جنوں کی خوراک سے استنجا کرنا درست نہیں تو انسانوں کی خوراک وغیرہ سے استنجا کرنا بالاولیٰ درست نہیں اور تمام مقدس اشیاء سے بھی استنجا کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم

کوئلے سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَّسْتَنْجِيَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حَمَمَةٍ. ❸

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی، گوبر اور کوئلے کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

برتن میں سانس لینے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَّتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ

---

❶ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب النهی عن الاستطابة بالعظم (٣٩) مسلم، کتاب الصلاة (٦٨٢) الترمذی، کتاب الطهارة (١٨) ابوداود (٣٥) ابن ماجه کتاب الطهارة والسنة (٣١٠)۔ ❷ مسلم، کتاب الصلاة (٤٥٠) ترمذی (١٨٠)۔

❸ صحيح الجامع الصغير (٦٨٢٦)۔

Marfat.com

يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ وَأَنْ يَّسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ. ❶

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے اور اپنے شرمگاہ کو داہنے ہاتھ کے ساتھ چھونے سے اور داہنے ہاتھ کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا منع ہے نیز پھونک مارنا بھی منع ہے اگرچہ کسی چیز کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا اور دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھونا بھی منع ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يُحِبُّ الْيَمِيْنَ فِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ. ❷

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں دائیں پہلو سے شروع کرنا پسند کرتے تھے مثلاً جوتے پہننے میں، کنگھی کرنے میں اور طہارت وغیرہ حاصل کرنے میں۔''

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس میں غسل کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ. ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب النهى عن الاستنجاء باليمين (٣٩٤) البخارى، كتاب الوضوء (١٤٩) الاشربة (٥١٩٩)، الترمذى كتاب الطهارة (١٥) والاشربة (١٨١١) سنن النسائى، كتاب الطهارة (٢٤، ٤٥) ابوداود (٢٩) وابن ماجه، الطهارة وسننها (٣٠٦) احمد فى مسند الكوفيين (١٨٦٠٣) باقى مسند الانصار (٢١٨٤ و٢١٥٢٢) دارمى، الطهارة (٦٨١) ❷ مسلم، كتاب الطهارة، باب اليمين فى طهوره۔

❸ سنن النسائى، كتاب الغسل والتيمم، باب ذكر نهى الجنب عن الاغتسال فى الماء الدائم (٣٩٥) البخارى، كتاب الوضوء (٢٣٢) مسلم، كتاب الطهارة (٤٢٤_٤٦٥) ابوداود، كتاب الطهارة، (٦٣) ابن ماجه كتاب الطهارة والسنة (٣٣٨) احمد فى باقى مسند المكثرين (٩٢٣٤، ٩٦٠٩، ١٥٤٦١) دارمى، كتاب الطهارة (٧٦٤)۔

Marfat.com

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کھڑے پانی میں پیشاب کرے اور پھر اس پانی میں غسل جنابت کرے۔''

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّبُوْلَ قَائِمًا. ❶

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے چھینٹوں سے بچاؤ ممکن ہو اور جن روایات میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے وہ تمام ضعیف ہیں۔ ❷ مثلاً عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ ❸ اور ایسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کے ڈھیر پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ ❹ اور البانی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر پیشاب کرنا مجھے پسند ہے لیکن کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی جائز ہے اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ❺

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے کی ممانعت

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّسْتَقْبِلَ الَّذِيْ يَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ الْقِبْلَةَ

❶ ضعیف ابن ماجه للالبانی، كتاب الطهارة والسنة، باب فی البول قاعدا (٦٤) بیهقی (١/ ١٠٢) وابن ماجه (٣٠٩) سلسلة الاحاديث الضعيفة (٩٣٨) حافظ بوصیری نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے (مصباح الزجاجة (١/ ٩٣)۔ ❷ التعليق على السيل الجرار للشيخ صبحی حلاق ١/ ١٩٣۔ ❸ مؤطا امام مالک ١/ ٥٠۔ ❹ البخاری، كتاب الوضوء (٢٢٤) مسلم (٢٧٣) النسائی ١/ ١٩)۔ ❺ تمام المنة ص ١٦٤، ارواء الغليل ١/ ٩٥)۔

Marfat.com

وَلٰكِنْ ((شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا)). ❶

''عطاء بن یزید سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب یا پاخانہ قبلہ جانب ہو کر کرے اور (اہل مدینہ) مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرکے پیشاب کریں۔''

توضیح: قضائے حاجت کے وقت قبلہ جانب پشت یا منہ کرنا منع ہے اور مشرق یا مغرب کی جانب رخ کرنے کا حکم اہل مدینہ کو ہے کیونکہ ان کا قبلہ بجانب جنوب تھا اس کے علاوہ مقصود صرف یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ یا پشت نہ ہو خواہ انہیں شمال یا جنوب کی طرف ہی کیوں نہ منہ کرنا پڑے۔

کسی جانور کی بل میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِى الْجُحْرِ قَالُوْا لِقَتَادَةَ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِى الْجُحْرِ؟ قَالَ كَانَ يُقَالُ: إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ. ❷

''حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی پیشاب کرے سوراخ (بل) میں۔ لوگوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سوراخ میں پیشاب مکروہ ہے اس کا سبب کیا ہے تو حضرت قتادہ جواب دیتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے سوراخوں میں جن رہا کرتے ہیں۔''

❶ صحيح البخاري ، كتاب الوضوء (١٤١)، الصلاة (٣٨٠) مسلم ، كتاب الطهارة (٣٨٨) سنن ابن ماجه ، كتاب الطهارة وسننها ، باب النهى عن استقبال القبلة بالغائط والبول (٣١٤) الترمذى ، كتاب الطهارة (٨) النسائى (٢٠، ٢١، ٢٢) ابوداود، كتاب الطهارة (٨) احمد فى باقى مسند الانصار (٢٢٤٣٥ ، ٢٢٤٨٤) مؤطا امام مالك فى نداء الصلاة (٤٠٦) دارمى ، كتاب الطهارة (٦٦٣)۔

❷ ابوداود، كتاب الطهارة، باب النهى عن البول فى الجحر (٢٩) ارواء الغليل (٥٥) احمد فى مسند البصريين (١٩٨٤٨) نسائى ١/ (٣٣) حاكم (١/ ١٠٨٢) بيهقى (١/ ٩٩) شرح السنة (١/ ٢٨٩) یہ روایت ضعیف ہے۔

Marfat.com

توضیح: ابن سرجس سے قتادہ کے سماع میں اختلاف ہے جس کی بنا پر روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں قتادہ کا انس کے علاوہ کسی سے سماع ثابت نہیں۔ ❶ اور علی بن مدینی نے سماع ثابت کیا اور ابن خزیمہ اور امام ابن السکن نے اسے صحیح کہا ہے۔ ❷ لہٰذا اگر روایت کا ضعیف ہونا ثابت ہو جائے تو ممانعت درست نہیں البتہ احتیاطی طور پر بچنا ضروری ہے۔

غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ. ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم کو اس بات سے منع فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم میں سے کوئی ہر روز کنگھی کرے اور اس بات سے بھی کہ کوئی پیشاب کرے اپنے غسل خانے میں۔''

توضیح: سنت کے زیادہ قریبی بات یہی ہے کہ غسل خانے میں پیشاب نہ کیا جائے خواہ کچا ہو یا پکا بعض اہل علم دور حاضر میں فرش والے غسل خانوں میں پیشاب کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهٖ. ❹

---

❶ المراسیل لابن ابی حاتم ص۱۶۸۔ ❷ تلخیص الحبیر ۱/ ۱۸۷۔

❸ صحیح ابوداود کتاب الطهارة، باب فی البول فی المستحم (۲۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابوداود (۲۶) سنن النسائی ، کتاب الطهارة (۱/ ۱۳۰ ، ۲۳۸ ، احمد فی مسند الشامیین (۱۶۳۹۷) باقی مسند الانصار (۲۳۰۵۱)۔ ❹ صحیح ترمذی للالبانی ، کتاب الطهارة ، باب کراهیة الاستنجاء بالیمین (۱۵) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ صحیح بخاری ، کتاب الوضوء (۱۴۹) مسلم ، کتاب الطهارة (۳۹۲ ، ۳۹۴) سنن النسائی (۲۴ ، ۴۷) ابوداود (۲۹) ابن ماجه ، کتاب الطهارة وسننها (۳۰۶) احمد فی باقی مسند الانصار (۲۱۴۹۵ ، ۲۱۵۷۴ ، ۲۱۶۰۳) دارمی ، کتاب الطهارة (۶۷۱)۔

Marfat.com

''حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرمگاہ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ چھونے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر کام جو اچھا ہوتا اس میں اپنے دائیں ہاتھ کو استعمال کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو اچھے کام کرنے کے لیے پسند کرتے۔ ① لہٰذا دائیں ہاتھ سے بے جا شرمگاہ کو چھونا مکروہ ہے۔ (واللہ اعلم)

کیا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِیْ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ. ②

''ابوحاطب سے مروی ہے وہ حکم بن عمرو اقرع سے، بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔''

توضیح: اس روایت میں اگرچہ ممانعت ہے البتہ بعض روایات میں جواز کا بیان ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔ ③

دونوں طرح کی احادیث کو اہل علم نے اس طرح جمع کیا ہے اور تطبیق دی ہے کہ جن احادیث میں بچے ہوئے پانی کے جواز کا ذکر ہے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔

① مسلم، كتاب الطهارة، باب اليمين فى طهوره۔ ② صحیح ابوداود للالبانی (٨١) سنن ابی داود كتاب الطهارة، باب النهى عن ذلك (٧٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذی، كتاب الطهارة (٥٩) ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها (٣٦٧) احمد فی باقی مسند الشاميين (١٧١٨٨) مسند البصريين (١٩٧٣٤)۔

③ صحیح ابن ماجه للالبانی، كتاب الطهارة (٢٩٨)۔

Marfat.com

اور جن احادیث میں ممانعت ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایسا نہ کرنا بہتر اور اولیٰ ہے اور اس میں نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں (سبل السلام ۱/۲۶)۔

عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ یَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْیَغْتَرِفَا جَمِیْعًا. ❶

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اس پانی سے غسل کرے جو مرد کے غسل کے پانی سے بچ جائے اور مرد غسل کرے اس پانی سے جو عورت کے غسل سے پانی بچ جائے اور مسدد کی روایت میں ان الفاظ کی زیادتی ہے کہ دونوں ایک ساتھ برتن سے پانی لیں۔''

توضیح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر میاں بیوی دونوں ایک ہی برتن سے پانی لے کر نہائیں تو مباح و جائز ہے لیکن صرف خاوند یا صرف بیوی کے غسل جنابت سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا جائز نہیں یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ ❷

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے بچے ہوئے غسل کے پانی سے نہا لیا کرتے تھے۔ ❸

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهٰی عَنْ أَنْ یُّبَالَ فِی

---

❶ صحیح ابی دواد للالبانی، کتاب الطهارة، باب النهی عن ذلك (٧٤) سنن نسائی، کتاب الطهارة (١٣٠) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مسند احمد فی مسند الشامیین (١٦٣٩٧) باقی مسند الانصار (٢٢٠٥١)۔ ❷ ابن حجر فی فتح الباری ١/٣٠٠۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة (٣٢٣)۔

Marfat.com

اَلْمَاءِ الرَّاكِدِ. ❶

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کھڑا پانی خواہ کتنا بھی ہو اس میں پیشاب کرنا منع ہے البتہ جاری پانی میں پیشاب کرنے کی کوئی ممانعت صحیح احادیث میں وارد نہیں ہے چنانچہ ایک ضعیف روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔❷ چونکہ یہ روایت ضعیف ہے لہٰذا جاری پانی میں پیشاب کرنا ممنوع اور ناجائز نہیں۔

بول و براز روک کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ. ❸

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو جو پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ایسی حالت میں نماز پڑھنے سے ممانعت اس وجہ سے ہے کہ ایسی حالت میں خشوع وخضوع قائم نہیں رہتا اور نماز نام ہے خشوع وخضوع اور عاجزی کا۔ (واللہ اعلم)

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن البول في الماء الراكد (٣٣٧) مسلم، كتاب الطهارة (٤٢٣) النسائي، كتاب الطهارة (٣٥) احمد في باقي مسند المكثرين (١٤١٤١، ١٤٢٥٠) ابن حبان (١٢٤٧) بيهقي (١/ ٩٧) ابوعوانه (١/ ٢١٦)۔

❷ سلسلة الاحاديث الضعيفة (٥٢٢٧) مجمع الزوائد (١/ ٢٠٤)۔

❸ سنن ابن ماجه للالباني، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في النهي للحاقن ان يصلي (١/ ١٠٠) حدیث نمبر ٦١٧) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ابن ماجه (٦٠٩) احمد في باقي مسند الأنصار (٢١١٣١، ٢١٢١١، ٢١٢٢٥)۔

Marfat.com

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کا ذکر کیا جائے گا جو طہارت سے متعلق ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ)). ❶

''طہارت'' کے بغیر نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی خیانت کی وجہ سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ قبول کیا جاتا ہے۔''

قضائے حاجت کے وقت زمین کے قریب ہونے سے پہلے کپڑا نہیں اٹھانا چاہیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین کے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ ❷

دورانِ قضائے حاجت باتیں کرنا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دوران قضائے حاجت دو شخص باہم گفتگو نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس فعل پر ناراض ہوتے ہیں۔'' ❸

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة (٢٢٤)۔

❷ صحيح ابوداود للالباني، كتاب الطهارة، باب كيف التكشف عند الحاجة (١١) صحيح ترمذي (١٤)۔ ❸ ابوداود، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عند الخلاء (صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣١٢٠)۔

Marfat.com

وہ جگہیں جہاں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا منع ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کے تین اسباب سے اجتناب کرو، گھاٹیوں پر، شاہراہ عام پر اور سائے کے نیچے قضائے حاجت سے۔'' ❶

حائضہ عورت کا نماز پڑھنا منع ہے

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کہا ''جب حیض کا خون آئے تو نماز چھوڑ دے۔'' ❷

حالت حیض میں عورت کا روزہ رکھنا منع ہے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا....کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔'' ❸

حائضہ سے ہم بستری کرنا منع ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے حائضہ عورت سے ہم بستری کی یا کسی عورت کی پشت میں دخول کیا یا کاہن کے پاس آیا (اور اس کی تصدیق کی) تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔'' ❹

حالتِ حیض میں طلاق دینا منع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو دورانِ حیض طلاق دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ ابوداود، كتاب الطهارة، باب المواضع التى نهى النبى عن البول فيها (٢٦) حسن، ارواء الغليل للالبانى (٦٢)۔ ❷ البخارى، كتاب الحيض، باب الاستحاضة (٣٦) ومسلم (٣١٣)۔ ❸ البخارى، كتاب الحيض، باب ترك الحائض الصوم (٣٠٤) ومسلم (١٣٢) ابن ماجه (١٢٥)۔ ❹ صحيح الترمذى للالبانى، كتاب الطهارة، باب ما جاء فى كراهية ايتان الحائض (١١٦) وابوداود (٣٩٠٤)۔

Marfat.com

نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے متعلق فرمایا کہ اسے حکم دو کہ وہ اس (اپنی بیوی) سے رجوع کر لے پھر جب وہ پاک ہو جائے (یعنی اس کے ایام حیض گزر جائیں) تو پھر اسے طلاق دے۔'' ❶

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها وأنه لو خالف وقع الطلاق ویؤمر برجعتها (١٤٧١) وبخاری (٧١٦٠) وابوداود (١/ ٥٠٠)۔

Marfat.com

(۲)

كتاب الصلوة

نماز کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾. [۳۰/ الروم:۳۱]

''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

فرمان نبوی ﷺ

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ)).

''(سجدے میں) رسول اللہ ﷺ نے کوّے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

ابوداود، الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه (٨٦٢) وصححه ابن خزيمة والحاكم

Marfat.com

طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُّصَلّٰى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوْبِهَا." ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے وقت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

نماز کے مکروہ اوقات

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَوْهَمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ)). ❷

''ابن طاوس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہو گیا ہے، بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قصداً تم اپنی نماز سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کے وقت پڑھو کیونکہ اس وقت سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔''

توضیح: اس حدیث میں نماز کے مکروہ اوقات بیان کئے گئے ہیں کہ طلوع آفتاب اور

---

❶ سنن النسائی، کتاب المواقیت، باب النهی عن الصلاة عند طلوع الشمس (٥٦١). البخاری، کتاب مواقیت الصلوة (٥٤٨، ٥٥٠، ٥٥٤، الجمعة، (١١١٧) والحج (١٥٢٣). مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها (١٣٦٩ و ١٣٧٠) مسند احمد، المکثرین من الصحابة (٤٤٦٥، ٤٦٥٣، ٥١٥٣، ٥٥٧٠. مؤطا امام مالك، کتاب النداء للصلاة (٤٥٨، ٤٦٠)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها (١٣٧٥، ١٣٧٦). سنن النسائی، کتاب المواقیت، باب النهی عن الصلاة بعد العصر (٥٦٦)۔

Marfat.com

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے شرک کی بو آتی ہے اور مجوسیوں سے مشابہت ہوتی ہے، نیز دوسری روایت میں نصف النہار کو بھی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔عقبہ بن عامر فرماتے ہیں:

"تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے اور میت کی تدفین سے رسول اللہ ﷺ ہمیں منع فرمایا کرتے تھے جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو حتی کہ بلند ہو جائے، جب سورج نصف آسمان پر ہو، تاوقتیکہ وہ ڈھل جائے اور جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو جائے۔" ①

عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. ②

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دو وقتوں میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے نماز فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے دوسرا عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔"

توضیح: نماز فجر کے بعد کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی جا سکتی البتہ اگر سنتیں رہ گئیں ہیں تو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کے بعد پڑھ سکتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو جماعت کے بعد دو سنتیں پڑھنے کی اجازت دی۔ ③

عصر کے بعد بھی نماز کی ادائیگی کی ممانعت ہے۔البتہ اگر سورج بلند ہو تو نماز پڑھی

① صحیح البخاری ، کتاب مواقیت الصلاۃ (٥٨٦).مسلم (٨٢٧)۔

② صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب لا تتحری الصلاۃ قبل غروب الشمس (٥٥٣). الترمذی، کتاب البیوع، (١٢٣١) .النسائی، کتاب البیوع، (٤٤٣٣، ٤٤٤١) ابن ماجہ، کتاب التجارات (٢١٦٠) اللباس (٣٥٥٠) مسند احمد، مسند المکثرین (٧٩٠٣، ١٠٢٦) مؤطا امام مالك ، کتاب البیوع (١١٧٦)۔

③ صحیح الترمذی للالبانی ، کتاب الصلوۃ (٣٤٦) ابو داود (١٢٦٧)۔

Marfat.com

جا سکتی ہے خواہ فرض نماز ہو یا سنت یا نفل یا نماز جنازہ ہو۔ ❶ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ اس صورت میں (جائز ہے کہ) سورج ابھی بلند ہو۔ ❷ اور اسی مسلک کی طرف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اشارہ کیا ہے۔ ❸

نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت ہے البتہ سببی نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفد عبدالقیس کی مصروفیت کی وجہ سے ظہر کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکے تھے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو سنتیں عصر کے بعد ادا کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا پس یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔ ❹

دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. ❺

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اختصار کا معنی ہے پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا، یہ متکبرین کا انداز ہے اور خشوع وخضوع کے منافی ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ انداز اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے نیز یہ پہلو والا طریقہ یہودیوں کا بھی ہے جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں: إِنَّ ذٰلِكَ فِعْلُ الْيَهُوْدِ ''یہ یہودیوں (کی نماز) کا طریقہ ہے۔''

---

❶ عون المعبود (۲/ ۱۰۹)۔ ❷ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصلاۃ (۱۱۳۵، ۱۲۷٤)۔ ❸ فتح الباری (۲/ ۲۵۷)۔ ❹ البخاری، کتاب السهو (۱۲۳۳)۔

❺ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الخصر فی الصلاة (۱۲۲۰، ۱۱٤٤). مسلم، کتاب المساجد (۸٤۸، ۵٤۵) ابوداود، کتاب الصلوۃ (۹٤۷، ۸۱۰). نسائی، کتاب الافتتاح (۸۸۰) الترمذی، کتاب الصلوۃ (۳۸۳) ابوعوانة (۲/ ۷٤) دارمی، کتاب الصلوۃ (۱۳۹۲) احمد، باقی مسند المکثرین (۷۵۵٦) ابن خزیمة (۲/ ۵٦) حاکم (۱/ ۲٦٤) بیهقی (۲/ ۲۸۷)۔

Marfat.com

نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ. ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں سدل کرنے سے اور منہ ڈھانپنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔

توضیح: ''سدل'' کہتے ہیں کہ نماز کے دوران اس طرح چادر کندھوں سے نیچے لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے کھلے ہوئے ہوں۔ ایسی صورت میں کپڑا یا چادر حالت نماز میں کندھوں پر ڈالنا منع ہے۔ نیز حالت نماز میں منہ کو ڈھانپ کر رکھنا بھی منع ہے۔ (واللہ اعلم)

نماز میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ. ❷

''سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (سجدے میں) کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث میں کوے کے ساتھ ایسے لوگوں کو مشابہ قرار دیا گیا ہے جو لوگ سجدے سے جلدی سر اٹھا لیتے ہیں وہ اٹھاتے ہی فوراً بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔

وہ کوے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں کیونکہ کوا دانہ اٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اٹھاتا ہے اور پھر جلدی ہی دوسرے دانے کے لیے مار دیتا ہے اور ایسے

---

❶ صحیح سنن ابی داود للالبانی، کتاب الصلوة، باب السدل فی الصلاة (۵٤٨) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الصلاة (٣٤٥) احمد، باقی المکثرین (٧٥٩٣) دارمی، کتاب الصلوة، (١٣٤٤)۔ ❷ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه (٨٦٢) اسے ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

جلد نماز پڑھنے والوں کو نماز کا چور قرار دیا گیا ہے۔ ❶

حالت نماز میں احتباء کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ. وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے ایک چھونے کی بیع سے اور دوسری پھینکنے کی بیع سے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ صماء کی طرح کوئی اشتمال کرے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے یعنی (گوٹھ مار کر بیٹھنے سے)۔''

توضیح: ''اللماس'' خریدنے والا اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دے اور سودا طے پا جائے۔ ''النباذ'' کہ خود فروخت کرنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینک دے اور سودا طے ہو جائے۔ چونکہ ان دونوں صورتوں میں دھوکے کی راہ نکلتی ہے اس لیے منع کر دیا ہے ''اشتمال صماء'' یہ ہے کہ آدمی کپڑے کو جسم پر لپیٹ لے اور ایک طرف سے اس کو اٹھا کر کندھے پر ڈال لے۔ اس میں شرمگاہ کھل جانے کا خطرہ ہے اس لیے منع فرمادیا ''احتباء'' کا مطلب ہوتا ہے کہ ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنا اور دونوں سرین کو زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے اس میں بھی شرمگاہ کے کھلنے کا احتمال ہے اس لیے اس طرح بیٹھنے سے بھی منع فرما دیا۔ اسلام نے ان تمام سے منع اس لیے کیا ہے کہ ان میں بے پردہ ہونے کا خدشہ ہے۔ واللہ اعلم

---

❶ ابن خزيمة (١/ ٣٣١) مسند احمد (٥/ ٣١٠)۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الصلوة، باب ما يستر من العورة (٣٥٥) الترمذي، كتاب البيوع (١٢٣١). نسائي، كتاب البيوع (٤٤٣٣، ٤٤٣٧، ٤٤٤١). ابن ماجه، كتاب التجارات (٢١٦٠) اللباس (٣٥٥٠) احمد، باقي مسند المكثرين (٨٥٧٩، ٩٢١٤) مؤطا امام مالك، كتاب البيوع (١١٧٢)۔

Marfat.com

حالت نماز میں سامنے اور دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَبْصَرَ نُخَامَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى أَنْ یَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَیْنَ یَدَیْهِ أَوْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی. ❶

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ والی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کنکری کے ساتھ دیوار سے کھرچ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص بھی اپنے سامنے (قبلہ کی جانب) یا دائیں جانب نہ تھوکے۔ البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا درست ہے۔''

توضیح: یہ اس وقت کی بات ہے جب مساجد خام یعنی کچی ہوتی تھیں اور ریت وغیرہ نیچے ہوتی تھی اس لیے مسجد میں اگر تھوک دیا جاتا تو اس کا کفارہ دفن کرنا تھا یعنی اس پر مٹی ڈال دینا لیکن اب فرشوں والی مساجد میں رومال یا کپڑے سے صاف کرنا یا دھونا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ یَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى یَدِهٖ. ❷

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الصلوة، باب البزق عن یساره او تحت قدمه الیسری(۳۹۷). مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة (۸۵۳، ۸۵۵). سنن النسائی، کتاب الطهارة (۳۰۸) المساجد (۷۱۷) ابوداود، کتاب الصلو ة(٤٠٦١) ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات (۷۵۳) اقامة الصلوة والسنة فیها (۱۰۱۲) احمد(۷۰۹۸، ۸۹۹۷، ۱۰٤٦۹) دارمی، کتاب الصلوة (۱۳٦۲)۔ ❷ صحیح ابوداود للالبانی، کتاب الصلوة، باب کراهیة الاعتماد علی الید فی الصلوة (۹۹۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے احمد، مسند المکثرین من الصحابة (٦٠٦٢)۔

Marfat.com

نے منع فرمایا ہے اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔''

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت تشہد میں ایک طرف ہاتھ کے ذریعے ٹیک لگا کر بیٹھنا منع ہے۔

جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُوْلُ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَأَطْلَقَهُ أَوْ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ. ❶

''سیدنا مخول بن راشد سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعد سے سنا جو مدینے کے رہنے والے تھے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے وہ فرماتے ہیں آپ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا انھوں نے جوڑا باندھا ہوا تھا اپنے بالوں کا، فرماتے ہیں ابورافع نے اس جوڑے کو کھول دیا یا منع کیا اس طرح نماز پڑھنے سے، اور کہا (ابورافع نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُّصَلَّى خَلْفَ الْمُتَحَدِّثِ وَالنَّائِمِ. ❷

❶ صحیح ابن ماجه للالبانی، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها باب كف الشعر والثوب فى الصلوة (١٠٤٢) ابن ماجه (١٠٣٢) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الصحيحة للالبانی (٢٣٨٦) ابوداود (٦٥٢) احمد، مسند القبائل (٢٥٩٣١)۔

❷ صحیح ابن ماجه للالبانی، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء (٩٥٩) ابن ماجه (٩٤٩)۔

Marfat.com

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے پیچھے جو باتیں کر رہا ہو یا سو رہا ہو نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ابتدائے اسلام میں نماز میں بوقت ضرورت بات کی جا سکتی تھی لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا۔

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں دوران نماز ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے تھے اور اپنی ضرورت و حاجت ایک دوسرے سے بیان کرتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴾ (۲/ البقرة: ۲۳۸) تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور دوران نماز گفتگو سے منع کر دیا گیا۔ ❶

گویا جو آدمی حالت نماز میں گفتگو کرتا ہے وہ خلاف شرع کام کرتا ہے ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ نیز ایسے آدمی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیے جسے اونگھ اور نیند نے گھیر رکھا ہو کیونکہ ایسی حالت میں نہ جانے وہ دعا کی بجائے بددعا کر دے۔ (واللہ اعلم)

ریشم پہن کر نماز پڑھنے اور رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ. ❷

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بلاشبہ نبی

❶ بخاری، کتاب الجمعة (۱۲۰۰)۔ ❷ سنن الترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جاء فی النهی عن القراءة فی الرکوع والسجود (۲٤٤). مسلم، کتاب الصلوة، (۷٤۰، ۷٤۲) اللباس والزینة (۳۸۷۵) النسائی، کتاب التعلیق (۱۰۳۲) الزینة (۵۰۷۵) ابوداود، کتاب اللباس (۳۰۲۵) ابن ماجه، اللباس (۳۵۹۲) احمد، مسند العشرة المبشرة (۸۹۵، ۹۳٤) مؤطا امام مالك، کتاب النداء للصلاة (۱٦۲)۔

Marfat.com

اکرم ﷺ نے ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم (بوٹی) کے رنگے ہوئے سے اور (مرد کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی رکوع میں قرآن پاک کی تلاوت کرے۔"

توضیح: ریشم حرام ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال کیا گیا ہے اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔❶ البتہ دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ریشم کپڑوں میں استعمال کرنے کی اجازت ہے۔❷ نیز رکوع میں وہی اذکار و تسبیحات پڑھی جائیں گی جن کا آپ ﷺ نے حکم دیا اس کے علاوہ خواہ قرآن ہی کیوں نہ ہو اس کی تلاوت بھی رکوع میں ممنوع ہے۔

کیا آدمی فقط ازار باندھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّصَلّٰى فِيْ لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهٖ وَ الْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ سَرَاوِيْلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ.❸

"سیدنا عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی ایک چادر میں نماز پڑھے جب توشح نہ کی جائے اور اس بات سے بھی کہ فقط ازار پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔"

توضیح: توشح سے مراد کپڑے کی دونوں طرفوں کی سینے پر گرہ لگانا نیز نماز ایک چادر میں پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ اس کی توشیح کی گئی ہو یا اس کا کچھ حصہ کندھوں پر ہو جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہرگز کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔❹ اور آدمی فقط ازار پہن کر عام حالت میں

❶ صحيح الترمذى للالبانى، كتاب اللباس (١٤٠٤)۔

❷ البخارى، كتاب اللباس (٥٨٢٨)۔ ❸ سنن ابى داود، كتاب الصلوة، باب من قال يتزر به اذا كان ضيقا (٥٤١) ابوداود للالبانى (٢٣٣) حسن عند الالبانى۔

❹ البخارى، كتاب الصلوة (٣٥٩) مسلم (٥١٦)۔

Marfat.com

نماز نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر کپڑا کم ہو تو صرف ازار باندھ کر یعنی محض ستر ڈھانپ کر نماز پڑھ سکتا ہے جیسا کہ جابر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کے ساتھ ازار (تہبند) باندھ لو۔ ①

نماز میں بازو بچھانا اور نماز کے لیے مسجد میں مخصوص جگہ متعین کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضي الله عنه قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ. ②

''سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی نماز میں کوے کی طرح ٹھونگے مارے اور درندے کی طرح بازو بچھائے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی اپنی جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کرتا ہے۔''

توضیح: حالت سجدہ میں اپنی کہنیوں (بازوؤں) کو زمین پر بچھا لینا درست نہیں ہے جیسا کہ براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرتے ہو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو (زمین سے) بلند رکھو۔ ③ نیز مسجد میں نماز کے لیے کوئی ایک جگہ مخصوص نہیں کرنی چاہیے کیونکہ آدمی جہاں جہاں نماز پڑھے گا وہ جگہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی زمین کو زیادہ سے زیادہ اپنے لیے گواہ بنانا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

① البخاری، کتاب الصلوة (۳۵۱) مسلم (۳۰۱۰)۔ ② سنن ابی داود، کتاب الصلوة، باب الصلوة من لا يقيم صلبه فی الرکوع والسجود (۷۳۱) ابوداود للالبانی (۸۶۲) حسن عند الالبانی. نسائی، کتاب التطبیق (۱۱۰۰) ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوة والسنة فيها (۱۴۱۹) احمد، مسند المکثرین (۱۴۹۸۴) مسند المکیین (۱۵۱۱۴) دارمی، کتاب الصلوة (۱۲۸۹)۔ ③ صحیح مسلم، کتاب الصلوة (۴۹۴) احمد (۴/ ۲۸۳)۔

Marfat.com

نماز جمعہ سے قبل مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُحَلَّقَ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. ❶

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے روز نماز سے قبل حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: جمعہ کا دن بہترین دن ہے۔❷ اس لیے جمعہ کے دن مساجد میں آ کر اللہ کی عبادات کو بجا لایا جائے نہ کہ باہم حلقے بنا کر بیٹھ کر فضول گوئی میں مشغول ہو کر اس دن کو ضائع کیا جائے۔ کیونکہ اس جمعہ کے دن میں ایک خاص گھڑی مقبولیت کی ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عنایت کریں گے۔❸ البتہ اس گھڑی کی تعیین میں اختلاف ہے اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس کے قریب قول نقل کیے ہیں۔ دیکھیں فتح الباری (۳/۸۲)

کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ نَافِعٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيْهِ. قُلْتُ لِنَافِعٍ أَلْجُمُعَةَ قَالَ أَلْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا. ❹

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها باب ماجاء فى الحلق يوم الجمعة قبل الصلوة ..الخ (١١٢٣) صحيح ابن ماجه للالبانى (١١٣٣) حسن عند الالبانى (التعليق على ابن خزيمة (١٣٠٤، ١٨١٦) وصحيح ابوداود للالبانى (٩٩١) الترمذى، كتاب الصلوة (٢٩٦) نسائى، كتاب المساجد (٧٠٧) احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٦٣٨٩)۔

❷ مسلم (٨٥٤)۔ ❸ صحيح ابن ماجه للالبانى، كتاب اقامة الصلوة والسنة فيها (٨٨٨) احمد (٣/ ٤٣٠)۔ ❹ صحيح البخارى، كتاب الجمعة، باب لا يقيم الرجل اخاه يوم الجمعة وغيرها ويقعد فى مكانه (٨٦٠) مسلم، كتاب السلام (٤٠٤٣، ٤٠٤٥) الترمذى (٢٦٧٣) ابوداود، كتاب الادب (٤١٥٠) احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٥٣١١، ٤٤٣٥، ٤٥٠٥) دارمى، كتاب الاستئذان (٢٥٣٨)۔

Marfat.com

"سیدنا نافع سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی آدمی اٹھائے اپنے بھائی کو اور خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا کہ کیا یہ حکم جمعہ کے لیے ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ سب کے لیے یہی حکم ہے۔"

توضیح: مسجد اللہ کا گھر ہے یہ کسی کی ملکیت نہیں ہے۔ جو پہلے مسجد میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھ لے اور بیٹھ جائے اس جگہ کا زیادہ حق دار وہی ہے اگرچہ وہ اٹھ کر باہر کسی کام سے بھی چلا جائے۔

اور دوبارہ آئے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہاں وہی بیٹھے ہاں مسجد میں اپنی جگہ مقرر کرنا اور اسی جگہ پر بیٹھنا دوسروں کو وہاں پر نہ بیٹھنے دینا جیسا کہ پہلی صف میں جگہ کی وجہ سے جھگڑا ہوتا ہے یہ درست نہیں۔ یعنی ایسی جگہ مقرر کرنا اور دوسرے کو وہاں سے اٹھانا درست نہیں۔

جمعہ کے دن گوٹھ مار کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. [61]

"سہل بن معاذ بن انس سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی گوٹھ مار کر بیٹھے جمعہ کے دن اور امام خطبہ دے رہا ہو۔"

توضیح: احتباء پیٹھ اور پنڈلیوں کو کسی کپڑے سے باندھ لینے یا گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لینے کو احتباء کہتے ہیں جبکہ پشت زمین پر لگی ہوئی ہو اس سے ممانعت اس لیے کی

[61] صحیح ابوداود للالبانی، کتاب الصلوة، باب الاحتباء والامام یخطب (۹۸۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الجمعة، (٤٧٢) مسند احمد، مسند المکثرین (١٣٠٧٧) مسند المکیین (١٥٠٧٧) ابن خزیمة (١٨١٥) بیهقی (٣/ ٢٣٥)۔

Marfat.com

گئی ہے کیونکہ اس سے نیند آجاتی ہے۔ وضوٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ستر کھلنے کا موجب بن سکتا ہے۔ ①

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ. ②

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مساجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے کیونکہ ان کی بنا کا مقصد یہ نہیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی کسی آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ کہے: ''لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا'' اللہ کرے وہ چیز تمھیں واپس نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ ③

مساجد میں اشعار کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِبْتِيَاعِ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ. ④

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں خرید و فروخت کرنے سے

① نیل الاوطار (۲/ ۵۳۸)۔ ② صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب المساجد والجماعات، باب النهی عن انشاد الضالة فی المسجد(۷۱۶)(۱/ ۱۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجه (۷۵۷) صحیح وحسن التعلیق علی ابن خزیمة (۱۳۰۴) الترمذی، کتاب الصلاة (۲۹۶) ابوداود(۱۱ ۹) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۶۳۸۹)۔

③ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوة (۵۶۸) ابن ماجه، (۷۶۷)۔

④ سنن ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات(۷۴۱) صحیح ابن ماجه للالبانی (۷۴۹) حسن، علامہ البانی نے اس کو حسن کہا ہے۔ الارواء الغلیل (۷/ ۲۶۳) صحیح ابی داود للالبانی (۹۹۱) ابوداود، کتاب الصلوة (۹۱۱) الترمذی، کتاب الصلوة (۲۹۷) النسائی، کتاب المساجد (۷۰۸)۔

Marfat.com

اور اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مسجد میں خرید وفروخت تو مطلق منع ہے البتہ ایسے اشعار پڑھے جا سکتے ہیں جو غلط اور بے ہودہ نہ ہوں جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف گھور کر دیکھا اس پر سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایسے کیوں دیکھتے ہو میں اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا جس وقت مسجد میں وہ ذات موجود ہوتی تھی جو تم سے افضل تھی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ)۔ (1)

مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُّنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (2)

''عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے اور مسجد میں شعر پڑھنے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی جمعہ کے روز نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھے۔''

توضیح: مسجد میں خرید وفروخت منع ہے کیونکہ یہ اللہ کا گھر ہے اور اس کی عبادت کے لیے بنایا گیا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ تم مسجد میں کسی شخص کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو اسے کہو: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ''اللہ تعالیٰ تمہارے کاروبار میں نفع نہ کرے۔ (3)

---

(1) البخاری، کتاب بدء الخلق (۳۲۱۲) مسلم (۲۴۸۵)۔

(2) سنن ابی داود، کتاب الصوۃ، باب التحلیق یوم الجمعۃ قبل الصلوۃ (۹۱۱) ابو داود للالبانی (۱۰۷۹) حسن علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ الترمذی، کتاب الصلوۃ (۲۹۶) نسائی، کتاب المساجد (۷۰۸،۷۰۷) ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات (۷۴۱)۔

(3) صحیح ترمذی للالبانی، کتاب البیوع (۱۰۶۶)۔

Marfat.com

مساجد میں حدود قائم کرنا حرام ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ جَلْدِ الْحَدِّ فِي الْمَسَاجِدِ. ❶

''سیدنا عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں حد لگانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مساجد میں قصاص و حدود قائم کرنا منع ہے کیونکہ وہ چیخے گا چلائے گا اور مسجد میں آواز بلند ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے خون کی وجہ سے مسجد کے نجس ہونے کا ڈر ہے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما جس پر حد لازم ہوجاتی ہے اس کو مسجد سے باہر لے جا کر حد لگاتے کیونکہ مسجد عبادت کی جگہ ہے اور مار پیٹ اور سزا دینا مسجد میں درست نہیں۔ اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ واضح الفاظ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيْهَا)) مساجد میں نہ حدود قائم کی جائیں اور نہ ہی قصاص لیا جائے۔ ❷

کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ. ❸

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب النهى عن اقامة الحدود فى المسجد (٢٥٩٠) صحيح سنن ابن ماجه للالبانى (٢٦٠٠) قال حسن علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

❷ صحيح ابى داود للالبانى، كتاب الحدود (٣٧٦٩) احمد (٣/ ٤٣٤) ابوداود (٤٤٩٠)۔

❸ صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب النهى من اكل ثوما او بصلا او كراثا او نحوها مما له (٨٤٤) البخارى، كتاب الاذان، (٨٠٨) الترمذى، كتاب الاطعمة، (١٧٢٨) سنن نسائى، كتاب المساجد (٧٠٠) ابوداد، كتاب الاطعمة (٣٣٢٦) احمد، مسند المكثرين (١٤٤٨٣، ١٤٥٣٨، ١٤٧٦٠)۔

Marfat.com

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز کھانے سے منع فرمایا پس ہم پر حاجت غالب آگئی ہم نے لہسن اور پیاز سے کچھ کھالیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس بدبودار درخت سے کچھ کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے کیونکہ اس بدبو سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسا کہ آدمیوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔''

توضیح: لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانا درست نہیں (یہ کچے لہسن اور پیاز کی بات ہے پکا کر کھانا درست ہے) کیونکہ اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے جس سے فرشتے اور اللہ کے بندے کراہت محسوس کرتے ہیں اگرچہ مسجد خالی بھی ہو تو بھی یہ کھا کر مسجد میں نہ جایا جائے۔ (واللہ اعلم)

Marfat.com

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو نماز سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

(۱) قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبروں کو مسجدیں مت بناؤ بے شک میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں۔'' ❶

ایک دوسری روایت میں ہے:

''قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔'' ❷

(۲) حمام میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔'' (یعنی نماز پڑھی جا سکتی ہے الا کہ تخصیص آجائے) ❸

(۳) اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا منع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھیڑ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔'' ❹

(۴) مسجد میں تیز چل کر آنا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون واطمینان سے

❶ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور... (۵۳۲)۔ ❷ مسلم، کتاب الجنائز، باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ (۹۷۲) وابوداود (۳۲۲۰)۔ ❸ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصلاۃ، باب فی المواضع التی لا تجوز فیھا الصلوۃ (۵۰۷) صحیح ارواء الغلیل (۱/ ۳۲۰)۔

❹ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی الصلاۃ فی مرابض الغنم (۲۸۵) ترمذی (۳۴۸)۔

Marfat.com

آؤ۔" (یعنی تیز چل کر نہ آؤ) ❶

(۵) ثواب کی غرض سے تین مساجد کے علاوہ سفر کرنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) کسی مسجد کی طرف سفر نہ کرو۔" ❷

(۶) نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے

سیدنا ابوجہیم بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا کتنا گناہ ہے تو اسے نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (سال) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔" ❸

(۷) رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنا منع ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! یاد رکھو، مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔" ❹

(۸) دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ضرور بضرور حالتِ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے لوگ باز آجائیں یا پھر ان کی نظروں کو یقیناً اچک لیا جائے گا۔" ❺

---

❶ بخاری، كتاب الاذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلوة (٦٣٥)۔

❷ بخاری، كتاب فضل الصلوة فی مسجد مكة والمدينة، باب فضل الصلوة فی مسجد مكة والمدينة (١١٨٩)۔ ❸ بخاری، كتاب الصلوة، باب اثم المار بين يدی المصلی (٥١٠) مسلم (٥٠٧) ابوداود (٧٠١)۔ ❹ مسلم، كتاب الصلوة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود (٤٧٩) وابوداود (٨٧٦)۔ ❺ مسلم، كتاب الصلوة، باب النهی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاة (٤٢٩) احمد (٢/ ٣٣٣)۔

Marfat.com

(۹) نماز کے لیے وضو کے بعد تشبیک منع ہے

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جب تم میں سے کوئی وضو کر کے پھر مسجد کی طرف جانے کے لیے نکلے تو اپنے ہاتھوں کو تشبیک (دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا) نہ دے کیونکہ بلاشبہ وہ نماز میں ہے۔'' ❶

(۱۰) نماز میں ادھر ادھر جھانکنا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دورانِ نماز ادھر ادھر جھانکنے (دیکھنے) کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو شیطان کا جھپٹنا ہے جس کے ذریعے شیطان انسان کو جھپٹ لیتا ہے۔'' ❷

(۱۱) دورانِ نماز انگلیاں چٹخانا منع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دورانِ نماز اپنی انگلیاں مت چٹخاؤ۔'' ❸

مصنف ابن ابی شیبہ میں حسن درجہ کی سند سے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اپنی انگلیاں چٹخائیں تو نماز سے فارغ ہو کر انھوں نے فرمایا:

''تیری ماں نہ ہو، نماز کے دوران بھی انگلیاں چٹخاتے ہو؟'' ❹

(۱۲) دورانِ نماز کھانا پینا منع ہے

محدث ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر فرض نماز کے دوران کچھ کھایا یا پیا اس پر نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ (اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے) جمہور کے نزدیک بھی یہی ہے لیکن وہ فرضوں اور سنتوں

❶ صحيح ابى داود للالبانى ، كتاب الصلوة ، باب ما جاء فى الهدى فى المشى الى الصلاة (٥٦٢) احمد(٤/ ٢٤١) نيل الاوطار (١/ ٣٣٥) صحيح الجامع (١/ ١٨٠)۔

❷ بخارى ، كتاب الاذان ، باب الالتفات فى الصلوة (٧٥١) ابو داد(٩١٠)۔

❸ المرعاة (٣/ ١٤)۔

❹ مصنف ابن ابى شيبة ٢/ ٣٤٤ والارواء الغليل للالبانى (٢/ ٩٩)۔

Marfat.com

کا ایک ہی حکم سمجھتے ہیں۔ ❶

(۱۳) اقامت کے بعد نفل نماز پڑھنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو (اس) فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔'' ❷

(۱۴) عورتوں کا خوشبو لگا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آئے تو خوشبو مت لگائے۔'' ❸

(۱۵) دوران خطبہ جمعۃ المبارک باتیں کرنا منع ہے

حدیث میں جن افعال کی وجہ سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہوں کی بخشش کا ذکر ہے ان میں یہ بھی ہے کہ پھر انسان اس وقت (خطبہ جمعہ میں) خاموش رہے جب تک کہ امام اپنے خطبے سے فارغ نہ ہو جائے۔ ❹

دوران خطبہ کسی کو یہ بھی کہنا درست نہیں کہ خاموش ہو جاؤ (وغیرہ) ❺

---

❶ فقه السنة ۱/ ۳۷۱۔ ❷ مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (۷۱۰) ابو داود (۱۲۶۶)۔

❸ مسلم، كتاب المساجد (٤٤٣) وابن خزيمة (١٦٨)۔

❹ مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة (۷۵۷)۔

❺ بخاری، كتاب الجمعة (٩٣٤) مسلم (٥٨١)۔

Marfat.com

(۳)

كتاب الجنائز

جنازے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾. [۳/ آل عمران:۱۸۵]

''ہر جان موت کو چکھنے والی ہے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّوْحِ.

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے (میت پر) نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

صحیح سنن ابن ماجه للالبانی ، کتاب الجنائز ، باب ماجاء فی النهی عن النیاحة (١٢٨٤)

Marfat.com

قبروں پر لیپ کرنے اور کچھ لکھ کر لگانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ. ❶

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قبروں کو پختہ کیا جائے اور ان پر کچھ لکھا جائے اور اس پر عمارت (گنبد، قبہ وغیرہ) بنائی جائے اور یہ کہ ان پر لیپ کیا جائے۔''

توضیح: قبروں پر لیپ وغیرہ کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے البتہ ترمذی میں مذکور ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے لیکن امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا فتویٰ ہے: ''وَلَا نَرٰی أَنْ يُّزَادَ عَلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ وَنَكْرَهُ أَنْ يُّجَصَّصَ أَوْ يُطَيَّنَ أَوْ يُجْعَلَ عِنْدَهٗ مَسْجِدًا أَوْ عَلَمًا أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَيُكْرَهُ الْآجُرُّ ....'' ❷ ''اور ہم نہیں دیکھتے کہ زیادہ کیا جائے اس چیز پر جو کہ اس سے نکلے یعنی مٹی قبر سے نکلی اس کے سوا اور مٹی اس میں نہ ڈالی جائے اور مکروہ رکھتے ہیں ہم یہ کہ لیپ (گچ) کی جائے یا مٹی سے لیپ کی جائے یا اینٹ سے قبر بنائی جائے یا قبر کے اندر رکھی جائے اور ہمارے نزدیک نہ اس پر مسجد بنائی جائے یا نشان بنایا جائے یا اس پر لکھا جائے اور پکی اینٹ سے قبر بنانا مکروہ ہے اور قبر پر پانی چھڑکنے میں البتہ کوئی گناہ نہیں اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔''

جیسا کہ بعض دوسرے مقامات پر انھوں نے اس کو مکروہ تحریمی کہا ہے۔ ❸ واضح رہے کہ قبر کے سرہانے بطور علامت پتھر وغیرہ رکھنا جائز ہے۔ ❹ لیکن کتبہ لگانا حرام ہے۔ واللہ اعلم

❶ صحیح مسلم، كتاب الجنائز (١٦١٠) ترمذی، كتاب الجنائز (٩٧٢) نسائی، كتاب الجنائز (٢٠٠٢) ابوداود، كتاب الجنائز (٢٨٠٧) ابن ماجه، كتاب الجنائز (١٥٥١) احمد باقی مسند المكثرين (١٣٦٣٣)۔ ❷ كتاب الآثار، مترجم ص (١٢٦) باب تسنيم القبور وتجصيصها۔ ❸ فتح القدير، شرح هدايه (٢/ ١١٠١٤) البحر الرائق (٢/ ١٩)۔ ❹ ابوداود (٣٢٠٤)۔

Marfat.com

قبر پر عمارت (گنبد، قبہ) بنانے کی ممانعت

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی أَنْ یُّبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ. ❶

''سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت (گنبد، قبہ) بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: قبر کو ایک بالشت سے بلند کرنا منع ہے جس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر زمین سے ایک بالشت اونچی بنائی گئی۔ ❷ چہ جائیکہ اس پر عمارت بنائی جائے جیسا کہ حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

قبروں پر بیٹھنے اور قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ وَأَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهِ. ❸

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور قبر پر بیٹھنے اور ان پر عمارت وغیرہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث میں قبروں کو پکا بنانے یعنی پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور قبر پر بیٹھنے کی مخالفت ہے۔ قبر پر مجاور بن کر بیٹھنا یا قبر پر چلہ کرنے کے لیے یا یوں ہی قبر پر بیٹھنا یہ سب صورتیں منع ہو گئیں اور قبہ یا گنبد بھی بنانا منع ہو گئے جیسا کہ امام ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے کہ "لَا یُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَلَا یُطَیَّنُ وَلَا یُرْفَعُ عَلَیْهِ بِنَاءٌ ..." ''قبر نہ تو پختہ بنائی جائے اور نہ مٹی سے لیپ کی جائے اور قبر پر نہ تو کوئی عمارت (گنبد، قبہ، مینار وغیرہ)

❶ صحیح ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن البناء علی القبور وتجصیصها والکتابة علیها ((١٢٧، ١٥٦٤)) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

❷ احکام الجنائز للالبانی وحسنه ص١٩٥۔ ❸ مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن تجصص القبر والبناء علیه (٩٧٠، ١٦١٠) ترمذی، کتاب الجنائز (٩٧٢) نسائی فی الجنائز (٢٠٠٠، ٢٠٠٢) ابوداود، کتاب الجنائز (٢٨٠٧) ابن ماجه، کتاب الجنائز (١٥٥١، ١٥٥٢) احمد، باقی مسند المکثرین (١٤٠٣٨، ١٤٧٤٨)۔

Marfat.com

کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ لگایا جائے۔ ❶

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ وَقَدِ اكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا لَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِيْ نَاحِيَةٍ مِنْ بَيْتِيْ أَرْبَعُوْنَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَانَا أَوْ نَهٰى أَنْ نَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ. ❷

''حارثہ بن مضرب سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں خبّاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے اپنے پیٹ کو داغا ہوا تھا، کہتے ہیں میں نے اصحاب رسول میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا جس کو اتنی مصیبت آئی ہو جتنی مجھے آئیں ہیں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے پاس ایک درہم بھی نہیں پاتا تھا۔ اور اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم موجود ہیں اور اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔''

توضیح: کسی آفت ومصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی کسی مصیبت وتکلیف کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ضروری تمنا کرنا چاہتا ہو تو اس طرح کہے: اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے فوت کر دینا جب میرے لیے موت بہتر ہو۔'' ❸

❶ فتاوی قاضی خان ۱/ ۹۳۔ ❷ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الجنائز، باب النهی عن تمنی للموت (۷۷٦) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ بخاری، کتاب المرضى (۵۲۴۰) مسلم، كتاب الدعاء والتوبة (۴۸۴۲) نسائی، کتاب الجنائز (۱۸۰۰) احمد، مسند البصريين (۲۵۱۵۵) مسند القبائل (۲۵۹۵٦)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب الدعوات (۲۳۵۱)۔

Marfat.com

جس جنازے میں نوحہ کرنے والیاں موجود ہوں اس جنازے میں شرکت کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ. ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازے کے ساتھ جس میں نوحہ کرنے والی عورتیں ہوں اس کے ساتھ جانے سے منع فرمایا۔''

توضیح: ایسے جنازے میں شرکت کی ممانعت ہے جس میں جاہلیت کی آواز کو بلند کیا جائے یعنی عورتیں نوحہ کریں اور غیر شرعی انداز سے جنازہ پڑھایا جائے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو (خواتین) چہروں کو پیٹیں، گریبان چاک کریں اور جاہلیت کی باتیں کریں وہ ہم میں سے نہیں۔'' ❷ کیونکہ ان کے نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ (اگر وہ ان کو نوحہ کرنے سے منع کر کے نہ گیا ہو)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس پر نوحہ کیا گیا اسے نوحہ کرنے والوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔'' ❸

میت پر مرثیہ خوانی کرنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمَرَاثِيْ. ❹

---

❶ صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن النیاحة (۱۲۸۷، ۱۵۸۳) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد مسند المکثرین من الصحابة (۵٤۱۰)۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب (۱۲۹٤)۔

❸ بخاری، کتاب الجنائز (۱۲۹۱) مسلم (۹۳۳)۔ ❹ ضعیف سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی البکاء علی المیت (۳٤۸، ۱۵۹۲) والضعیفة (۲۷۳٤) ضعیف الجامع (٦۰۵٤) علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

Marfat.com

''سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے یعنی (منظوم کلام سے)''

توضیح: اگر چہ یہ روایت کمزور ہے لیکن شواہد کی بنا پر مرثیہ خوانی کی ممانعت کی گئی ہے ''مراثی'' سے مراد ہے کہ میت کے اوصاف وشمائل کو اشعار کی صورت میں بآواز بلند رو رو کر کہنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں سے براءت کا اعلان کیا ہے۔ ''ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت اونچی آواز نکالنے والی (مرثیہ خوانی) پریشانی کے وقت اپنے سر کے بال منڈوانے والی اور آفت کے وقت اپنے کپڑے پھاڑنے والی عورتوں سے ہم بری ہیں۔'' ① نیز کسی کی صفات جمیلہ کو بعد الموت بھی بیان کیا جاسکتا ہے خواہ وہ کسی صورت میں کیے جائیں۔

میت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ حَرِیْزٍ مَوْلٰی مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَ مُعَاوِیَةُ رضی اللہ عنہ بِحِمْصَ فَذَکَرَ فِیْ خُطْبَتِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ النَّوْحِ. ②

''ابوحریز سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں (جو امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں انھوں نے ذکر کیا کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''نوحہ'' سے مراد کہ میت کے اوصاف وشمائل کو شمار کر کے بلند آواز سے رونا پیٹنا اور اچھے اور عمدہ کارناموں کو یاد کر کے چیخ وپکار کرنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت میں بہت زیادہ سختی کی حتی کہ جب آپ خواتین سے بیعت لیتے تو اس بات پر بیعت کرتے تھے کہ تم نوحہ نہیں کرو گی جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا

① صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم ضرب الخدود (١٠٤) بخاری (١٢٩٦)۔

② صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن النیاحة (١٢٨٤) وصحیح الجامع الصغیر للالبانی (٦٩١٤) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مسند احمد (١٠١/١)۔

Marfat.com

نے بیان کیا ہے۔❶ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو روز قیامت اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کُرتا اور خارش کی قمیض ہوگی۔'' ❷

البتہ کسی کی موت کی خبر سن کر یا میت کو دیکھ کو آنکھوں سے آنسوؤں کا بہہ پڑنا جس میں آہ و پکار اور مارنا پیٹنا نہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں بیٹی کی وفات کی خبر سن کر آنسو نکل پڑے تھے۔ ❸

---

❶ البخاری، کتاب الجنائز (١٣٠٦) مسلم (٩٣٦)۔
❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحة (٩٣٤)۔
❸ صحیح البخاری، کتاب الجنائز (١٢٨٤)۔

Marfat.com

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الجنائز سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) قریب المرگ کے لیے ثلث مال سے زائد میں وصیت کرنا ممنوع ہے

نبی ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: ''ایک تہائی حصے کی وصیت کر دو اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔'' ❶

(۲) ورثاء کے لیے وصیت جائز نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا کر دیا ہے لہٰذا کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔'' ❷

(۳) جاہلیت کے طریقہ سے موت کی خبر دینا ممنوع ہے

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ موت کے لیے (جاہلیت کی طرح نوحہ کے ساتھ) اعلان کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔'' ❸

آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت ممنوع ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ''آواز (نوحہ) اور آگ کے ساتھ جنازہ میں شرکت نہ کی جائے۔'' ❹

❶ البخاری، کتاب الوصایا، باب ان یترك ورثته اغنیاء خیر من ان یتکففوا الناس (۲۷۴۲) مسلم (۳۰۷۶)۔ ❷ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی وصیة الوارث (۲۴۹۴) وابوداود (۲۸۷۰)۔ ❸ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة البغی (۷۸۶) وابن ماجه (۱۴۷۶)۔

❹ ابوداود (۲/ ۶۴) واحمد (۲/ ۴۲۷)۔

Marfat.com

(۵) جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جنازے میں شریک ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔'' ❶

(٦) جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے اونچی آواز سے ذکر کرنا منع ہے

سیدنا قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب جنازوں کے قریب اونچی آواز کو ناپسند فرماتے تھے۔ (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں ہوتا ہے اس کی کوئی دلیل نہیں) ❷

تین وقتوں میں تدفین ممنوع ہے

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین اوقات میں رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھنے اور میت کو دفنانے سے روکتے تھے۔ (۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتی کہ بلند ہو جائے (۲) جب سورج نصف آسمان پر ہوتا وقتیکہ ڈھل جائے (۳) جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو۔'' ❸

(۸) مجبوری کے بغیر رات کو تدفین ممنوع ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کرو اِلاّ کہ تم اس کے لیے مجبور کر دیئے جاؤ۔''

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رات کو دفن کرنے پر ڈانٹا ہے الا کہ نماز جنازہ پڑھ لی گئی ہو۔ ❹

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب من تبع جنازته فلا يقعد حتى توضع عن مناكب (١٣١٠)۔ ❷ بيهقی ٤/ ٧٤۔ ❸ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (٣٧٣)۔ ❹ صحيح ابن ماجه، الجنائز (١٢٣٥) ابو داود (٣١٤٨) مسلم، كتاب الجنائز (٩٤٣) الحاكم (١/ ١٣٦)۔

Marfat.com

(۹) قبروں کو مسجدیں بنانا ممنوع ہے

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ بدترین لوگ وہ ہیں جن زندہ افراد پر قیامت قائم ہوگی اور جو قبروں کو مسجدیں بنالیتے ہیں۔'' (یعنی قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے البتہ ان کی طرف منہ کر کے بھی پڑھنا منع ہے)۔ ❶

(۱۰) کسی کی قبر کو عید (میلہ گاہ) بنانا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری قبر کو عید (میلہ گاہ) مت بنانا۔'' ❷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر روئے زمین پر تمام قبروں سے افضل ہے جب اسے عید بنانا درست نہیں تو دوسری کسی بھی قبر کو عید (میلہ گاہ) بنانا تو بالاولیٰ ممنوع ہے۔ ❸

---

❶ احکام الجنائز للالبانی وحسنه ص۲۷۸ وابن حبان (۲٤۰) وابن خزیمة (۷۸۹)۔

❷ ابوداود، کتاب المناسك، باب زیارة القبور (۲۰٤۲) حسن عند الالبانی واحکام الجنائز ص ۲۸۰۔ ❸ اقتضاء الصراط المستقیم (ص۱۵۵)۔

Marfat.com

(٤)

کتاب الزکوۃ

زکوٰۃ کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ ﴾. [٤١/ حٰم السجدة:٧]

''ہلاکت ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

مَانِعُ الزَّكٰوةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ.

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔''

صحيح الجامع الصغير للالبانى (٥٨٠٧)

Marfat.com

زکوٰۃ میں بہت عمدہ مال لینے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُّؤْخَذَا فِی الصَّدَقَةِ. ❶

''سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جعرور اور لون الحبیق کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: حدیث میں موجود ''جعرور اور حبیق'' گھٹیا کھجوروں کی دو قسموں کا نام ہے یعنی زکوٰۃ میں گھٹیا قسم کا مال نہیں دینا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح سنن ابی داود للالبانی، کتاب الزکوة، باب ما لا یجوز من الثمر فی الصدقة (١٦٠٧) وسنن ابی داود (١٣٦٩) والنسائی (٢٤٤٦)۔

Marfat.com

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الزکوٰۃ سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) زکوٰۃ میں بوڑھا، بھینگا، عیب دار جانور دینے کی ممانعت

(۱) سیدنا عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص بھی بطور زکوٰۃ بوڑھا، عیب دار، بیمار اور بدترین (یا چھوٹا) جانور نہ دے بلکہ اپنے اوسط درجہ کے اموال میں سے زکوٰۃ دے۔'' ❶

(۲) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ بات تھی کہ زکوٰۃ کی مد میں بوڑھا، بھینگا اور سانڈ نہ لیا جائے الا کہ زکوٰۃ دینے والا شخص (سانڈ) خود دینا چاہے۔ ❷

(۲) گھٹیا اور ردی قسم کی اشیاء زکوٰۃ میں دینا جائز نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین سے تمھارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہو ہاں اگر آنکھیں بند کرلو تو (یعنی جس طرح تم خود ردی چیز لینا پسند نہیں کرتے۔ اس طرح اللہ کی راہ میں بھی ایسی چیزیں خرچ مت کرو۔'') ❸

(۳) بنو ہاشم (اہل بیت) پر زکوٰۃ حرام ہے

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ (یعنی زکوٰۃ) آل محمد کے لیے جائز نہیں یہ تو

---

❶ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ السائمۃ (۱۴۰۰) ابوداود (۱۵۸۲)۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ الغنم (۱۴۵۴) ابوداود (۱۵۶۷)۔ ❸ ۲/ البقرۃ: ۲۶۷۔

Marfat.com

لوگوں کی میل کچیل ہے۔"

ایک روایت میں ہے:

"یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔" ❶

(۴) بھیک مانگنے کا پیشہ بنا لینے کی ممانعت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لوگ گداگری اور بھیک مانگنے کو پیشہ ہی بنا لیتے ہیں روز قیامت ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا۔" س ❷

(۵) زکوٰۃ میں حیلہ اختیار کرنے کی ممانعت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زکوٰۃ کو ادا کرنے کے خوف سے متفرق جانوروں کو اکٹھا کر لینا یا ایک ریوڑ کے جانوروں کو متفرق کر دینا جائز نہیں ہے۔" ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب ترك استعمال آل النبی علی الصدقة (۱٦۷، ۱٦۸) ابوداود (۲۹۸۵)۔ ❷ صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب من سأل الناس تکثرا (۱٤۷٤)۔ ❸ البخاری، کتاب الزکوۃ، باب لا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع (۱٤۵۰) ابوداود (۱۵٦۷)۔

Marfat.com

(٥)

كتاب الصيام

روزے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾. (٢/ البقرة: ١٨٣)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔''

فرمان نبوی ﷺ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيْلِ صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے چاند دیکھنے سے قبل روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

صحيح سنن ابن ماجه للالباني ، كتاب الصيام ، باب ما جاء فى صيام يوم الشك ، الرقم: ١٦٤٦

Marfat.com

ایام تشریق میں روزہ رکھنا منع ہے

رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يُفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى وَأَيَّامِ التَّشْرِيْقِ. ❶

''حضرت مالک بن انس سے مروی ہے جو کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اوراس طرح کا قول امام احمد اوراسحاق رحمۃ اللہ علیہما کا بھی ہے کہ روزہ چھوڑنا سوائے ان پانچ دنوں کے واجب نہیں ہے جن میں روزہ رکھنا نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ عید الفطر اورعید الاضحیٰ کا دن ہے اورایام تشریق کے دن۔''

توضیح: ایام تشریق میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔❷ کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔❸ جیسا کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ کھاؤ ان دنوں میں رسول اللہ ﷺ ہمیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا کرتے تھے اورروزہ رکھنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں سے مراد ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن) ہیں❹

مشکوک دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَعْجِيْلِ صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَ الرُّؤْيَةِ. ❺

---

❶ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الصوم (٧٧١) وسنن ترمذی (٦٩٨) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے، احمد، باقی مسند الانصار (٢١٤٩٢، ٢١٥٩٨)۔

❷ المغنی ٤/ ٤٢٥۔ ❸ مسلم، کتاب الصیام (١١٤١)۔

❹ صحیح ابی داود، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق (٢١١٣) دارمی(٢/ ٢٤)۔

❺ سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام الشك (١٦٣٦) صحیح ابن ماجه للالبانی(١٦٤٦) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔صحیح ابوداود (٢٠١٥)۔

Marfat.com

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے سے پہلے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاند دیکھنے سے قبل روزہ رکھنا جائز نہیں کیونکہ یہ روزہ مشکوک دن کا شمار ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ ❶

روزے میں وصال کرنا ممنوع ہے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. ❷

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے امت پر رحمت اور شفقت کے لحاظ سے اس نہی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو روزوں میں وصال کرتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھاری مثل نہیں، مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

توضیح: ''وصال'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی ارادی طور پر دو یا اس سے زیادہ دن تک روزہ افطار نہ کرے اور مسلسل روزہ رکھے نہ رات کو کھائے اور نہ سحری کے وقت کچھ کھائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود وصال کیا کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو اس سے منع فرماتے تھے یعنی یہ عمل فقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ البخاری تعلیقا (قبل الحدیث ١٩٠٦) الصوم ، باب اذا رأیتم الهلال....، ابن ماجه (١٦٤٥)۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب الصیام ، باب النهی عن الوصال فی الصوم (١٨٢٨) (١٩٦٤) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال فی الصوم (١٨٥٠) (١١٠٥) احمد باقی مسند الانصار (٢٣٤٤٥، ٢٥٠١٤)۔

Marfat.com

ممانعت کی وجہ بھی ارشاد فرمائی (إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ النَّصَارٰى) یہ عمل تو صرف عیسائی کرتے ہیں۔❶ گویا امت کے لیے مسلسل روزہ رکھنا حرام ہے جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے۔❷

جمعہ کا الگ روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ نَعَمْ.❸

''محمد بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں، منع کیا ہے۔''

توضیح: جمعہ کا الگ روزہ رکھنا (یعنی دوسرے دنوں سے اس کو خاص کر کے روزہ رکھنا) ممنوع ہے۔ البتہ اگر عادت ہو یا اس کے بعد یا قبل روزہ رکھا جائے تو جمعہ کا روزہ جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ ''تم میں سے کوئی بھی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے سوائے اس کے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔''❹

عیدین کا روزہ رکھنا حرام ہے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَعَنْ

---

❶ مسند احمد ٥/ ٢٢٥۔ ❷ فتح الباری ٤/ ٢٠٩۔

❸ صحيح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة (١٨٤٨) صحيح مسلم، کتاب الصيام(١٩٢٨) ابن ماجه، کتاب الصيام(١٧١٤) احمد، باقی مسند المکثرين (١٣٦٣٨، ١٣٨٣٣) دارمی، کتاب الصوم(١٦٨٣)۔

❹ صحيح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم يوم الجمعة (١٩٧٥) صحيح مسلم (١١٤٤) سنن الترمذی (٣/ ١١٩)۔

Marfat.com

صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ. ❶

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے سے اور صما کرنے سے اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے اور فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس معنی کی بہت سی روایات موجود ہیں جو عیدین میں روزہ رکھنے کی ممانعت کو ظاہر کرتی ہیں۔ البتہ علمائے امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ ہر حال میں ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا حرام ہے خواہ ان دونوں دنوں میں نذر کا روزہ انسان رکھے یا نفلی رکھے یا کفارہ کا روزہ رکھے یا اس کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھے۔ ❷

میدان عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِيْ بَيْتِهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.

''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں تھے کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے جب میدان عرفات میں ہوں۔''

توضیح: میدان عرفات میں حاجیوں کے لیے نو ذوالحجہ کا روزہ مکروہ ہے جیسا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک کیا اس لیے انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب صوم يوم الفطر (١٨٥٥) (١٩٩١) صحيح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها (١٣٦٨) الصيام (١٩٢٢، ١٩٢٣) الحج (٢٣٨٣، ٢٣٨٤) سنن نسائى، كتاب المواقيت (٥٦٣، ٥٦٤)، الزينة (٥٢٤٥، ٥٢٤٦) سنن ابى داود، كتاب الصوم (٢٠٦٤) ابن ماجه، كتاب التجارات (٢١٦١) اللباس (٣٥٤٩) احمد باقى مسند المكثرين (١٠٥٩٩) شرح السنة (٤٥١)۔

❷ شرح مسلم للنووى (٤/ ٢٧١) نيل الاوطار (٣/ ٢٤٦)۔

Marfat.com

وقت عرفات میں وقوف فرما رہے تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا اور سب لوگ یہ دیکھ رہے تھے۔ ❶ چنانچہ عام آدمی (غیر حاجی) کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنا باعث فضیلت ہے جیسا کہ ابوقتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن (یعنی نو ذوالحجہ) کا روزہ رکھنا دو سال، ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ ❷

❶ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عرفة (۱۹۸۹) صحیح مسلم (۱۱۲۳)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر (۱۱۶۲) ابن ماجه ۱۷۳۰۔

Marfat.com

المنهیات

اس باب میں ان منہیات کا ذکر کیا جائے گا جن کا تعلق کتاب الصیام ہی سے ہے لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں آیا۔

(۱) بغیر چاند دیکھے روزہ رکھنا یا افطار کرنا ممنوع ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم (ماہ رمضان کا) چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب تم (عید کا) چاند دیکھو تو روزہ چھوڑ دو۔'' ❶

(۲) حالت روزہ میں فسق و فجور (جھوٹ، غیبت، لڑائی کرنا) ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایسا شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔'' ❷

(۳) حالت روزہ میں جماع کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ﴾. [۲/ البقرة:۱۸۷]

''روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا (جماع) تمھارے لیے حلال کیا گیا ہے۔''

---

❶ البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الهلال فصوموا (۱۹۰۶) ومسلم (۱۰۸۰)۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور والعمل به (۱۹۰۳) الترمذی (۱۶۸۹) وابو داود (۲۳۶۲)۔

Marfat.com

یعنی دن کے وقت جماع حرام ہے۔ البتہ اگر کوئی حالت روزہ میں جماع کر بیٹھا تو اس پر قضا، کفارہ اور اللہ تعالیٰ سے توبہ تینوں کام لازم ہوں گے۔ ❶

کفارہ یہ ہے ایک گردن آزاد کرنا، اگر وسعت نہ ہو تو دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ❷

(۴) حائضہ اور نفاس والی عورت کے روزہ رکھنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزے رکھتی ہے۔'' ❸

نیز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں یہ (حیض) آتا تھا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ ❹

(۵) نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے نہ رکھو۔'' ❺

نیز جس کی پہلے سے عادت ہو وہ رکھ سکتا ہے اور جس روایت میں یہ ذکر ہے کہ افضل روزے شعبان کے ہیں وہ روایت ضعیف ہے۔ ❻

(۶) خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ روزہ رکھے جبکہ اس کا خاوند گھر میں ہو، الا

---

❶ فتاوی اللجنة الدائمة سعودی عرب ١٠/ ٣٠٤۔ ❷ البخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان (١٩٣٦) ومسلم (١١١)۔ ❸ البخاری، کتاب الصوم، باب الحائض ترك الصوم والصلاة (١٩٥١)۔ ❹ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض دون الصلاة (٣٣٥) وبخاری (٣٢١)۔

❺ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصوم، باب فی کراهیة فی ذلك (١٠٤٩) وابن ماجه (١٦٥١)۔ ❻ ضعیف ترمذی للالبانی، کتاب الزکاة (١٠٤)۔

Marfat.com

کہ شوہر اس کی اجازت دے دے۔" ❶

(۷) استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں، ایک یا دو دن کا روزہ نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو اس دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔" ❷

(۸) ہمیشہ روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔" ❸

(۹) صرف ہفتے کا نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدہ صماء بنت بسر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو سوائے فرض روزے کے، پس اگر تم میں سے کوئی انگور کا چھلکا یا کسی درخت کا تنکا پائے تو چاہیے کہ (ہفتے کا روزہ توڑنے کے لیے) اسی کو کھالے۔" ❹

(۱۰) قیام رمضان میں تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ البخاری، کتاب النکاح، باب لاتأذن المرأة فی بیت زوجها لأحد الا باذنه (٥١٩٥) ومسلم (١٠٢٦) وابوداود (٢٤٥٨)۔ ❷ البخاری، کتاب الصوم، باب لا یتقدم من رمضان بصوم یوم ولا یومین (١٩١٤) ومسلم (١٠٨٢)۔ ❸ صحیح ابن ماجه للألبانی، کتاب الصیام، باب ما جاء فی صیام الدهر (١٣٨٤) وابن ماجه (١٧٠٥)۔

❹ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الصوم، باب النهی ان یخص یوم السبت بصوم (٢١١٦) ترمذی (٧٤٤) وابن ماجه (٧٢٦)۔

Marfat.com

''ایسا شخص سمجھدار نہیں جس نے تین راتوں سے کم میں مکمل قرآن پڑھا۔'' ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''میرے علم میں نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی صبح تک سارا قرآن ختم کیا ہو۔'' ❷

(۱۱) معتکف کا سخت حاجت کے بغیر مسجد سے نکلنا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتی ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تو کسی (سخت) حاجت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوتے۔'' ❸

(۱۲) معتکف کے لیے ہم بستری کرنا ممنوع ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ﴾. [۲/ البقرة:۱۸۷]

''تم ایسی حالت میں مباشرت نہ کرو کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے والے ہو۔''

❶ صحیح ابی داود للألبانی، کتاب الصلاة (۱۲۳۹)۔ ❷ صحیح ابن ماجه للألبانی، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها (۱۱۰۸) والنسائی (۱٦٤۰)۔

❸ البخاری، کتاب الاعتکاف، باب لا یدخل البیت الا لحاجة (۲۰۲۹) ومسلم (۲۹۷)۔

Marfat.com

(٦)

کتاب الحج

حج کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط﴾. [۲/ البقرة:۱۹٦]

''حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ.

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔''

صحیح مسلم، کتاب اللقطة، الرقم: (۳۲۵۲)

Marfat.com

محرم کے بغیر عورت کا حج کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْتَنِي وَانْقَعْتَنِي أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْذُو مَحْرَمٍ۔ ❶

”سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتوں کو سنا جو مجھے پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں آپ ﷺ نے منع کیا اس بات سے کہ عورت سفر کرے دو دنوں کا مگر ایسی حالت میں کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم نہ ہو۔“

توضیح: عورت بغیر محرم کے نہ تو مطلق سفر کر سکتی ہے (خواہ وہ ایک دن یا چند گھڑیوں کا ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم رشتہ دار کے ایک دن اور رات کا سفر کرے۔“) ❷

اور نہ ہی حج کا سفر کر سکتی ہے ایک آدمی نے عرض کی کہ میری بیوی حج کے لیے روانہ ہونے والی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کے لیے لکھ دیا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“ ❸

گھریلو سانپوں کو مارنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُوْلُبَابَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔ ❹

❶ مسلم، کتاب الحج، باب سفر المراۃ مع محرم الی الحج وغیرہ (۲۳۸۳) البخاری، کتاب الجمعۃ (۱۱۱۵) والحج (۱۷۳۱) الصوم (۱۸۵۸) والترمذی (۱۰۸۹) ابو داود (۱٤٦٦) وابن ماجہ (۲۸۸۹) واحمد (۱۰٦۱۵، ۱۱۳۱٤) الدارمی (۲۵٦۲)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب تقصیر الصلاۃ، باب فی کم یقصر الصلاۃ (۱۰۸٦) ومسلم (۱۳۳۸)۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المراۃ مع محرم الی الحج (۱۳٤۱)۔

❹ صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال (۳۰٦٦) ومسلم (۲۰۷۳، ٤۱٤۰) والنسائی (۲۷۷۹) وابو داود (۱۵۷۲) وابن ماجہ (۳۰۷۹) واحمد (٤۲۲۹) وموطا (٦۹٤) والدارمی (۱۷٤۷)۔

Marfat.com

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک وہ قتل کرتے تھے سانپوں کو پس حدیث بیان کی سیدنا عبداللہ بن عمر کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سانپوں کو مارنا چھوڑ دیا۔''

توضیح: گھریلو سانپوں کو مارنا ممنوع ہے کیونکہ یہ عموماً جنات ہوتے ہیں جو سانپ کی شکل اختیار کر کے آتے ہیں اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر مہلت کے ان کو مارنے سے منع کیا ہے اور اگر جلد بازی میں ایسا کیا جائے تو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک غزوہ سے واپسی پر صحابی رسول گھر میں آئے، سانپ پر حملہ کر دیا اور سانپ کے ساتھ خود بھی وفات پا گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ یہ شیطان (جنات) ہوتے ہیں انھیں مہلت دیا کرو۔'' (واللہ اعلم)

حج میں عورتوں کے لیے حلق کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. ❶

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ عورتوں پر بال منڈوانا نہیں بلکہ ترشوانا ہے۔ ❷ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ عورتوں کے لیے بال منڈوانا نہیں بلکہ صرف بال ترشوانا ہے۔'' ❸

اس کی تعیین کی کوئی حد نہیں البتہ ابن قدامہ وغیرہ فرماتے ہیں عورتوں کو انگلیوں کے

---

❶ صحیح سنن الترمذی ، کتاب الحج ، باب کراهیة الحلق للنساء (٧٢٨) والنسائی ، کتاب الزینة (٤٩٦٣) والترمذی (٨٣٨)۔ ❷ فتح الباری ، ٤/ ٣٩٠۔

❸ صحیح ابوداود للألبانی کتاب المناسك ، (١٧٤٧)۔

Marfat.com

اوپر والے پوروں کے برابر بال ترشوا لینے چاہییں۔ ❶

حج سے واپسی پر اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَّطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا. ❷

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی (لمبے سفر کے بعد یا حج وغیرہ سے واپسی پر اچانک) رات کو گھر آئے۔''

توضیح: اس حدیث کی وضاحت دیکھنے کے لیے باب النکاح میں اس عنوان کی طرف رجوع کریں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حکمت بھی بیان کی جیسا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد سے واپس ہو رہے تھے جب ہم مدینہ میں داخل ہونے والے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ اور رات ہو جائے تب داخل ہونا تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کرے اور جن کے شوہر موجود نہیں تھے وہ بال صاف کرلیں۔'' ❸

محرم کے لیے زعفران اور ورس سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانَ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ❹

---

❶ المغنی ٥/ ٣١٠۔ ❷ صحیح بخاری، كتاب الحج (١٦٧٤) ومسلم (١١٦٨، ٢٦٦٢) والنسائی (٤٥١٣) والترمذی (١٠١٩) وابوداود (٢٩٠٥) وابن ماجه (١٨٥٠) واحمد (١٣٦٠، ١٣٩٥) والدارمی (٢١١٩)۔ ❸ صحیح البخاری، كتاب النكاح، باب تزويج الثياب (١٠) ومسلم، كتاب الامارة، باب كراهة الطروق و هو الدخول ليلاً لمن ورد من سفر۔ ❹ صحیح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحجة او عمرة لبسه ومالا يباح (٢٠٢٤) وبخاری، كتاب العلم (١٣١) الصلاة (٣٥٣) الحج (١٤٤٢) اللباس (٥٣٤٩) و الترمذی (٧٦٣) والنسائی (٢٦١٨) وابن ماجه (٢٩٢٠) واحمد (٤٢٢٢) وموطا امام مالك (٦٢٤) والدارمی (١٧٣٠)۔

Marfat.com

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔"

توضیح: محرم شخص نہ تو ورس (زرد رنگ کی بوٹی) اور زعفران سے رنگا کپڑا پہن سکتا ہے اور نہ ہی ایسا جوتا پہن سکتا ہے جس نے ٹخنوں کو ڈھانپ رکھا ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ احرام باندھنے والا کیا لباس پہنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ قمیض، پگڑی، شلوار، پاجامہ، ٹوپی اور موزے نہ پہنے لیکن اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہیں اور موزے ہیں اسے چاہیے کہ دونوں، موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنے جسے زعفران اور ورس سے رنگا گیا ہو۔" ❶

حجاج کی گری ہوئی اشیاء اٹھانا منع ہے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ. ❷

"سیدنا عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی اشیاء کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: حجاج کی گری ہوئی چیز اٹھانا منع ہے البتہ اگر اعلان کا ارادہ ہو تو درست ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بخاری میں موجود ہے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمره وما لا يباح (١١٧٧) وبخاري (١٥٤٢) والترمذي (٨٣٣)۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب اللقطة، الرقم: (٣٢٥٢) وابوداود، كتاب اللقطة (١٤٦١) ومسند احمد (١٥٣٩٠)۔

Marfat.com

المنهيات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الحج سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) احرام والی عورت کے لیے نقاب اور دستانے پہننے کی ممانعت

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''احرام والی عورت نقاب اور دستانے کا استعمال نہ کرے۔'' ❶

(۲) حج میں شہوانی حرکات، نافرمانی اور جھگڑے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾. [۲/ البقرة:۱۹۷]

''(جو بھی حج کرے) وہ اپنی بیوی سے قربت کے تعلقات قائم کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرے۔''

(۳) محرم کا دوران حج نکاح ومنگنی کرنا ممنوع ہے

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''محرم شخص نہ نکاح کرے، نہ نکاح کرائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے (یعنی منگنی نہ کرے)۔'' ❷

(۴) محرم کے لیے شکار کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾. (۵/ المائدة: ۹۵)

❶ البخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما ینهی من الطیب للمحرم والمحرمة (۱۸۳۸) الترمذی(۸۳۳)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم وکراهة خطبته (۱۴۰۹) والترمذی (۸۴۰)۔

Marfat.com

''اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو کسی شکار کو مت قتل کرو۔''

(۵) حرم کے درخت کاٹنے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا:

''بلاشبہ یہ شہر حرام ہے پس اس کا کانٹا نہ کاٹا جائے نہ اس کے شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اے اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی تو اجازت دے دیں کیونکہ یہاں یہ کاریگروں اور گھروں کے لیے ضروری ہے تو آپ نے اذخر کی اجازت دے دی۔'' ❶

(٦) غیر دوندے کی قربانی کی ممانعت

توضیح: دوندے سے مراد وہ جانور جس کے سامنے والے دو دانت گر کر دوبارہ اُگے ہوں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوندے کے علاوہ (کوئی جانور) ذبح نہ کرو لیکن اگر اس کا ملنا مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا کھیرا ذبح کرلو۔'' ❷

(۷) جن جانوروں کی قربانی کرنا ممنوع ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چار جانور قربانی میں جائز نہیں۔

(۱) واضح طور پر آنکھ کا کانا

(۲) ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو

(۳) لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو

---

❶ صحیح البخاری، کتاب العمرۃ باب لایحل القتال بمکۃ (١٨٣٤) ومسلم (١٣٥٣)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب سن الاضحیۃ (١٩٦٣) وابوداود (٢٧٩٧)۔

Marfat.com

(۴) ایسا کمزور جس میں چربی نہ ہو۔" ❶

(۸) ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بال، ناخن کٹوانے کی ممانعت

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے۔" ❷

(۱۰) نماز عید سے قبل قربانی کرنا ممنوع ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ نماز عید ادا کرتے ہیں پھر واپس پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس شخص نے ایسے ہی کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے اس سے پہلے ذبح کیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو دیا اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔" ❸

---

❶ صحیح ابی داود للالبانی ، کتاب الضحایا ، باب ما یکرہ من الضحایا (۲٤۳۸) وابو داود (۲۸۰۲)۔ ❷ صحیح مسلم ، کتاب الأضاحی ، باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة وهو یرید التضحیة ان یأخذ من شعره واظفاره شیئا (۳٦٥٥)۔

❸ صحیح بخاری ، کتاب الاضاحی ، باب سنة الاضحیة (۳/ ۱۰)(٥٥٤٥) ومسلم (۱۹٦۱)۔

Marfat.com

(۷)

كتاب البيوع

خرید وفروخت کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ ﴾. [۲/ البقرة:۲۷۵]

''اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔''

فرمان نبوی ﷺ:

''أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.''

''نبی ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔''

مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصات...(۱۵۱۳)

Marfat.com

بیع نجش کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّجْشِ. ❶

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع نجش سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''نجش'' کا معنی ہے بولی لگا کر بھاؤ چڑھانا اور خود خریدنے کا ارادہ نہ ہو جیسا کہ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔ ایسے شخص کا سودے کی قیمت میں اضافہ کرنا جو خود تو اسے خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن کسی اور کو اس میں پھنسانا چاہتا ہے۔ (اس غرض سے بولی چڑھاتا ہے) اسے نجش کہتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ ❷

کنکری پھینک کر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. ❸

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''حصاۃ'' سے مراد فروخت کے نظریے سے کنکری کسی چیز پر پھینکنا کہ جس چیز کو لگ گئی وہ اتنے میں میری ہے خواہ وہ کنکری کسی چیز کو بھی لگ جائے یہ ناجائز ہے۔

نیز دھوکے کی بیع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے دھوکے سے مراد کسی معدوم ومجہول شئے کی بیع کرنا یا ایسی چیز کی بیع کرنا جس کی وہ مکمل ملکیت نہیں رکھتا۔ مثلاً پانی

---

❶ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب النجش ومن قال لایجوز ذلك البیع (١٩٩٨) مسلم، کتاب البیوع (٢٧٩٢) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٤٢١، ٤٤٢٩) ابن ماجه، کتاب التجارات (٩٢١٢٤) احمد مسند المکثرین من الصحابة (٥٥٩٧، ٦١٦٢) مالك، کتاب البیوع (١١٩٠)۔ ❷ فتح الباری (٥/ ٩٠)۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان الحصاة والبیع الذی فیه غرر (٢٧٨٣) ترمذی، کتاب البیوع (١١٥١) سنن النسائی، البیوع (٤٤٤٢) ابوداود (٢٩٣٢) ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١٨٥) احمد، مسند المکثرین (١٠٠٣٥، ٧١٠٤، ٨٥٢٩) دارمی، کتاب البیوع (٢٤٤١، ٢٤٥٠)۔

Marfat.com

میں موجود مچھلیوں کی بیع..وغیرہ ان میں دھوکہ ہے ایسی بیع باطل ہے۔ ❶

بیع محاقلہ، مزابنہ ممنوع ہے

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

توضیح: ''محاقلہ'' بالیوں میں کھڑی کھیتی کو غلے کے عوض فروخت کر دینا جیسے گندم کے کھیت کے بدلے گندم فروخت کرنا وغیرہ، محاقلہ کہلاتا ہے۔

''مزابنہ'' درختوں پر لگے ہوئے پھل کو اسی جنس کے اتارے ہوئے خشک پھل کے عوض فروخت کرنا مثلاً کھجوروں کے بدلے کھجور کے درخت پر لگی تازہ اور تر کھجوروں کی بیع اور انگور کے بدلے خشک انگور (کشمش) کی بیع وغیرہ مزابنہ کہلاتی ہے۔ ❸

بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. ❹

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''ملامسہ'' یہ ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ

❶ شرح مسلم للنووی ٥/ ٤١٦۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب کراء الارض (٢٨٧٧) سنن ترمذی، کتاب البیوع (١١٤٥) سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور (٣٨٢٤) احمد، مسند المکثرین (٨٧٢٦، ٩٠٦٦، ٩٨٨٩)۔

❸ ترمذی، کتاب البیوع (١٢٢٤)۔ ❹ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع المنابذة (٢٠٠٢) سنن الترمذی، کتاب البیوع (١٢٣١) سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٤٣٣، ٤٤٤١) ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١١٠) اللباس (٣٥٥٠) احمد، باقی مسند المکثرین (٧٩٠٣، ٩٨٦٤، ١٠١٣١، ١٠٤٢٦) مؤطا امام مالک، کتاب البیوع (١١٧٦) الجامع (١٤٣١)۔

Marfat.com

لگاتا ہے اور اسے الٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا۔

''منابذہ'' یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی طرف اپنا کپڑا (برائے فروخت) پھینکتا ہے اور بلا غور و فکر اور بلا رضا مندی کے ان کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے۔ ❶

بیع مخاضرہ کی ممانعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. ❷

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ، مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: محاقلہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ کی تعریفات پیچھے گزر چکی ہیں۔ ''مخاضرہ'' اس کا مطلب ہے کچے پھل اور غلہ جات کو پکنے سے پہلے (درختوں پر ہی) فروخت کر دینا۔ یہ ناجائز ہے۔ ❸

جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے کچے پھلوں کی بیع نہ کرو۔'' ❹

نر کی جفتی پر اجرت لینے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. ❺

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''عسب الفحل'' سے مراد کہ ''نر کی جفتی'' یا اس سے خارج ہونے والا پانی یا

---

❶ البخاری، كتاب البيوع، باب بيع الملامسة (٢١٤٤) مسلم (٥١٢)۔

❷ صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع المخاضرة (٢٠٥٥، ٢٢٠٧)۔

❸ نيل الاوطار ٣/ ٥٢١۔ ❹ صحيح مسلم (١٥٣٨) والنسائی ٧/ ٢٦٣۔

❺ صحيح البخاری، كتاب الاجارة، باب عسب الفحل (٢١٢٣) الترمذی، كتاب البيوع (١١٩٤) النسائی، كتاب البيوع (٤٥٩٢) ابو داود، كتاب البيوع (٢٩٧٥) احمد، مسند المكثرين من الصحابة (٤٤٠٢)۔

Marfat.com

اس کی نسل واولاد یا جفتی کے عوض کرایہ دینا۔ یہ ممنوع ہے البتہ اگر بغیر شرط کے نر کی جفتی پر کچھ لے دے ہو جائے تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کی جفتی کے معاوضے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کرامہ کی اجازت دے دی۔ ❶ کرامہ سے مراد ایسا عطیہ جو بغیر شرط کے نر کی جفتی کے عوض فائدہ حاصل کرنے والا پیش کرتا ہے۔ ❷

لونڈیوں کے زنا کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ کَسْبِ الْإِمَاءِ. ❸

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیوں کی زنا کی (قیمت) کمائی سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: اس کی وضاحت کتاب النکاح میں دیکھیں۔

سینگی لگانے کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ کَسْبِ الْحَجَّامِ. ❹

”ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (پچھ لگانے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔“

توضیح: حجام کے پیسے کی نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی پر محمول ہے کیونکہ بعض دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سینگی لگوا کر اجرت دی ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت

---

❶ نسائی (۷/ ۳۱۰) الترمذی (۱۲۷٤)۔ ❷ روضة الندية (۲/ ۱۹۵)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الاجارة، باب کسب البغی والإماء (۲۱۲۲) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹۷۱) احمد باقی مسند المکثرین (۷۵۱٤، ۸۲۱۸، ۸۲۱۱، ۹۲۶۵، ۹۸۳۹) دارمی، کتاب البیوع (۲۵۰۶)۔

❹ صحیح سنن ابن ماجه للالبانی، کتاب التجارات، باب کسب الحجام (۲۱۲۵) ابن ماجه (۲۱۵۲) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور (بطور اجرت) انھیں دینے کا حکم دیا۔ ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی اور پھر سینگی لگانے والے کو کچھ دیا اگر یہ حرام ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی کچھ نہ دیتے۔ ❷

بیع حقل کی ممانعت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَقْلِ. ❸

''رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حقل سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: بیع حقل یعنی محاقلہ اس کا تذکرہ پیچھے گزر چکا ہے۔

زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. ❹

---

❶ البخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الحجام (۲۱۰۲، ۲۲۷۷، ۲۲۸۰)۔

❷ البخاری، کتاب البیوع، ایضاً۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب الاجارة، (۲۱۳٤) مسلم، کتاب البیوع (۲۹٤۷، ۲۹۵۲) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹٤۱، ۲۹٤٦، ۲۹٤۸) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۲۵۸) الاحکام (۲٤٤۰، ۲٤٤٤، ۲٤۵٦) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (٤۲۷۵، ٤۳۵۸، ۵۰٦۸) مسند المکیین (۱۵۲۵۰، ۱۵۲٤۲، ۱۵۲٦٤) مسند الشامیین (۱٦٦٤۹) مؤطا، کتاب کراء الارض (۱۱۹۹) سنن النسائی، ایمان والنذر (۳۸۱۰)۔ ❹ سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب کراء الارض (۳۸۵۸) صحیح البخاری، کتاب الاجارة (۲۱۲٤) المزارعة (۲۱۷۱) مسلم، کتاب البیوع (۲۸۸۱، ۲۸۸٦، ۲۸۸۹) سنن الترمذی، کتاب البیوع (۱۲۲٤) الاحکام (۱۳۰۵) ابوداود، کتاب البیوع (۲۹٤۱، ۲۹٤۸، ۲۹۵۲) ابن ماجه، کتاب التجارات (۲۲۵۸) الاحکام (۲٤٤۰، ۲٤۵۲) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (٤۲۷۵، ۵۰٦٦۸) مسند المکیین (۱۵۲٦٤) مسند الشامیین (۱٦٤٤۰) مؤطا، امام مالك، کتاب کراء الارض (۱۱۹۹)۔

Marfat.com

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس حدیث میں تو مطلق ممانعت ہے البتہ دوسری حدیث میں صحابہ کرام سے یہ عمل ثابت ہے بلکہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے نصف پیداوار پر زمین کا معاملہ طے کر رکھا تھا۔ ❶

اس طرح کی احادیث میں تطبیق یوں دی گئی ہے کہ نصف یا اس سے کم وبیش پیداوار اور کسی اور چیز کے عوض زمین کرایہ پر دینا جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے زمین کرائے پر دینے کی ممانعت قطعہ ارضی کی تخصیص میں ہے معلوم نافع، معلوم پیداوار ہے کہ جس کو زمین کرائے پر دی جائے اس سے ایک مخصوص قطعہ کی پیداوار لینا یہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم

ضرورت سے زائد پانی کی بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ. ❷

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کو جو ضرورت سے زیادہ ہو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ضرورت سے زائد پانی کی خرید وفروخت کی ممانعت ہے البتہ اپنی ملکیت کی جگہ فروخت کرنا یا اگر کوئی اپنا کنواں وغیرہ فروخت کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ البخاری، کتاب الحرث والمزارعة (٢٣٣٦)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب تحريم بيع فضل الماء الذى يكون بالفلاة ويحتاج اليه لرعى الكلاء (٢٩٢٥) سنن النسائى، كتاب البيوع (٤٥٨١، ٤٥٩١) ابن ماجه، الاحكام (٢٤٦٨) احمد، باقى مسند المكثرين (١٤١١٢، ١٤١١٧، ١٤٣١٣)۔

Marfat.com

ملکیت سے قبل غلہ فروخت کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. ❶

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کو پوری طرح اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: چونکہ ایسی بیع میں دھوکہ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا بڑا گناہ ہے جس سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اس لیے ایسی بیع کرنا درست نہیں۔ (واللہ اعلم)

بیع پر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا. ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب ما ذكر فی الاسواق (١٩٨٠) صحيح مسلم، كتاب البيوع (٢٧٨٢، ٢٨١٠، ٢٨١٣، ٢٨١٦) سنن النسائی، كتاب البيوع (٤٥١٩، ٤٥٢٧، ٤٥٢٩) ابوداود، كتاب البيوع (٣٠٢٩، ٣٠٣٠) ابن ماجه، كتاب التجارات (٢٢١٧، ٢٢٢٠) احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة (٣٧٢) مسند المكثرين من الصحابة (٤٢٨٨، ٤٤٨٢، ٤٤١٠، ٤٩٠١، ٥٩١٥) مؤطا مالك، كتاب البيوع (١١٥٤، ١١٥٥، ١١٥٦) العتق والولاء (١٢٧٦) الدارمی، كتاب البيوع (٢٤٤٦)۔

❷ صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب لا يبيع على بيع اخيه ولا يسوم على سوم اخيه (١٩٩٦) صحيح مسلم، الزكاة (١٧٨٩) النكاح (٢٥٣٢، ٢٥٣٤) الطلاق واللعان (١١١١) البيوع (١١٤٢، ١١٤٣، ١١٧٣) سنن النسائی، كتاب النكاح (٣١٨٨، ٣١٩٠) البيوع، (٤٤٢٠) ابوداود، النكاح (١٨٥٧) التجارات (٢٩٨١، ٢٩٨٨) ابن ماجه، النكاح (١٨٥١) التجارات (٢٢٣٠، ٢١٦٩) احمد، باقی مسند المكثرين (٩٠٢٨، ٩٥٢٠) مؤطا امام مالك، كتاب النكاح (٩٦٤) دارمی، كتاب النكاح (٢٠٨٠) البيوع (٢٤٤٠، ٢٤٥٣١)۔

Marfat.com

نے دیہاتی کا مال شہری کو بیچنے سے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی دینے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس طرح کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کے سودے میں مداخلت نہ کرے ایک کی منگنی پر دوسرا منگنی کا پیغام نہ بھیجے اور کوئی عورت دوسری عورت کو اس نیت سے طلاق نہ دلوائے تاکہ وہ خود اس کے خاوند سے شادی کرے۔" ❶

توضیح: اس حدیث کی وضاحت کتاب النکاح اور بیع نجش اور شہری دیہاتی کی طرف سے بیع نہ کرے۔ ان میں گزر چکی ہے البتہ اس حدیث میں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ کسی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے۔

حاملہ کے حمل کی بیع کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا.

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ طریقہ جاہلیت میں رائج تھا ایک شخص ایک اونٹنی یا اونٹ خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہوکر جو جنے گی۔"

توضیح: حاملہ کے حمل کی بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ کالمعدوم بیع ہے اور پھر دھوکہ بھی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

❶ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الغرر وحبل الحبلة (١٩٩٩) صحیح مسلم، کتاب البیوع (٢٧٨٤، ٢٧٨٥) ترمذی، کتاب البیوع (٢٩٣٤) ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١٨٨) احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة (٣٨١) مسند المكثرين من الصحابة (٤٢٦٢، ٤٣٥٤، ٤٤١١) مؤطا امام مالك، كتاب البيوع (١١٦٨)۔

Marfat.com

بیع صرف ممنوع ہے

عَنْ أَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَیْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہم عَنِ الصَّرْفِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا یَقُوْلُ هٰذَا خَیْرٌ مِّنِّی فَکِلَاهُمَا یَقُوْلُ نَهَی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَیْنًا. ❶

''ابومنہال سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیع صرف کے متعلق سوال کیا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کے متعلق فرمایا کہ یہ مجھ سے بہتر ہیں۔ آخر دونوں حضرات نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے میں ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: بیع صرف ممنوع ہے اور بیع صرف کیا ہے اس کی وضاحت حدیث میں موجود ہے۔

سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے زیادتی کے ساتھ فروخت کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ کَیْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ کَیْفَ شِئْنَا. ❷

❶ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب الورق بالذهب نسیئة (۲۱۸۰، ۲۱۸۱) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۷۵، ۲۹۷۶) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۵۰۱) احمد، مسند الکوفیین (۱۷۸۰۸، ۱۸۴۷۴، ۱۸۵۱۲، ۱۸۵۳۲)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع الذهب بالورق یدًا بید (۲۰۳۴) صحیح مسلم، کتاب المساقاة (۲۹۷۷) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۵۰۲، ۴۵۰۳) احمد، مسند البصریین (۱۹۵۰۰)۔

Marfat.com

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ کہ برابر برابر ہو البتہ ہم سونا چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدیں، اس طرح چاندی سونے کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں۔''

توضیح: سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرتے وقت برابر ہونا ضروری ہے ورنہ سود ہو گا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے یہ تمام اشیاء برابر برابر، نقد بنقد، (فروخت کی جائیں) پھر جو زیادہ لے یا زیادہ دے تو اس نے سودی کاروبار کیا۔ سود لینے والا اور دینے والا (دونوں گناہ میں) برابر ہیں۔'' ❶

پھل کو پکنے سے قبل فروخت کرنا منع ہے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِّنْهُ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا. ❷

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو اس کے پکنے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ اس میں

❶ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب الرباء(٥٨٤)۔

❷ صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع الثمر على رؤوس النخل بالذهب والفضة (٢٠٤٠) صحيح مسلم، كتاب البيوع (٢٨٧٦، ٢٨٥٢، ٢٨٦٣، ٢٨٦٨، ٢٨٧٢) سنن النسائی، كتاب الايمان والنذور (٣٨١٩، ٣٨٢١، ٣٨٢٣، ٣٨٦٠) البيوع (٤٤٤٧، ٤٥٥٤) ابوداود، كتاب البيوع (٢٩٢٦، ٢٩٥٥) ابن ماجه، كتاب التجارات (١٢٢٠٧، ٢٢٥٧) احمد، باقی مسند المكثرين (١٣٨٣٠، ١٣٨٣٨، ١٣٩٤٢، ١٤٣٣٣، ١٤٣٩٣)۔

Marfat.com

سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز کے بدلے نہ فروخت کی جائے اور البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔''

توضیح: کچے پھل کی بیع پر ممانعت ہے البتہ اہل عرایا کے لیے جائز ہے ''عرایا'' عریہ کی جمع ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص (کسی باغ کا مالک اپنے باغ میں) دوسرے شخص کو کھجور کا درخت (ہبہ کرتے ہوئے) دے دے پھر اس شخص کا اپنے باغ میں آنا جانا اچھا نہ سمجھے تو اس صورت میں وہ شخص (مالک) اتری ہوئی کھجور کے عوض اپنا درخت (جسے وہ ہبہ کر چکا ہے) خریدے اس بیع کو اس کے لیے درست کہا گیا ہے۔ اور اسے ایسا کرنے کی رخصت دی گئی ہے۔

بیع سلم کی ممانعت

عَنْ أَبِی الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَصْلُحَ وَنَهٰی عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَأْکُلَ أَوْ یُؤْکَلَ وَحَتّٰی یُوْزَنَ قُلْتُ وَمَا یُوْزَنُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرَزَ۔ [1]

''سیدنا ابوالبختری سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجور کے درخت پر بیع سلم کرنے کے متعلق سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ نفع اٹھانے کے قابل نہ ہو جائے اس طرح چاندی کو سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا

[1] صحیح البخاری، کتاب السلم، باب السلم فی النخل (۲۰۹۱) صحیح مسلم، کتاب البیوع (۲۸۳۳) احمد، مسند بنی ہاشم (۳۰۰۷) مسند المکثرین من الصحابة (٤٧٥٢) مؤطا امام مالك، کتاب البیوع (۱۱۲۷)۔

Marfat.com

ہے جب ایک چیز ادھار اور ایک چیز نقد ہو اور فرماتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو درخت پر فروخت کرنے سے منع کیا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ اور اسی طرح جب تک وہ وزن کرنے کے قابل نہ ہو جائیں اس کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے فرماتے ہیں میں نے سوال کیا کہ وزن کیے جانے کا کیا مطلب ہے؟ تو ایک آدمی نے جو ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ ہو جائیں کہ وہ اندازہ کی جا سکیں۔''

توضیح: ''بیع سلم'' سونا چاندی یا مروجہ سکے کے عوض پیشگی قیمت دے کر ایک معلوم و متعین مدت تک چیز لینے کا سودا کرنا بیع سلم ہے اس بیع کی مشروعیت پر علما کا اجماع ہے فی الحقیقت یہ بیع معدوم ہونے کی وجہ سے ناجائز تھی لیکن اقتصادی مصالح کے پیش نظر لوگوں کے لیے نرمی اور آسانی کرتے ہوئے اسے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ ❶

شہری کو دیہاتی کا مال بیچنا منع ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ. ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ ایک اجنبی آدمی دیہاتی سے یا دوسرے شہر سے ایسا ساز و سامان جس کی بھی لوگوں کو ضرورت ہے۔ اسے روز کے نرخ کے مطابق

---

❶ بداية المجتهد ٢/ ١٩٩۔ ❷ صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب من كره ان يبيع حاضر لباد باجر (٢٠١٤) النسائي، كتاب البيوع (٤٤٢١) احمد، مسند المكثرين من الصحابة(٦١٢٣)۔

Marfat.com

فروخت کرنے کے لیے لے کر آتا ہے مگر اسے شہری کہتا ہے کہ اس سامان کو میرے پاس چھوڑ دو کہ میں اسے بتدریج اعلیٰ نرخ پر فروخت کروں۔ ❶ ایسا کرنا ناجائز ہے۔

جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری دیہاتی کا سامان فروخت کرے خواہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ ❷

تجارتی قافلوں کو منڈی پہنچنے سے پہلے مل کر بیع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّلَقِّيْ وَأَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ. ❸

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قافلوں سے) آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا ہے اور بستی والوں کو باہر والوں کا مال فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔“

توضیح: تجارتی قافلوں کو منڈی پہنچنے سے پہلے ہی مل کر خرید و فروخت کرنا ممنوع ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ“ سامان تجارت لے کر آنے والے قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو۔ ❹ کیونکہ اس

---

❶ شرح صحيح مسلم للنووی (٥/ ٤٢٥)۔ ❷ البخاری، البيوع، باب هل يبيع حاضر لباد بغير اجر (٢١٥٨)۔ ❸ صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب النهى عن تلقى الركبان وان بيعه مردود (٢٠١٧) صحيح مسلم، كتاب الزكاة (١٧٨٩) النكاح (٢٥٣٥) البيوع (٢٨٩١) سنن الترمذی، كتاب النكاح (١٠٥٣) الطلاق واللعان (١١١١) البيوع (١١٤٢) سنن النسائی، كتاب النكاح (٣١٨٧) البيوع (٤٤١١) ابوداود، النكاح (١٧٨١) البيوع (٢٩٨٠) سنن ابن ماجه، كتاب النكاح (١٨٥٧) التجارات (٢١٦٣) احمد، باقی مسند المكثرين (٦٩٥٠) مؤطا امام مالك، النكاح (٩٦٤) دارمی، كتاب النكاح (٢٠٨٠) البيوع (٢٤٥٣)۔ ❹ صحيح البخاری، كتاب البيوع، باب بيع المخاضرة (٢٠٥٦) صحيح مسلم، كتاب المساقاة (٢٩٠٦، ٢٩٠٧، ٢٩٠٨) سنن الترمذی، كتاب البيوع (١١٤٩) سنن النسائی، كتاب البيوع (٤٤٥٠) سنن ابوداود، كتاب البيوع (٢٩٢٧) ابن ماجه، كتاب التجارات (٢٢٠٨) احمد، باقی مسند المكثرين (١١٦٩٥، ١٢١٧٧، ١٣١٢٢) مؤطا امام مالك، كتاب البيوع (١١٦٨)۔

Marfat.com

میں دھوکہ دہی کا اندیشہ ہے کہ پہلے ملنے والا منڈی کے بھاؤ سے کم قیمت پر اس سے خریدے گا اور اس کو نقصان ہو جائے گا۔

''زھو'' کو کھجور کے بدلے فروخت کرنے کی ممانعت

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ حَتَّى يَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ. ❶

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے درخت کی کھجور کو زھو سے پہلے ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے ہم نے سوال کیا زھو کیا ہے؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ پک کر سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے تم بتاؤ اگر اللہ کے حکم سے درخت پر پھل نہ لگ سکا تو تم کس چیز کے ساتھ اپنے بھائی (خریدار) کا مال اپنے لیے حلال کرو گے۔''

کتے کی خرید وفروخت ممنوع ہے

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي إِشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ. ❷

''سیدنا عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو سینگی لگانے والا غلام خریدتے دیکھا میں نے ان سے سوال کیا۔ پس انھوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لینے سے

❶ صحيح البخاري، باب بيع المخاضرة (٢٢٠٨)

❷ صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب مؤكل الربا (١٩٤٤) سنن ابى داود، كتاب البيوع (٣٠٢٢) احمد، مسند الكوفيين (١٨٠١٤، ١٨٠٠٧)۔

Marfat.com

منع فرمایا ہے اور آپ نے گودنے اور گدوانے سے اور سود لینے اور سود دینے سے منع فرمایا ہے اور مصور پر آپ ﷺ نے لعنت کی ہے۔''

توضیح: کتے کی خرید وفروخت ممنوع ہے البتہ سدھایا ہوا کتا مستثنیٰ ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ ہر کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ❶ نیز مزید وضاحت کتاب اللباس میں اس روایت کے تحت آئے گی۔

ولاء کی خرید وفروخت منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ. ❷

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے سے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''ولاء'' ایسے رشتے کو کہتے ہیں جو مُعتَق اور مُعتِق کے درمیان ہوتا ہے نیز جو وراثت کے اندر ولاء کا باب ملتا ہے اس سے مراد یا تو نسب (رشتہ) ہوتا ہے یا معتق کا مال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بن ماپ کے ڈھیر کی بیع کرنا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ. ❸

---

❶ صحیح سنن النسائی للالبانی (۴۳۵۳) والنسائی (۴۶۶۸)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب العتق، باب بیع الولاء وھبتہ (۲۳۵۰) صحیح مسلم، کتاب العتق (۲۷۸۰) سنن الترمذی، کتاب البیوع (۱۱۵۷) الولاء والھبة (۲۰۵۲) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۵۷۹) سنن ابی داود، کتاب الفرائض (۲۵۳۰) ابن ماجہ، کتاب الفرائض (۲۷۳۸، ۲۷۳۷) احمد، مسند المکثرین من الصحابة (۴۳۳۲، ۵۵۸۶) مؤطا امام مالك، کتاب العتق والولاء (۱۲۷۸) دارمی، کتاب البیوع (۲۴۵۹) البیوع (۳۰۶۲، ۳۰۲۸)۔

❸ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب تحریم بیع صبرة التمر المجھولة القدر بتمر (۲۸۲۰) سنن النسائی، کتاب البیوع (۴۴۷۱)۔

Marfat.com

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کھجور کے ڈھیر کو بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو، منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کسی چیز (غلہ وغیرہ) کے ڈھیر کو بن تولے بیع کرنا ممنوع ہے کیونکہ اس میں بھی ضرر کا اندیشہ ہے جیسا کہ ایک روایت میں جو لمبی حدیث ہے یہ الفاظ ہیں۔ ''حَتّٰی یَكْتَالَهٗ'' حتی کہ اسے ماپ لے (پھر فروخت کرے یا خرید لے) ❶

مال غنیمت قبل از تقسیم خریدنے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَرَاءِ الْغَنَمِ حَتّٰی تُقْسَمَ. ❷

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مال غنیمت کی چیزوں کی تقسیم ہونے سے قبل خریدنے سے منع فرمایا ہے۔''

ایک بیع میں دو بیع کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ. ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بیع کے اندر دو بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اہل علم نے اس کی تفسیر اس طرح کی ہے کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں

❶ صحیح مسلم، کتاب البیوع (١٥٢٨)۔ ❷ صحیح سنن الترمذی للالبانی، کتاب السیر، باب کراهة بیع المغانم حتی تقسم (١٦٢٦) سنن الترمذی (١٤٨٨) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١٨٧) صحیح سنن النسائی للالبانی (٤٣٣٠) النسائی (٣٠١/٧)۔ ❸ سنن النسائی، کتاب البیوع (٤٥٥٣) صحیح سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی النهی عن بیعتین فی بیعه (١٢٥٤) سنن الترمذی (١١٥٢) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

تجھے نقد دس روپے میں دیتا ہوں اور ادھار بیس روپے کا اور دو میں سے ایک کو اگر نہ توڑے اور اگر ایک کو توڑے تو اس میں حرج نہیں۔ جب ایک بات پر فیصلہ ہو جائے اور امام شافعی فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جن دو بیعوں سے ایک بیع میں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں یہ گھر اتنے میں فروخت کرتا ہوں مگر تو اپنا غلام مجھے اتنے میں فروخت کرے پھر جب تو غلام فروخت کرنا لازم کرے۔ تو مجھ کو گھر فروخت کرنا تجھ کو لازم ہے یہ بیع اس لیے ناجائز ہوئی ہے کہ دونوں کی بیع بغیر ثمن مقرر کیے ہے اور ہر ایک اپنی صفت میں مجہول ہے۔ ❶

جانور کو ادھار جانور کے بدلے فروخت کرنا ممنوع ہے

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً. ❷

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

مغنّیات کی بیع کرنا ممنوع ہے

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ وَعَنْ شَرَائِهِنَّ وَعَنْ كَسْبِهِنَّ وَعَنْ أَكْلِ أَثْمَانِهِنَّ. ❸

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے گانے والی عورتوں کے بیچنے سے اور ان کی کمائی سے اور ان کی قیمت کو

---

❶ سنن الترمذی کتاب البیوع (١١٥٢)۔ ❷ صحیح سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی کراهية بيع الحيوان بالحيوان نسيئة (١٢٦٠) وسنن الترمذی (١١٥٨) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن نسائی، کتاب البیوع (٤٥٤١) ابوداود، کتاب البیوع (٢٩١٢) ابن ماجه، کتاب التجارات (٢٢٦١) احمد، مسند البصریین (١٩٢٨٤، ١٩٣٨٨) دارمی، کتاب البیوع (٢٤٥١)۔

❸ صحیح سنن ابن ماجه، کتاب التجارات باب ما لا یحل بیعه (٢١٦٨) سنن ابن ماجه (٢١٥٩) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: جیسے آلات موسیقی کی تجارت ممنوع ہے اور ایسے ہی گانے والی عورتوں کی بیع بھی ممنوع ہے۔

حمل کی بیع، تھنوں میں دودھ کی بیع، بھاگے غلام کی بیع، تقسیم سے قبل مال غنیمت کی بیع، غوطہ زن کی بیع ممنوع ہے

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ شِرَاءِ مَا فِیْ بُطُوْنِ الْأَنْعَامِ حَتّٰی تَضَعَ وَعَمَّا فِیْ ضُرُوْعِهَا إِلَّا بِکَیْلٍ وَعَنْ شِرَاءِ الْعَبْدِ وَهُوَ آبِقٌ وَعَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتّٰی تُقْبَضَ وَعَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ. ❶

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حمل کی بیع سے حتی کہ وہ وضع ہو جائے اور تھنوں میں دودھ کی بیع سے حتی کہ اسے نکال کر ناپ لیا جائے اور بھاگے ہوئے غلام کی خرید وفروخت سے اور مال غنیمت کی فروخت سے تقسیم سے پہلے اور صدقات قبضہ میں کرنے سے پہلے اور غوطہ زن کے غوطہ کی۔''

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهى عن شراء ما فى بطون الانعام وضروعها (٢١٨٧) احمد (١٠٩٥٠) بيهقى (٥/٣٣٨) ضعيف عند الالبانى، ارواء الغليل (١٢٩٣)۔

Marfat.com

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب خرید و فروخت سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت ممنوع ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت حرام کی ہے۔'' ❶

(۲) جھوٹ بول کر سودا سلف فروخت کرنے کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(جھوٹی) قسم کے ذریعے سودا تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔'' ❷

(۳) دلی رضا مندی کے بغیر کسی کی کوئی چیز لینا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر حلال نہیں ہوتا۔'' ❸

نیز خرید و فروخت کے بارے میں بھی یہی قانون ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف خرید و فروخت باہمی رضا مندی سے ہی (جائز) ہے۔'' ❹

(۴) بیعانے کی بیع ممنوع ہے

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ

❶ بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المیتة والاصنام (٤٢٩٦) ومسلم (١٥٨١) والترمذی ❷ بخاری، کتاب البیوع، باب یمحق اللہ الربا ویربی الصدقات (٢٠٨٧)۔ ❸ بیہقی (٦/ ٩٧) علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے ارواء الغلیل (٥/ ٢٨١)۔

❹ ابن ماجه (٢١٨٥) ارواء الغليل (١٢٨٣) صحيح عند الالبانی۔

Marfat.com

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔'' ❶

نیز ایک روایت اس کے جائز ہونے کے متعلق بھی مروی ہے جس میں ہے کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعانے کی بیع کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا۔ وہ بھی ضعیف ہے۔ ❷

(۵) معدوم چیز کی معدوم چیز کے ساتھ بیع حرام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے ادھار کی بیع سے منع فرمایا ہے۔'' ❸

(۶) محارم میں بیع کے ذریعے تفریق ڈالنا منع ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں دو غلام بھائیوں کو فروخت کر دوں میں نے ان دونوں کو الگ الگ آدمیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کو جا کر واپس لاؤ اور دونوں کو اکٹھا فروخت کرو۔'' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ انھوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس سے روک دیا اور بیع کو رد کر دیا۔ ❹

(۷) شک والی اشیاء اختیار کرنا ممنوع ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ

❶ ابو داود، کتاب البیوع (۳۵۰۲) وابن ماجه (۲۱۹۲) علامہ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے ضعیف ابن ماجه (۴۷۵) جبکہ شیخ احمد شاکر نے اسے صحیح کہا ہے مسند احمد بتحقیق احمد شاکر (۶۷۲۴)۔

❷ تلخیص الحبیر (۳/ ۲۹) ابن ابی شیبه (۲۳۱۹۵)۔

❸ دارقطنی (۳/ ۷۱) الحاکم (۲/ ۵۷) ضعیف ارواء الغلیل (۱۳۸۲)۔

❹ احمد (۱/ ۱۲۶) والحاکم (۲/ ۵۴) صحیح ابی داود (۷۳۴۵) ومجمع الزوائد (۳/ ۱۰۷)۔

Marfat.com

چیزیں مشتبہ ہیں جنھیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو شخص ان شبہوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو شبہ کی چیزوں میں جا پڑا وہ حرام میں جا پڑا۔“ ❶

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شک وشبہ والی اشیاء کو چھوڑ کران اشیاء کو اپناؤ جن میں شک وشبہ نہیں ہے۔“ ❷

(۸) گوشت کی بیع زندہ جانور کے بدلے ممنوع ہے

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ نے گوشت کی بیع کو زندہ جانور کے بدلے ممنوع قرار دیا ہے۔“ ❸

❶ صحيح البخاری ، كتاب الايمان ، باب فضل من استبرء لدينه (٥٢)۔

❷ البخاری ، كتاب البيوع ، باب تفسير المشبهات تعليقا (٢٠٥٢)۔

❸ دارقطنی (٣/......٧١) والحاكم (٢/ ٣٥) حسن۔

Marfat.com

(۸)

کتاب النکاح والطلاق

نکاح وطلاق کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ ﴾. [۲٤/ النور:۳۲]

''تم میں سے کوئی مرد عورت بے نکاح ہو تو ان کا نکاح کر دو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ.

''بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے تبتل (ساری عمر شادی نہ کرنے کا عزم کرنے سے) منع فرمایا ہے۔''

صحیح ابن ماجه للالبانی ، کتاب النکاح ، (١٤٩٩)

Marfat.com

نکاح میں سوکن کی طلاق کی شرط لگانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا (1).

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بازار) کے باہر جا کر قافلہ سے) ملنے سے منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور کسی عورت کا اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگانے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی سوکن کی طلاق کی شرط لگائے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "لاتسأل المراة طلاق اختها لتستکفئ" کوئی عورت اپنی سوکن کو طلاق نہ دلوائے۔ اس لیے کہ وہ اس کا حصہ بھی خود لے لے۔ (2) کیونکہ اگر وہ شرط لگائے گی اور خاوند شرط کے موافق طلاق دے دے گا تو اس کو طلاق واقع ہو جائے گی اور طلاق اللہ کے نزدیک حلال کاموں سے سب سے زیادہ غصہ دلانے والی چیز ہے اور ایسا کرنا حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

لمبے سفر کے بعد اچانک رات کو گھر آنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضي الله عنه قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوْقًا. (3)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الطلاق (٢٥٢٥) مسلم، کتاب النکاح (٢٥٣٣) ترمذی فی النکاح (١٠٥٣) النسائی، کتاب النکاح (٣١٨٩) البیوع (٤٤٢٠، ٤٤١١)۔ (2) صحیح البخاری، کتاب الشروط (١٢٢١)۔

(3) صحیح البخاری، کتاب النکاح (٤٦٨٩) والهبة (٢٤١٣) کتاب الشروط (٢٥١٧) کتاب الجهاد والسیر (٢٦٧٩) کتاب الحج (١٦٤١) کتاب البیوع (١٩٥٥٠) مسلم، کتاب الامارة، (٣٥٥٨) ترمذی، کتاب النکاح (١٠١٩) کتاب الرضاع (١٠٩٢) کتاب الاستئذان والادب (٢٦٣٦) النسائی، کتاب النکاح (١٧٥٢) کتاب الجهاد(٢٣٩٠) کتاب البیوع (٤٥١٣) ابوداود، کتاب النکاح (١٧٥٢) ابن ماجه، کتاب النکاح (١٨٥) احمد باقی، مسند المکثرین (١٣٧٨٢، ١٤٤٩٥) دارمی، کتاب النکاح (٢١١٩) کتاب الاستئذان (٢٥١٧)۔

Marfat.com

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جب آدمی بہت دنوں سے گھر سے غائب ہو (سفر کی وجہ سے) تو وہ اچانک رات گھر آئے۔''

توضیح: ایسی حالت میں یعنی اچانک رات گھر آجانے سے روکنے میں بہت سی مصلحتیں ہیں مثلاً ایسی حالت میں عورت کو صفائی اور پاکی کی فرصت نہیں ملے گی اور ہو سکتا ہے مرد عورت کو ایسی حالت میں پا کر نفرت محسوس کرے اور دوسری روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے یہ اس لیے ہے تاکہ عورت خاوند کے آنے سے قبل اپنے جسم کی صفائی کرے۔

اور دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس عورت کے پاس محرم مردوں میں سے ایسا آدمی آیا ہو جسے مرد ناپسند کرتا ہو اور پھر خاندان میں خون خرابہ ہو سکتا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو شخص اپنی بیویوں کے پاس اچانک رات کو آگئے تو اپنے گھر والوں کے پاس غیر آدمی پائے (جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا) اور اس طرح کا ابوعوانہ نے ایک اثر نکالا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رات کو اپنے گھر آگئے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کر دی) تو ان کی بیوی کے پاس ایک عورت تھی جو پٹی وغیرہ کرتی تھی عبداللہ اس کو مرد سمجھ بیٹھے اور تلوار سے حملہ کر دیا چنانچہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے سختی کے ساتھ رات کو بغیر اطلاع کے گھر آنے سے منع فرما دیا۔ ❶

شادی نہ کرنے کی ممانعت

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ. ❷

''سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی نہ کرنے کا عزم کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ تیسیر الباری شرح صحیح البخاری، کتاب النکاح (۵/ ۱۸۴)۔

❷ ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی النهی عن التبتل (۱۰۰۲) صحیح ابن ماجه للالبانی (۱۴۹۹) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے نسائی، کتاب النکاح (۳۱۶۲) ابن ماجه، کتاب النکاح (۱۸۳۹) احمد فی مسند البصریین (۱۱۳۲۹)۔

Marfat.com

توضیح: ''تبتل'' سے مراد یہ ہے کہ انسان دنیا سے لاتعلقی اختیار کرے اور ساری عمر شادی نہ کرنے کا عزم کرے گویا خصی وغیرہ ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے شادی نہ کرنے والے کو خارج از امت قرار دیا ہے۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو تبتل سے منع فرمایا تھا اگر آپ اسے اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔ ❶

ایک نکاح میں بھتیجی، پھوپھی، خالہ یا بھانجی کو جمع کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا. ❷

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ بھتیجی اور پھوپھی اسی طرح خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کیا جائے۔''

توضیح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی بیوی کی پھوپھی یا خالہ یا بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح نہیں کر سکتا۔اور ایسا نکاح اگر کوئی کرے تو حرام ہے یا دوسرے لفظوں میں ایک ہی وقت میں ایسی دو عورتوں سے نکاح حرام ہے جن کا باہمی رشتہ خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھتیجی کا ہو۔

لونڈیوں کی حرام کمائی کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. ❸

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ

❶ صحيح البخاری، كتاب النكاح، باب ما يكره من التبتل والخصاء (٥٠٧٣) مسلم (١٤٠٢)۔ ❷ صحيح بخاری، كتاب النكاح، باب لا تنكح المرأة على عمتها (٥١٠٨، ٤٧١٧) مسلم (١٤٠٨) ابوداود (٢٠٢٥) ترمذی (١١٢٦) النسائی (٣٢٤٥) احمد فی باقی مسند المكثرين (١٤١٠٦، ١٤٥٦٨)۔ ❸ صحيح البخاری، كتاب الطلاق، باب مهر البغی والنكاح الفاسد (٤٩٢٩) ابوداود، كتاب البيوع (٢٩٧١) احمد فی مسند المكثرين (٨٥١٤، ٨٢١٧) دارمی، كتاب البيوع (٢٥٥٦)۔

Marfat.com

نے لونڈیوں کی حرام کی کمائی (مثلاً زنا وغیرہ کروا کر) کھانے سے منع فرمایا ہے۔"

زانیہ عورت کی کمائی کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ. ❶

"سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، کاہن کی اجرت اور زانیہ عورت کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۔ کتوں کی خرید و فروخت سے منع کیا ہے البتہ بعض احباب شکاری کتے کی بیع کو اس سے مستثنیٰ کرتے ہیں البتہ شیخ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ تمام کتوں کی بیع کو حرام کہتے ہیں خواہ شکاری ہو یا غیر شکاری۔

۲۔ کاہن کی شیرینی (اجرت) کھانے سے یعنی اس کے پاس جانے سے اور اس کی تصدیق کرنا وغیرہ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو آدمی کسی کاہن (نجومی) کے پاس آیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیے گئے دین سے کفر کیا۔" ❷

۳۔ زانیہ عورت کی کمائی جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ وَكَسْبُ الْبَغِيِّ گویا شریعت کا قانون ہے کہ حرام ذرائع سے کمائی جانے والی کمائی کی رقم بھی حرام ہے۔ (واللہ علم)

---

❶ البخاری . کتاب الطلاق ، باب مهر البغی والنکاح الفاسد (۴۹۲۷) مسلم ، کتاب المساقاة (۲۹۳۰) ترمذی ، کتاب النکاح (۱۰۵۲) البیوع (۱۱۹۷) نسائی ، کتاب الصید والذبائح (۴۲۱۸) کتاب البیوع (۴۵۸۷) ابوداود کتاب البیوع (۲۹۷۴، ۳۰۲۰) ابن ماجه ، کتاب التجارات ، (۲۱۵۰) ادب (۳۷۳۷) احمد فی مسند الشامیین (۱۶۶۸) مؤطا امام مالك ، کتاب البیوع ، (۱۱۷۳) دارمی (۲۴۵۵)۔ ❷ مؤطا امام مالك ، کتاب العقول ، باب ما جاء فی الغلة والنحر وصحیح الجامع (۵۹۳۹)۔

Marfat.com

پیغام منگنی پر دوسرے کا پیغام بھیجنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ. ❶

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم کسی کی بیع پر بیع کریں اور کسی شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجیں اس بات سے بھی منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجنے والا اپنا ارادہ بدل دے یا اسے پیغام بھیجنے کی خود اجازت دے دے تو جائز ہے۔''

توضیح: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی لڑکی کی ایک لڑکے کے ساتھ منگنی کی بات چل رہی ہو یا منگنی ہو چکی ہو تو کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پیغام پر پیغام بھیج کر رشتے کو خراب کرے۔

سینگی لگانے کی کمائی کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ. ❷

''سیدنا ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (پچھ لگانے) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لا یخطب علی خطبة أخیه حتی تنکح او یدع (٤٧٤٦) مسلم، کتاب النکاح (٢٥٣٠) البیوع (٢٧٨٦) الترمذی، کتاب البیوع (١٢١٣) النسائی، کتاب النکاح (٣١٩١) والبیوع (٤٤٢٨) ابوداود، کتاب النکاح (١٧٨٢) والبیوع (١٢٩٨٩) ❷ ابن ماجه، کتاب التجارات (٢١٦٢) احمد فی مسند المکثرین من الصحابة (٤٤٩٢) مؤطا مالك، کتاب النکاح (٩٦٥) والبیوع (١١٨٨) الدارمی کتاب النکاح (٢٠٨١) والبیوع (٢٤٥٤)۔

Marfat.com

اور اپنے لیے رستہ ہموار کرے البتہ بعض فقہا کا خیال ہے کہ اگر منگنی کی بات چل رہی ہو اور ابھی منگنی وغیرہ کا رشتہ طے نہ ہوا ہو تو پھر دوسرے شخص کا پیغام بھیجنا جائز ہے جیسا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو تین مردوں حضرت معاویہ، ابوجہم اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے بیک وقت نکاح کا پیغام بھیجا اور جب حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا صحابیہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''معاویہ غریب آدمی ہے اور ابوجہم عورتوں کو مارنے پیٹنے والے آدمی ہیں البتہ اسامہ تمھارے لیے مناسب رہے گا۔ اس لیے تم اسامہ سے نکاح کرلو۔'' ❶

اس حدیث سے یہ استشہاد کیا جاتا ہے کہ اگر منگنی پکی نہ ہوئی ہو تو دوسرے شخص بھی پیغام نکاح بھیج سکتے ہیں۔ ❷ اس طرح اگر پہلا پیغام بھیجنے والا محلے دار اور بے دین قسم کا شخص ہو تو کسی دوسرے نیک صالح اور دیندار شخص کا بھیجنا اور اس پیغام کو قبول کرنا زیادہ مناسب ہے اگرچہ پہلے شخص کی خواہ اس کے ساتھ منگنی بھی ہو چکی ہو دیندار کا پیغام قبول کرنا زیادہ درست ہے۔ ❸

نکاح متعہ کی ممانعت

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. ❹

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے نکاح متعہ سے اور پالتوں گدھوں کا گوشت

❶ مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها(١٤٨٠) ابو داود (٢٢٨٤)۔
❷ المغني لابن قدامة ٩/ ٥٦٧۔ ❸ المغني لابن قدامه (٩/ ٥٧١) فتح الباري (١٠/ ٢٥٠) نيل الاوطار وغيره۔ ❹ صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر (٤٧٣٢) مسلم، كتاب النكاح (٢٥١٠، ٢٥١٢) الصيد والذبائح وما لا يؤكل من الحيوان (٤٥٨١) ترمذي، كتاب النكاح (١٠٤٠) الاطعمة (١٧١٦) نسائي، كتاب النكاح (٣٣١١) الصيد والذبائح (٤٢٦٠) ابن ماجه، كتاب النكاح (١٩٥١) احمد في مسند العشرة المبشرين بالجنة (٥٥٨، ٧٧١) موطا امام مالك كتاب الصيد (٩٤٤) دارمي كتاب الاضاحي (١٩٠٦) كتاب النكاح (٢١٠٠)۔

Marfat.com

کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''متعہ'' یہ ہے کہ ایک خاص مدت کے لیے کسی عورت سے باقاعدہ معاوضہ پر نکاح کرنا خواہ یہ مدت چھ گھنٹے ہو یا چند دن اور مدت مقررہ کے بعد عورت کو چھوڑ دینا ابتدائے اسلام میں ایسے نکاح کی اجازت تھی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوْا فَاسْتَمْتِعُوْا" تمھیں متعہ کرنے کی اجازت دی ہے البتہ تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔ ❶

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی رخصت معلوم ہوتی ہے جو کہ بخاری کتاب التعبیر باب لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم کے تحت موجود ہے البتہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ کے رسول نے کلی اور ابدی طور پر متعہ کو حرام قرار دے دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں سختی کے ساتھ حرمت متعہ کے قانون پر عمل کر دیا ❷ تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرمت کا علم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے متعہ کو حلال نہ سمجھا جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

''ابتدائے اسلام میں متعہ جائز تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ﴾ (۷۰/ المعارج: ۳۰)

''اور نکاح متعہ کو منسوخ قرار دے دیا گیا۔''

پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''زوجہ اور مملوکہ کے علاوہ ہر طرح کی شرمگاہ سے استمتاع حرام ہے۔'' ❸

نیز شیعہ حضرات عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نکاح متعہ کے جواز کے قائل تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہلے حرمت کا علم نہ تھا اور جب انھیں علم ہوا تو انھوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا اور حرمت متعہ کے قائل ہو گئے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر احکام القرآن

---

❶ بخاری، کتاب النکاح، باب نهی رسول الله ﷺ عن نکاح المتعة آخرا۔

❷ مسلم، کتاب النکاح (۱۴۰۵)۔

❸ ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی تحریم النکاح المتعة (۱۱۲۲)۔

Marfat.com

لابن بکر جصاص (۵۱۲/۲)

اور امام جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے متعہ کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا:
"هِيَ الزِّنَا بِعَيْنِهٖ" یعنی یہ تو خالص زنا ہے۔ ❶

نکاح شغار کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلَ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهٗ اِبْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. ❷

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کرے اس شرط پر کہ دوسرا اپنی بیٹی کا نکاح ان کو دے اور ان کے درمیان کچھ حق مہر نہ ہو۔"

توضیح: نکاح شغار (وٹہ سٹہ حرام ہے) شغار کی تعریف اوپر روایت میں بیان ہو چکی ہے البتہ وہاں حق مہر کی قید اضافی ہے حقیقی نہیں ہے یعنی اگرچہ حق مہر مقرر کر بھی لیا جائے تب بھی حرام ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نکاح شغار حلال نہیں خواہ اس میں دونوں طرف سے مہر بھی کیوں نہ مقرر کیا جائے اگر کوئی ایسا کرے تو اس نکاح کو فسخ کروایا جائے۔

امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی موقف ہے ❸ اور اسی طرح کا واقعہ جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ حق مہر مقرر ہو تو بھی حرام ہے۔ جس میں ابن

❶ السنن الكبرى للبيهقي (۲/ ۲۰۷)۔ ❷ سنن نسائی، کتاب النكاح (۳۲۸۵) صحيح البخاری، کتاب النكاح، باب الشغار (۳۲۸۵) مسلم، كتاب النكاح (۴۷۲۰) ترمذی، کتاب النكاح (۱۰۴۳) ابوداود، کتاب النكاح (۱۷۷۶) ابن ماجه، کتاب النكاح (۱۸۷۳) احمد فی مسند المكثرين من الصحابة (۴۲۹۸، ۴۴۶۳) مؤطا امام مالك، كتاب النكاح (۹۸۰) دارمی، کتاب النكاح (۲۰۸۵)۔

❸ ترمذی، کتاب النكاح، باب ما جاء فی النهی عن نكاح الشغار۔

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹی (تبادلہ نکاح کی شرط پر) عبدالرحمٰن بن حکم کے نکاح میں دی اور عبدالرحمٰن بن حکم نے اس کے بدلے اپنی بیٹی کی شادی عباس بن عبداللہ سے کی اور دونوں کے درمیان حق مہر بھی مقرر تھا مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب نکاح شغار کا علم ہوا تو انھوں نے (گورنر مدینہ) مروان بن حکم کو لکھ کر حکم دیا کہ ان دونوں کے نکاحوں میں جدائی کرا دی جائے اور خط میں لکھا کہ یہی تو وہ نکاح شغار ہے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ ❶

ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ بغیر شرط کے اتفاقی ایسا ہو گیا ہو تو درست ہوگا۔ جیسا کہ الشیخ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے۔ ❷

البتہ شرط کے ساتھ یعنی نکاح شغار کے جواز میں کوئی روایت وارد نہیں گویا اسلام میں اس کا تصور تک نہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا شِغَارَ فِی الْإِسْلَامِ" اسلام میں شغار یعنی وٹہ سٹہ اور تبادلے کا نکاح جائز نہیں۔ ❸

بیوی کے ساتھ نکاح میں اس کی خالہ یا پھوپھی کو جمع کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا. ❹

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الشغار (۲۰۷۵) ابن حبان (۱۲۶۸)۔

❷ احکام ومسائل از عبدالمنان نورپوری جلد اول (ص ۳۰۸)۔

❸ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم النکاح الشغار وبطلانه (۱۰۳۵، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶) مسند احمد (۲/ ۹۱)۔ ❹ صحیح مسلم، کتاب النکاح(۲۵۱۵) صحیح البخاری، کتاب النکاح (۴۷۱۸، ۴۷۱۹) ترمذی، کتاب النکاح (۱۰۴۵) نسائی، کتاب النکاح (۳۲۲۷) ابوداود، کتاب النکاح (۱۷۶۹) ابن ماجه کتاب النکاح (۱۹۱۹) احمد فی باقی مسند المکثرین (۷۱۵۱، ۹۵۷۲) مؤطا امام مالك كتاب النكاح (۹۷۷) دارمی، کتاب النکاح (۲۰۸۴)۔

Marfat.com

نے (نکاح کرنے کے بارے میں) چار عورتوں سے منع فرمایا ہے کہ آدمی بیوی اور اس کی پھوپھی اور بیوی اور اس کی خالہ کو جمع کرے۔"

توضیح: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ یا بیوی کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب النکاح والطلاق سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) جن سے نکاح کرنا حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''تم پر حرام کی گئی ہیں تمھاری مائیں، تمھاری بیٹیاں، تمھاری بہنیں، تمھاری خالائیں، تمھاری بھتیجیاں، بھانجیاں، اور تمھاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا اور تمھاری دودھ شریک بہنیں اور تمھاری بیویوں کی مائیں اور تمھاری بیویوں کی وہ لڑکیاں جو تمھاری گود میں ہیں بشرطیکہ تم اپنی بیویوں سے صحبت کر چکے ہو اور اگر ابھی تک صحبت نہیں کی تو ان کو چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں تم پر گناہ نہیں اور تمھارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمھاری صلب سے ہوں نیز دو بہنوں کو اپنے نکاح میں اکٹھا کرنا (بھی حرام ہے) مگر جو پہلے گزر چکا (سو گزر چکا) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

[٤/ النسآء:٢٣، ٢٤]

۲۔ ''مومن کے لیے لائق نہیں کہ زانی عورت سے نکاح کرے الا کہ وہ توبہ کرے۔''

[٢٤/ النور:٣]

۳۔ ''کسی عورت سے دوران عدت نکاح کرنا حرام ہے۔'' [٢/ البقرة:٢٣٥]

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی کروا دی جائے تو پھر وہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔'' [1]

---

[1] ابوداود، کتاب الطلاق، باب فی اللعان (٢٢٤٧)۔

Marfat.com

۵۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جونسب وولادت سے حرام ہوتے ہیں۔'' ❶

۶۔ شادی شدہ عورت سے نکاح حرام ہے الا یہ کہ وہ بیوہ یا مطلقہ ہوجائے۔

۷۔ جس خاوند نے کسی عورت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اب وہ اس سے نکاح نہیں کرسکتا الا کہ وہ کسی اور سے مطلقہ ہو جائے اتفاقی طور پر نہ کہ حلالہ والی عورت سے۔

(۲) منگنی پر عورت کا مرد کو سونے کی انگوٹھی پہنانا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سونے اور ریشم کا استعمال میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ٹھہرادیا گیا ہے۔'' ❷

ہمارے معاشرے میں یہ رسم عام ہے حالانکہ یہ رسم عیسائیوں کی ہے اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں جیسا کہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے۔ ❸

(۳) بغیر ولی کے نکاح کرنا حرام ہے

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.))

''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔'' ❹

یہی مسلک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ❺

اورامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ ❻

اورامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ نکاح بغیر ولی کے باطل ہے حرام ہے۔ ❼

---

❶ صحیح سنن نسائی للالبانی (٤٧٥٤)۔ ❷ والنسائی، (٥١٤٨)۔
❸ آداب الزفاف للالبانی ص (١٤٠۔١٤٢)۔ ❹ ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الولی (٢٠٨٥) ترمذی (١١٠١) شیخ البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ ارواء الغلیل (٦/ ٢٣٥)۔
❺ بدایة المجتهد ٢/ ٧۔ ❻ کتاب الام ٥/ ١٣۔ ❼ المغنی ٩/ ٣٤٥۔

Marfat.com

(۴) عورت کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’کنواری عورت سے اس کے نکاح کے لیے پوچھا جائے اگر وہ (جواب میں) خاموش رہے تو یہی (خاموشی) اس کی اجازت ہے اگر وہ انکار کردے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے۔‘‘ ❶

اور بیوہ کی شادی بھی اس کے مشورے کے بغیر کرنا منع ہے۔ ❷

(۵) عورتوں کا نکاح پڑھانا ممنوع ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ ہی عورت اپنی شادی خود کرے جو عورت اپنی شادی خود کرتی ہے وہ زانیہ ہے۔‘‘ ❸

چنانچہ ابن ابی شیبہ میں ہے:

’’نکاح کا قائم کرنا عورتوں کا کام نہیں۔‘‘

اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ ’’عورتیں نکاح نہیں کرا سکتیں۔‘‘ ❹

(۶) خلوت کی پرلطف باتیں بتانا حرام ہے

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ برا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کے راز کی باتیں لوگوں کو بتائے۔‘‘ ❺

---

❶ ابوداود، کتاب النکاح، باب فی الاستیمار (۲۰۹۳) ترمذی (۱۱۰۹) صحیح۔

❷ بخاری، کتاب النکاح، باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الا برضاھا (۵۱۳۶) ومسلم (۱۴۱۹)۔ ❸ السنن الکبری للبیهقی (۷/ ۱۱۰) دارقطنی (۳/ ۲۲۷) سنن ابن ماجه (۱۸۸۲)۔ ❹ ابن ابی شیبة، باب من قال لیس للمرأة ان تزوج المرأة وانما العقد بید الرجال (۳/ ۴۵۸/ ۱۵۹۵۹) وعبدالرزاق باب النکاح بغیر ولی (۶/ ۲۱)۔

❺ مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم افشاء سر المرأة (۱۴۳۷) ابوداود (۴۸۷۰)۔

Marfat.com

(۷) حالت حیض اور نفاس میں جماع کرنا حرام ہے

عورت حالت حیض میں ہو تو اس سے جماع کرنا حرام ہے اسی طرح نفاس میں بھی البتہ استحاضہ سے ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہیں کہ وہ ایک گندگی ہے لہٰذا حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو لیں ان کے قریب تک نہ جاؤ جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جا سکتے ہو جدھر سے اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' [۲/ البقرة:۲۲۲]

نیز ایسی حالت میں جماع کر لینے والے پر گناہ لازم آتا ہے۔

''جب (حیض یا نفاس والی عورت) کا خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کا کفارہ) ایک دینار سونا ہے اور جب خون کا رنگ زرد ہو تو پھر (جماع کرنے کا) کفارہ آدھا دینار سونا ہے۔'' [1]

(۸) ولیمہ میں صرف امیر لوگوں کو دعوت دینا حرام ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کھانوں میں سے بدترین کھانا اس دعوت ولیمہ کا ہے جس میں مالدار (امیر) لوگوں کو بلایا جائے اور فقیر لوگوں کو محروم رکھا جائے۔'' [2]

(۹) اگر دعوت میں خلاف شرع افعال ہوں تو وہاں جانا ممنوع ہے

دعوت ولیمہ قبول کرنا اور وہاں جانا ضروری ہے الاّ یہ کہ وہاں اگر کوئی خلاف شریعت کام ہو رہا ہو مثلاً شراب نوشی، ڈھول ڈھمکے، بے حجابی، موسیقی کا سماں، بینڈ باجے ....

[1] ترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی الكفارة فی ذلك (۱۳۷) وابوداود (۲۱۶۹)۔
[2] بخاری، کتاب النکاح، باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله (۵۱۷۷) مسلم (۱۴۳۲)۔

Marfat.com

تو ایسی محفل میں شرکت کرنا درست نہیں۔ نبی ﷺ نے بھی وہاں قدم تک نہ رکھا جہاں خلافِ شرع کام مثلاً تصویریں وغیرہ تھی اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب نوشی ہو۔'' ①

(۱۰) عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا ممنوع ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر پوچھا کہ خاوند کا عورت پر کیا حق ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کا ایک حق یہ (بھی) ہے کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو اس پر اللہ اور رحمت اور عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اور واپس نہ لوٹ آئے۔'' ②

(۱۱) عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔'' ③

(۱۲) بیوی کو (سخت) مارنا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جس طرح غلاموں کو مارا جاتا ہے

① ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی دخول الحمام (۲۸۰۱) ابوداود، کتاب الاطعمة (۳۷۷۰)۔ ② ابوداود، طیالسی (۱۹۵۱) تاریخ دمشق (۷/ ۲۶۷)۔

③ بخاری، کتاب النکاح، باب صوم المراة باذن زوجها تطوعا (۵۱۹۲) مسلم (۱۰۲۶) ترمذی (۷۸۲)۔

Marfat.com

پھر وہ شخص دوسرے دن اپنی بیوی سے ہمبستری بھی کرتا ہے (یعنی مارتا بھی ہے اور پھر خواہش پوری کرنے کے لیے چومتا چاٹتا بھی ہے۔)'' ❶

(۱۳) خاوند کا اپنی بیوی سے بغض رکھنا ناجائز ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی مومن مرد، مومنہ عورت (بیوی) سے بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اسے اپنی بیوی کی ایک عادت ناپسند ہے تو کوئی دوسری اسے پسند بھی ہو گی۔'' ❷

(۱۴) نکاح حلالہ حرام ہے

حلالہ ایک ملعون اور حرام فعل ہے جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔'' ❸

(۱۵) بلا وجہ طلاق دینا یا طلب کرنا حرام ہے

۱۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس عورت نے اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔'' ❹

۲۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ گناہ بہت بڑا ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر جب اپنی ضرورت (شہوت) اس سے پوری کرے تو اسے طلاق دے دے اور اس کا مہر بھی ادا نہ کرے۔'' ❺

---

❶ بخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ضرب النساء (٥٢٠٤) مسلم (٢٨٥٥)۔

❷ مسلم، کتاب النکاح، باب الوصیة بالنساء (١٤٦٩)۔

❸ ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی المحل (٢٠/ ١) ابوداود (٢٠٧٧، ٢٠٧٦)۔

❹ ترمذی، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی المختلعات (١١٨٧) ابن ماجه (٢٠٥٥)۔

❺ السلسلة الاحادیث الصحیحة (٩٩٩) وحاکم (٢/ ١٨٢)۔

Marfat.com

(۱۶) جبراً طلاق دلوانا حرام ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جبری طور پر طلاق اور آزادی دلوانے کی کوئی حیثیت نہیں (یعنی طلاق نہیں ہوئی)۔" ❶

(۱۷) حاملہ سے وطی کرنا ممنوع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کسی بھی حاملہ سے وطی (ہم بستری) جائز نہیں تاوقتیکہ وضع حمل ہو جائے۔" ❷

یہ اس وقت کی بات ہے جس وقت عورت غیر سے حاملہ ہو اپنی حاملہ بیوی سے جماع بالاتفاق جائز ہے۔ ❸ یا لونڈی حاملہ حصہ میں آئی ہو تو بھی وطی کرنا ممنوع ہے۔

---

❶ ابوداود، کتاب الطلاق، باب فی الطلاق علی غلط (۲۱۹۳) ابن ماجه (۲۰٤٦) وحاکم (۲/۱۹۸)۔ ❷ ابوداود، کتاب النکاح (۲۱۵۷) حاکم (۲/۱۹۵)۔

❸ فتاویٰ ابن عثیمین ۲/ ۷۵۵۔

Marfat.com

(۹)

كتاب الجهاد

جہاد کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ اِلَّا تَنۡفِرُوۡا یُعَذِّبۡکُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۬ۙ ﴾. [۹/ التوبة:۳۹]

''اگر تم جہاد کے لیے نہ نکلے تو اللہ تعالیٰ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔''

فرمان نبوی ﷺ:

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

البخاری، کتاب الجهاد، باب قتل النساء فی الحرب(۳۰۱۵)

Marfat.com

مثلہ کرنا ممنوع ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ. ❶

''سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو عدی بن ثابت کے نانا ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کرنے سے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: دوران جنگ مثلہ کرنا منع ہے یعنی تمام اعضا کو الگ الگ کاٹ دینا ممنوع ہے کیونکہ اس سے انسانیت کی توہین و رسوائی ہوتی ہے نیز اس سے بھی لمبی اور ایک واضح روایت ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ❷

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. ❸

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک غزوہ میں عورت مقتول پائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو جنگ میں قتل کرنے سے منع فرما دیا۔''

توضیح: بچوں اور عورتوں کو عام حالت میں اور دوران جنگ قتل کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر ان سے خطرہ ہو یا یہ لڑائی میں شریک ہوں اور جنگ کریں تو قتل کرنے میں کوئی

❶ صحیح البخاری، کتاب المظالم والغضب، باب النهبی بغیر اذن صاحبه (٢٤٧٤) احمد مسند الکوفیین (١٧٩٩١)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الجهادوالسیر (١٧٣١)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب قتل النساء فی الحرب (٣٠١٥) صحیح مسلم (١٧٤٤) ابوداود (٢٦٦٨) سنن ترمذی (١٥٦٩) سنن النسائی (٥/ ١٨٥) مؤطا (٢/ ٤٤٧) دارمی (٢/ ٢٣٣)۔

Marfat.com

حرج نہیں جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ ❶

یاد رہے، اگر شب خون میں عورتیں اور بچے قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب خون میں اجازت فرمائی ہے اور ان کو بھی دشمنوں میں شمار کیا ہے۔ ❷

چہرے کو داغنے اور چہرے پر مارنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ. ❸

''جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے کو داغنے اور مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: البتہ بعض علما فرماتے ہیں کہ جنگ میں کفار کو مارنا درست ہے کیونکہ وہ انسانیت کے دائرہ سے خارج ہیں۔ ﴿ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ﴾ [۷/ الاعراف: ۱۷۹] ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔''ان کی گردنوں کے اوپر اور ان کے جوڑ جوڑ پر مارو'' [۸/ الانفال: ۱۲] اور فرشتے بھی جب ان کو فوت کرتے ہیں تو ان کے چہرے اور پیٹھوں پر مارتے ہیں ﴿ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴾ [۴۷/ محمد: ۲۷]

دشمن کی سرزمین میں مقدس اشیاء لے جانا ممنوع ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ. ❹

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں! بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے میں قرآن پاک لے کر جانے سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ نیل الاوطار ۴/ ۷۱۸۔ ❷ بخاری، کتاب الجهاد والسیر (۳۰۱۲)۔

❸ سنن الترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء فی التحریش بین البهائم والوسم فی الوجه۔

❹ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب السفر بالمصاحف الی ارض العدو (۲۷۶) مسلم (۳۴۷۴) ابوداود (۲۲۴۳) ابن ماجه (۲۸۷۰)، احمد مسند المکثرین عن الصحابة (۴۲۹۶، ۵۸۵۰) مؤطا إمام مالك (۸۵۵)۔

Marfat.com

توضیح: مسلمانوں کو اپنی مقدس کتاب قرآن مجید وحدیث رسول دوران جنگ ساتھ نہیں رکھنی چاہیے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ ان کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کی بے حرمتی کریں۔

گدھوں کا گوشت کھانا منع ہے

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہما أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَآءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَأْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَّأَهْرِقُوْهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ. (41)

”شیبانی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن ابی اوفی سے سنا وہ بیان کرتے ہیں ہم کو خیبر کے دن سخت بھوک لگی اور ہماری ہانڈیاں جوش مار رہی تھیں اور کچھ (ہانڈیاں) پک چکی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔

ابن ابی اوفی نے بیان کیا ہے کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی واقعی ممانعت کر دی ہے کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔“

(41) صحيح البخاري ، كتاب المغازي ، باب غزوة خيبر (٣٨٩٨) مسلم ، كتاب الصيد والذبائح (٣٥٨٥ ، ٣٥٨٧ ، ٣٥٨٨ ، ٣٥٨٩) النسائي ، كتاب الصيد والذبائح (٤٢٦٤) ابوداود ، كتاب الخراج للامارة والسعي (٢٥٨٤) ابن ماجه ، كتاب الذبائح (٣١٨٣ ، ٣١٨٥) احمد مسند المكثرين والكوفيين (١٨٦٠٢ ، ١٧٨٣٦ ، ١٧٩٢٢ ، ١٨٣٢٨)۔

Marfat.com

گدھوں کے گوشت کی حرمت خیبر میں ہوئی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَرَخَّصَ فِى الْخَيْلِ. ❶

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن گدھے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا اور گھوڑوں کے گوشت کو کھانے کی اجازت دی۔''

نکاح متعہ کی حرمت غزوہ خیبر میں ہوئی

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. ❷

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے نکاح متعہ کرنے اور پالتوں گدھوں کا گوشت کھانے سے خیبر کے دن منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس سے پہلے متعہ کرنا جائز تھا مگر آج کے دن سے متعہ قیامت تک کے لیے حرام قرار دیا ہے۔روافض متعہ کے قائل ہیں جو سراسر باطل خیال ہے اور اسلام جیسے بااصول مذہب میں متعہ جیسے ناجائز فعل کی کوئی گنجائش نہیں اور بعض روایتوں کے مطابق

---

❶ صحيح البخارى، كتاب المغازى ، باب غزوة الخيبر (٣٨٩٧) مسلم، كتاب النكاح (٢٥١٣) سنن الترمذى كتاب الاطعمة (١٧١٥) سنن النسائى ، كتاب الصيد والذبائح (٣١٨٢، ٣١٨٨) احمد ، مسند المكثرين (١٣٩٢٨ ، ١٤٣٦١ ، ١٤٣٨٣، ١٤٦٠٣) ابن ماجه كتاب الذبائح (٣١٨٢، ٣١٨٨) الدارمى ، كتاب الاضاحى (١٩٠٩)۔

❷ صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب غزوة خيبر (٤٧٣٢) مسلم، كتاب النكاح (٢٥١٠، ٢٥١٢) الصيد والذبائح ومالا يؤكل من الحيوان (٤٥٨١) ترمذى، كتاب النكاح (١٠٤٠) الاطعمة (١٧١٦) نسائى، كتاب النكاح (٣٣١١، ٣٣١٢) ابن ماجه، كتاب النكاح (١٩٥١) احمد فى مسند العشرة المبشرين بالجنة (٥٥٨ ، ٧٧١) مؤطا امام مالك كتاب الصيد (٩٤٤) دارمى كتاب الاضاحى (١٩٠٦)۔

Marfat.com

حجۃ الوداع میں متعہ حرام ہوا تھا اور قیامت تک حرام ہے۔

جیسا کہ سبرہ کی روایت میں بھی ہے متعہ کی حرمت اور اباحت دو مرتبہ ہوئی خیبر سے پہلے متعہ حلال تھا پھر خیبر میں اسے حرام قرار دیا گیا پھر جنگ اوطاس میں اسے حلال کیا گیا پھر تین دن کے بعد یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا گیا۔ متعہ کی تعریف کتاب النکاح میں نکاح متعہ کی ممانعت میں دیکھیں۔

گھریلو سانپوں کو بغیر مہلت کے قتل کرنا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُوْلُبَابَةَ الْبَدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا. ❶

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک وہ قتل کرتے تھے سانپوں کو پس حدیث بیان کی سیدنا عبداللہ بن عمر کو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سانپوں کو مارنا چھوڑ دیا۔“

بغیر میان کے تلوار کو رکھنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا. ❷

❶ صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب (٣٧١٣) ومسلم، كتاب الحج (٢٠٧٣، ٢٠٧٧، ٤١٤٠) والنسائي كتاب مناسك الحج (٢٧٧٩، ٢٨٤٠١) وابوداود، كتاب المناسك (١٥٧٢) الادب (٤٥٧٢) وابن ماجه، كتاب المناسك (٣٠٧٩) واحمد، مسند المكثرين من الصحابة (٤٢٢٩، ٤٦٤٤، ٤٨٦١) مسند المكيين (١٥١٨٨، ١٥١٩١) مسند الانصار (٢٥٢٣٤) وموطامالك، كتاب الحج (٦٩٤، ٦٩٥) والدارمي، كتاب المناسك (١٧٤٧)۔

❷ سنن ابي داود للالباني، كتاب الجهاد، باب النهي ان يتعاطى السيف مسلولا (٢٥٨٨) سنن ترمذي كتاب الفتن (٢٠٨٩) احمد، باقي مسند المكثرين (١٣٦٨٥)۔

Marfat.com

''جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میان کے بغیر (ننگی) تلوار دینے سے منع فرمایا ہے۔''

گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْجَلَّالَةِ فِى الْإِبِلِ أَنْ يُّرْكَبَ عَلَيْهَا. ❶

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کیونکہ وہ نجس ہے اوراس کا گوشت حرام ہے اوراس پر سواری کرتے وقت جو جانور کو پسینہ آئے گا وہ کپڑوں پر لگے گا اور وہ ناپاک ہے اس لیے اس پر سواری کرنا منع ہے۔ (واللہ اعلم)

سیاہ آنکھوں میں دیکھنے والے کتے کو قتل کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِى النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. ❷

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کتوں کو مارنے کا یہاں تک کہ عورت اپنے ساتھ جنگل سے بھی کتا لے کر آتی تو ہم اس کو مار ڈالتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے سے ہم کو منع کر دیا اور حکم دیا صرف اس کتے کو قتل کرنے کا جس کی آنکھوں کے گرد سفید ٹکے ہوں کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

❶ صحیح ابوداود للالبانی، کتاب الجهاد، باب فی رکوب الجلالة (۲۵۵۸) ابوداود (۲۱۹۵)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب الامر بقتل الکلاب وبیان نسخه (۲۹۳۸) ابوداود، کتاب الصید (۲۸٤٦) احمد، مسند المکثرین (۱٤۰٤۸)۔

Marfat.com

المنہیات

اس باب میں ان منہیات کو ذکر کیا جائے گا جو کتاب الجہاد سے تعلق رکھتی ہیں لیکن سابقہ روایات میں ان کا ذکر نہیں ہوا۔

(۱) والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کی ممانعت

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یمن میں تمھارا کوئی رشتہ دار ہے؟'' اس نے کہا میرے والدین ہیں آپ نے فرمایا: ''انھوں نے تمھیں اجازت دی ہے؟'' اس نے کہا: نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے پاس واپس جاؤ ان سے اجازت مانگو پھر اگر وہ دونوں تمھیں اجازت دے دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کر۔'' [1]

اہل جمہور کا موقف ہے کہ جہاد کے لیے والدین کی اجازت لینا واجب ہے اور ان دونوں یا ان میں ایک کی اجازت کے بغیر حرام ہے کیونکہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے پھر کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ [2]

(۲) دشمن کو آگ میں جلانا حرام ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت فرمائی کہ اگر تمھیں فلاں فلاں مل جائیں تو انھیں آگ میں جلا دینا پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں نے تمھیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ ہی عذاب دے سکتا ہے۔ اس لیے اگر وہ

---

[1] صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الجهاد، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارهان، (۲۲۰۷) وابوداود (۲۵۳۰)۔

[2] نیل الاوطار ۴/ ۶۸۷۔

Marfat.com

تمھیں ملیں تو انھیں قتل کر دینا (آگ نہ لگانا)۔'' ❶

(۳) جنگ میں عورتوں اور مزدوروں کے قتل سے ممانعت

سیدنا رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو۔'' ❷

(۴) تقسیم سے قبل مال غنیمت سے فائدہ اٹھانا ممنوع ہے

سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت کے گھوڑے پر سوار نہ ہو حتی کہ جب وہ کمزور ہو جائے تو اسے واپس کر دے اور مسلمانوں کے مال غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے حتی کہ جب وہ بوسیدہ و پرانا ہو جائے تو اسے واپس بیت المال میں جمع کرا دے۔ ❸

(۵) مال غنیمت میں خیانت حرام ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہت بڑا ابتلایا اور اس کے معاملے کو بہت بیان کیا اور فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو، اس کی گردن پر گھوڑا اسوار ہو یا اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ مجھے مدد کے لیے بلائے اور میں کہوں کہ میں تیرے لیے آج کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔'' ❹

(۶) قیدی حاملہ لونڈیوں سے ہم بستری کرنے کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں سے ہم بستری کرنے سے منع فرمایا حتی کہ وہ اپنے

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر باب لا یعذب اللہ بعذاب (۳۱۶) وابوداود (۲۶۷٤) ترمذی (۱۵۷۱)۔ ❷ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الجهاد، باب فی قتل النساء (۲۳۲٤) والصحیحة (۷۰۱)۔ ❸ صحیح ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی الرجل ینتفع من الغنیمة بالشیء (۲۳۵٦) والدارمی (۲/ ۲۳۰)۔

❹ صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الغلول (۳۰۷۳، ٤۰۲)۔

Marfat.com

پیٹ کے حمل وضع کر لیں۔ ❶

(۷) عہد شکنی حرام ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عہد توڑنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکارا جائے گا کہ یہ فلاں فلاں کی دغابازی کا نشان ہے۔'' ❷

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی، کتاب السیر، باب ماجاء فی کراھیة وطأ الحبالی من السبایا (١٥٦٤) واحمد (٤/ ١٦٧)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما یدعی الناس بآبائھم (٩٩)۔

Marfat.com

(۱۰)

كتاب الاطعمة

کھانے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ﴾. [۷/ الأعراف: ۳۱]

''کھاؤ، پیو اور حد سے تجاوز مت کرو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَـقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

''نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (دسترخوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے۔''

البخاری، کتاب الشرکة، باب القران فی التمرتین الشرکاء حتی یستأذن اصحابه (۲۳۰۹)

Marfat.com

اکٹھے کھاتے وقت ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو تین تین چیزیں اٹھا کر کھانا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيْعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر (دسترخوان) سے دو دو کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھائے۔''

توضیح: کیونکہ ایسے کھانے سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے اور دوسری بات کہ اس سے انسان کی ہوس کاری ثابت ہوتی ہے جو ایک مذموم صفت ہے حالانکہ مومن بہت تحمل اور عاجزی سے کھاتا ہے اور کم کھاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ((اَلْمُسْلِمُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)) ''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' ❷

گندگی کھانے والے جانوروں کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا. ❸

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جلالہ کو کھانے سے اور اس کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ البخاري، كتاب الشركة، باب القران في التمرتين الشركاء حتى يستأذن اصحابه (٢٣٠٩) ترمذي (١٧٣٦) ابوداود (٣٣٣٧) مسلم (٣٨٠٩) ابن ماجه (٣٣٢٢) احمد (٤٢٨٤، ٥٢٧٤)۔ ❷ صحيح البخاري، كتاب الاطعمة، باب المؤمن يأكل في معى واحد (٥٣٩٦)۔ ❸ صحيح ترمذي، كتاب الاطعمة، باب ما جاء في اكل لحوم الجلالة والبانها (١٩٠٠) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحيح ابن حبان (٣١٨٩) ابوداود (٣٢٩١) حاكم (٢/ ٣٤) احمد (١/ ٢٢٦) نسائي (٤٤٤٨)۔

Marfat.com

توضیح: ''جلالہ'' جانوروں میں سے جو جانور نجاست وغلاظت کھاتا ہو جلالہ کہلاتا ہے نیز جلالہ کی گندگی والی حالت بدل جانے سے حرمت کا حکم بھی بدل جاتا ہے جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق منقول ہے کہ وہ جلالہ مرغی کو تین دن قید رکھتے تھے اور پھر کھا لیتے تھے۔ ❶

گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. ❷

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن لہسن اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم گھریلو گدھوں کا گوشت پھینک دیں کچّا بھی اور پکّا بھی پھر ہمیں اس کے کھانے کا کبھی آپ نے حکم نہیں دیا (یعنی جنگلی گدھوں کے کھانے میں رخصت دی جیسا کہ دوسری روایات میں منقول ہے)۔ ❸

کچا پیاز اور لہسن کھانے کی ممانعت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيْهِمَا فَأَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا قَالَ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ. ❹

---

❶ ارواء الغليل ۸/ ۱۵۱ صحیح عند الالبانی۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر (۳۸۹۳) مسلم (۱۸۷۱) ابوداود (۳۳۲۹) ابن ماجه (۱۰۰۶) احمد (۴۳۹۱) دارمی (۱۹۶۴)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر (۴۲۲۶) مسلم (۱۹۳۸) نسائی (۴۳۳۸)۔ ❹ سنن ابی داود، کتاب الاطعمة، باب فی اکل الثوم (۳۳۲۱) احمد فی المدنیین (۱۵۶۵۸) علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

''معاویہ بن ضرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کے باپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دو درختوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے اور کہا جو کوئی کھائے ان دو درختوں سے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور فرمایا اگر تم میں سے کوئی ضروری چاہے ان کو کھانا تو ان کو پکا کر ان کی بو مارے مراد یہی پیاز اور لہسن ہے۔''

توضیح: کچا لہسن اور پیاز کھا کر خصوصاً مسجد میں جانا ممنوع ہے کیونکہ اس سے انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی کھالے تو اس کو چاہیے کہ مسجد میں نہ جائے (یعنی عبادات سے دور رہے) جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (کچا) لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔'' ①

متکبر لوگوں کی دعوت کھانے کی ممانعت

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيْتِ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ. ②

''زبیر بن خریت سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عکرمہ سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دو فخر کرنے والوں کے ہاں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں اور دوسرے کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں ایسے آدمی کی دعوت پر جانا منع ہے کیونکہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں اور فضول خرچ شیطان کے بھائی ہوتے ہیں اور ایسی دعوت اللہ کی رضا کی خاطر نہیں ہوتی تو ایسے لوگوں کے ہاں جانا درست نہیں۔

---

① صحيح البخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاحكام التی متعرف بالدلائل (٧٣٥٩) ترمذی(١٨٠٦)۔ ② انفرد به ابوداود۔

Marfat.com

ہر چیر پھاڑ کرنے والا درندہ اور ہر ایسا پرندہ جو پنجوں سے شکار کرے حرام ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ❶

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیر پھاڑ کرنے والے درندے اور ہر پنجہ سے شکار کرنے والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''ذی ناب من السباع'' ایسا درندہ کھانا حرام ہے اس سے مراد ایسا درندہ جو کچلیوں کے ساتھ شکار کر کے کھائے مثلاً شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ۔ ❷

''ذی مخلب'' بھی حرام ہے اس سے مراد ایسا پرندہ ہے جو شکار کرنے میں پنجہ کے ذریعے تقویت حاصل کرے مثلاً چیل، شکرا، شاہین اور باز وغیرہ۔ ❸

زندہ جانور کو باندھ کر تیر مار کر اور کچھ حصہ کاٹ کر کھانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. ❹

عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رہزنی کرنے سے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کسی جانور کو باندھ کر تیر مار کر کھانا حرام ہے اور اسی طرح مثلہ کرنا یعنی جانور کا

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان باب تحريم اكل كل ذى ناب من السباع وكل ذى مخلب من الطير (٣٥٧٤) نسائى فى الصيد والذبائح (٤٢٧٣) ابوداود فى الاطعمة (٣٣٠٩) ابن ماجه فى الصيد (٣٢٢٥) احمد فى مسند بنى هاشم (٢٠٨٣) دارمى فى الاضاحى (١٩٠٠)۔ ❷ تحفة الاحوذى ٢/ ٣٥۔

❸ سبل السلام ٤/ ١٨٢۔ ❹ صحيح البخارى، كتاب الذبائح والصيد، باب ما يكره من المثلة والمصبورة والمجثمة (٥٠٩٢) احمد فى مسند الكوفيين (١٧٩٩١)۔

Marfat.com

کچھ حصہ کاٹ کر پکا کے کھانا بھی حرام ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان باب سے واضح ہوتا ہے "باب ما یکرہ من المثلة والمصبورة والمجثمة" باب زندہ جانور کے پاؤں وغیرہ کاٹنا یا اسے قید کر کے تیر مارنا یا باندھ کر اسے تیروں کا نشانہ بنانا جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے کی ممانعت

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَىٰ غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَآئِمُ. (1)

''ہشام بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا تو وہاں چند لڑکوں یا نوجوانوں کو دیکھا جو ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر مار رہے تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

مجثمہ کے کھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ. (2)

''ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے اور مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر ماریں (یہاں تک کہ وہ جانور مر جائے)۔

توضیح: ''مجثمہ'' کسی جانور کو باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے اور پھر کھایا جائے اس

(1) صحیح بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلة والمصبورة والمجثمة (٥٠٨٩) (2) مسلم، کتاب الصید والذبائح (٣٦١٦) نسائی فی الضحایا (٤٣٦٣) ابوداود فی الضحایا (٢٤٣٣) ابن ماجه فی الذبائح (٣١٧٧) احمد فی باقی مسند المکثرین (١١٧١٧)۔

Marfat.com

جانور کو رسول اللہ ﷺ نے کھانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ راوی نے خود وضاحت فرمائی ہے۔

جلالہ کا دودھ اور مشکیزے کو منہ لگا کر پینا ممنوع ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ. ❶

''ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اکرم ﷺ نے مجثمہ کو کھانے سے اور جلالہ کے دودھ کو پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''جلالہ'' گندگی ونجاست کھانے والا جانور یہ اس وقت تک کھانا درست نہیں جب تک اس کی حالت تبدیل نہیں ہو جاتی (جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے) نیز مشکیزے کو منہ لگا کر پینے کے متعلق وضاحت دیکھیں کتاب الاشربہ میں۔

پتھر یا غلیل سے شکار کیا ہوا جانور؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ. ❷

''عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حذف سے منع فرمایا ہے اور فرمایا خذف سے نہ تو شکار

---

❶ صحیح سنن الترمذی، کتاب الاطعمة، باب ما جاء فی اکل لحوم الجلالة والبانها (۱۹۰۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ والصحیحة (۲۳۹۱) البخاری فی الاشربة (۵۱۹۸) نسائی فی الضحایا (۴۳۷۲) ابوداود فی الاشربة (۳۲۳۱) ابن ماجه فی الاشربة (۳۴۱۲) احمد فی مسند بنی هاشم (۱۸۸۵) دارمی فی الاضاحی (۱۸۹۳)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب النهی عن الخذف (۵۷۵۲) مسلم (۳۶۱۲) نسائی (۳۶) ابوداود فی الطهارة (۲۵) ابن ماجه فی الصید (۳۲۱۸) احمد فی مسند المدنیین (۱۶۱۹۲) دارمی فی المقدمة (۴۴۰)۔

Marfat.com

مرتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے بلکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور دانت توڑ دیتا ہے۔"

توضیح: "خذف" سے مراد کنکری پھینکنا ہے یعنی پتھر پھینک کر یا غلیل وغیرہ سے شکار کیا ہوا جانور درست نہیں حتی کہ اس کو زندہ حالت میں پکڑ کر ذبح کیا جائے تو درست ہے۔ بعض علما بندوق وغیرہ کو بھی اسی کے حکم میں رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

مہمان نوازی میں تکلف کرنے کی ممانعت

عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ التَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ. (1)

"شقیق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (ہم سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان گئے تو انھوں نے گھر میں موجود پانی سے ہماری ضیافت فرمائی اور فرمایا) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے لیے تکلف کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمھارے لیے تکلف ضرور کرتا۔"

توضیح: مہمان کی مہمان نوازی اپنی استطاعت کے مطابق پرتکلف کرنی چاہیے جیسا کہ ترمذی میں ہے کہ اپنے مہمان کی جائز خدمت کرو (جائز سے مراد علما نے پرتکلف کیا ہے) البتہ بعض لوگ رسماً تکلف کر کے مہمان نوازی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے بہت سے معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی پرتکلف مہمان نوازی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

(1) مسند احمد (٥/ ٤٤١)۔

Marfat.com

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا تذکرہ

(۱) جو چیزیں کھانا حرام ہیں

۱۔ ''مردار'' جو طبعی موت مر جائے۔

۲۔ ''خون'' دم مسفوحہ (بہا ہوا خون)

۳۔ ''خنزیر کا گوشت''

۴۔ ''جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔''

۵۔ ''جو جانور گلا گھٹنے سے مرا ہو''

۶۔ ''جسے چھڑی یا لاٹھی ماری جائے اور وہ مر جائے''

۷۔ ''جو بلندی سے گر کر مر جائے''

۸۔ ''جو دوسرے جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو''

۹۔ ''جسے درندوں نے چیر پھاڑ کھایا ہو، (اگر ذبح کر لیا جائے تو درست ہے مرنے سے قبل)

۱۰۔ ''جسے آستانوں (مزاروں) پر ذبح کیا گیا ہو۔'' [٥/ المائدة:٣؛٦/ الانعام:١٤٥]

نوٹ: عادی یا سرکش اگر نہ ہو تو مجبوری کی حالت میں ان سب کو استعمال میں لا سکتا ہے۔

(۲) کتے اور بلیاں کھانا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ ❶ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کوئی چیز کھانا حرام قرار دے دیتے ہیں تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتے ہیں۔'' ❷

---

❶ مسلم ، كتاب المساقاة ، باب تحريم ثمن الكلب (١٠٦٩)۔

❷ صحيح ابی داود للالبانی ، كتاب البيوع ، باب فی ثمن الخمر الميتة (٢٩٧٨)۔

Marfat.com

لہٰذا کتے اور بلیاں حرام ہیں ان کا کھانا ممنوع ہے اور اس لیے بھی کھانا حرام ہے کہ یہ درندے ہیں اور مردار وغیرہ کھاتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

(۳) ہر خبیث چیز کھانا ممنوع ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ ﴾. [۷/ الاعراف:۱۵۷]

''آپ ﷺ ان پر خبیث اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔''

''خبائث'' سے مراد ہر وہ چیز جسے عرب بغیر عادت یا علت خبیث سمجھے ہوں (کیونکہ قرآن ان کی لغت میں نازل ہوا ہے) البتہ اگر کسی چیز کے خبیث ہونے میں جھگڑا ہو تو اکثر کی رائے کو ترجیح ہوگی۔ ❶

(۴) چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا کو مارنا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی ﷺ نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولا۔'' ❷

(۵) مینڈک کو مارنا ممنوع ہے

''عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک طبیب نے نبی ﷺ سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔'' ❸

نوٹ: جن اشیاء کو مارنے کی ممانعت ہے کیا ان کو کھانے کی بھی ممانعت ہے اس میں اختلاف ہے البتہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ جن کے کھانے سے شریعت نے منع کیا وہ

---

❶ الروضة الندية ۲/ ۳۹۱۔ ❷ صحيح ابی داود للالبانی، كتاب الادب، باب فی قتل الذر (۴۳۸۷) وابن ماجه (۳۲۲۴)۔ ❸ صحيح ابی داود للالبانی، كتاب الطب، باب فی الادوية المكروهة (۳۲۷۹) والنسائی (۴۳۵۵)۔

Marfat.com

حرام ہیں اور جن کے کھانے سے منع نہیں کیا وہ حلال ہیں۔ (واللہ اعلم) ❶

(۶) اگر سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک ہو جائے تو شکار کھانا ممنوع ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اپنے (سدھائے) کتے کے ساتھ کسی غیر کے کتے کو پاؤ اور جانور مردہ حالت میں ہو تو نہ کھاؤ کیونکہ تمھیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کس نے قتل کیا ہے۔'' ❷

(۷) اگر سدھایا ہوا کتا خود شکار سے کھالے تو کھانا ممنوع ہے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہی سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو وہ (شکاری جانور) پکڑ کر تمھارے لیے روک لیں اسے کھاؤ لیکن اگر کتے نے خود اس سے کھا لیا ہے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اس نے اسے اپنے نفس کے لیے پکڑا ہے۔'' ❸

(۸) جانور کو ذبح کرتے وقت تکلیف دینا ممنوع ہے

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم قتل کرو تو عمدہ طریقہ سے کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔'' ❹

(۹) بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ الروضة الندية ٢/ ٣٩٣۔ ❷ صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب الصبر اذا غاب عنه يومين او ثلاثة (٥٤٨٤)۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب اذا اكل الكلب (٥٤٨٣)۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب الامر باحسان الذبائح (١٩٥٥)

Marfat.com

”تم میں سے کوئی بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی اس سے پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔“ ❶

نوٹ: کسی شرعی عذر کی بنا پر بائیں ہاتھ سے کھایا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

(۱۰) برتن کے درمیان سے کھانا ممنوع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے اس لیے اس کے کناروں سے کھاؤ درمیان سے مت کھاؤ۔“ ❷

(۱۱) دوسرے کے سامنے سے کھانا ممنوع ہے

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھاؤ۔“ ❸

(۱۲) انگلیاں چاٹنے سے قبل تولیے وغیرہ سے صاف کرنا ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”(کھانا کھانے والا) اپنے ہاتھ تولیے سے مت صاف کرے حتی کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے۔“ ❹

(۱۳) بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے کی ممانعت

ایک آدمی بہت زیادہ کھایا کرتا تھا پھر وہ مسلمان ہوا تو بہت کم کھانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے“ (یعنی زیادہ کھانا مومن کی شایان

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھا (۲۰۲۰)۔

❷ ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ الاکل من وسط الطعام (۱۸۰۵) حسن عند الالبانی ارواء الغلیل (۱۹۸۰)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین (۵۳۷۶)۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب استحباب لعق الاصابع (۲۰۳۳)۔

Marfat.com

شان نہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں اسراف سے منع فرمایا ہے۔)❶

(۱۴) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ممنوع ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے وہ صرف اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔''❷

(۱۵) کھڑے ہو کر کھانا منع ہے

روایت و وضاحت دیکھیں ''الاشربہ'' میں۔

(۱۶) کسی کی اجازت کے بغیر اس کا مال کھانا ممنوع ہے

حضرت عمرو بن یثربی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا:

''کسی شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کا مال اس کی رضا مندی کے بغیر (کھانا) حلال نہیں۔''❸

نوٹ: سخت مجبوری کی صورت میں صرف کھانے کی اجازت ہے ساتھ لے جانے کی نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الاطعمة، باب المؤمن ياكل فی معی واحد (۵۳۹۳)۔

❷ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال أوانی الذهب والفضة فی الشرب (۲۰۶۵) ❸ شرح معانی الآثار (۲۴۱/۴) ومسند احمد (۴۲۳/۳) وصحيح۔

Marfat.com

(۱۱)

كتاب الأشربة

پینے کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ﴾

[۵/ المائدہ: ۹۰]

''بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں۔''

فرمان نبوی ﷺ:

''أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ.''

''نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔''

ابوداد، كتاب الاشربة ، باب فى النفخ فى الشراب والتنفس فيه (۳۷۲۸) وابن ماجه (۳۴۲۹) والترمذى (۱۸۸۸) اسناده صحيح ، ارواء الغليل (۱۹۷۷)

Marfat.com

نشہ آور برتنوں میں نبیذ بھگونے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الظُّرُوْفِ. ❶

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں (نبیذ بھگونے) سے منع فرمایا۔''

توضیح: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ایسے برتن جن میں لوگ اکثر شراب بناتے تھے ان میں نبیذ کو بھگونے اور بنانے سے منع فرمایا، کیونکہ اس برتن میں نشہ جلدی پیدا ہو جاتا تھا۔ بعد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عنایت کر دی جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا.''

''میں نے تمھیں چمڑے کے برتنوں کے سوا تمام اشیاء میں پینے سے منع کیا تھا تو اب تم نشہ آور پینے کے علاوہ ہر برتن میں پی سکتے ہو۔'' ❷

دو اجناس کو ملا کر نبیذ بنانا ممنوع ہے

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰى أَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا. ❸

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور منقیٰ کا اکٹھا نبیذ بنانے سے اور اسی طرح تر اور خشک کھجور کا اکٹھا نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

---

❶ البخاری، کتاب الاشربة، باب ترخیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاوعیة والظروف بعد النهی (٥٥٩٢)۔ ❷ مسلم کتاب الجنائز، باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عزوجل فی زیارة قبر امه (٩٧٧) البخاری (٥٥٩٥) احمد (٦/ ١٣١)۔

❸ البخاری، کتاب الاشربة، باب من رأى ان لا يخالط البسر والتمر (٥١٧٢) ومسلم (١٩٨٦) ابو داود (٢٧٠٣) ابن ماجه (٣٣٩٥) والترمذی (١٨٧٦)

Marfat.com

توضیح: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو مختلف جنسوں کا اکٹھا نبیذ بنانے کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ اس سے جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے البتہ ائمہ فقہا اس بات پر مختلف ہیں کہ آیا یہ حدیث کراہیت کے لیے ہے یا ممانعت حرمت کے لیے ہے حدیث سے ظاہر حرمت ہی معلوم ہوتی ہے۔ ❶

مشکیزے اور صراحی کو منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ نَهَى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِی السِّقَاءِ. ❷

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمادی تھی۔''

توضیح: مشکیزے اور صراحی وغیرہ سے منہ لگا کر پینے کی ممانعت کے ساتھ ساتھ اباحت کی روایات بھی موجود ہیں جیسا کہ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا پھر میں نے (مشکیزے) کے منہ کو کاٹ (کر بطور تبرک محفوظ کر) لیا۔ ❸

ان طرفین کی روایات کے متعلق ابن حجر اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہت پر دلالت کرتی ہیں (یعنی ضرورت کے وقت مشکیزے وغیرہ کے منہ سے بھی پیا جا سکتا ہے) ❹

❶ شرح مسلم للنووی (۷/ ۱۷۳) ونیل الاوطار (۵/ ۲۶۹)۔ ❷ البخاری، کتاب الاشربة، باب الشراب من فم السقاء (۵۶۲۸) والترمذی (۲۷۲) وابوداود (۳۱۵۰) وابن ماجه (۲۳۲۶) واحمد (۶۸۵۶) مؤطا (۱۲۳۵)۔ ❸ صحیح ابن ماجه للالبانی، کتاب الاشربة، باب الشرب قائما (۲۷۶۳) وابن ماجه (۳۴۲۳) والترمذی (۱۸۹۲)۔
❹ فتح الباری (۱۰/ ۹۲) وشرح مسلم للنووی (۷/ ۲۱۲) ونیل الاوطار (۵/ ۲۸۱)۔

Marfat.com

المنهیات

ہر نشہ آور مشروب پینا ممنوع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔'' ❶

شراب پینا ممنوع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔'' ❷

شراب کا سرکہ بنانا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ ❸

برتن میں سانس لینے کی ممانعت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پیئے تو برتن میں سانس مت لے۔'' ❸

سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ان کے پیالوں میں کھاؤ کیونکہ دنیا میں یہ کافروں کے

❶ البخاری، کتاب الوضوء، باب لا یجوز الوضوء بالنبیذ ولا المسکر (٢٤٢) ومسلم (٢٠٠١)۔ ❷ مسلم، کتاب الأشربة، باب بیان ان کل مسکر خمر و أن کل خمر حرام (٢٠٠٣) وابو داود (٣٦٧٩)۔ ❸ مسلم، کتاب الاشربة، باب تحریم تخلیل الخمر، (١٩٨٣) ❹ البخاری، کتاب الاشربة، باب النهی عن التنفس فی الاناء (٥٦٣٠) ومسلم (٢٦٧) والترمذی (١٨٨٩)۔

Marfat.com

لیے ہیں اور آخرت میں تمھارے لیے ہیں۔'' ❶

ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص چاندی کے برتنوں میں (کھاتا) پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔'' ❷

علاوہ ازیں اتنا ضرور ہے کہ اگر برتنوں میں تھوڑی بہت چاندی لگی ہوئی ہو تو اس کی رخصت ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے اس ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کا تار لگوالیا۔ ❸

کھڑے ہو کر پینا ممنوع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی بھی کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھول جائے وہ قے کر دے۔'' ❹

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پانی پیا اور کہا: بلا شبہ لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کی مثل کیا ہے جو میں نے کیا۔ ❺

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔ ❻

بظاہر یہ احادیث مخالف محسوس ہوتی ہیں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں ایک عمدہ تطبیق دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کی احادیث حرمت پر نہیں بلکہ کراہیت پر دلالت کرتی ہیں اور جواز کی احادیث کراہیت پر محمول ہونے کا ثبوت ہیں یعنی کھڑے ہو کر پینا حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے اگر وہ کھڑے ہو کر پی لے تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔ ❼

---

❶ البخاری، کتاب الاطعمة، باب الاکل فی اناء مفضض (٥٤٢٦) ومسلم (٢٠٦٧) والترمذی (١٨٨٩) وابوداود (٣٧٢٣) وابن ماجه (٣٤١٤) ❷ البخاری، کتاب الاشربة، باب آنية الفضة (٥٦٣٤) ومسلم (٢٠٦٥) واحمد (٦/ ٣٠١)۔ ❸ البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما ذکر من درع النبی ﷺ وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه (٣١٠١)۔

❹ مسلم، کتاب الاشربة، باب کراهية الشرب قائما (٢٠٢٦)۔

❺ ابوداود، کتاب الاشربة (٣٧١٨)۔ ❻ ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب الاکل قائما (٣٣٠١) وصحيح ابن ماجه (٢٦٧٠) والترمذی (١٨٨٠)۔ ❼ فتح الباری ١١/ ٢١٦۔

Marfat.com

علاوہ ازیں آب زم زم رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیا کرتے تھے۔ ❶

ایسے برتنوں میں پینے کی ممانعت جن میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ سے وصیت طلب کی تو آپ ﷺ نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے روکا۔ جن چار چیزوں سے منع فرمایا وہ یہ برتن ہیں: (ان برتنوں میں یہود و نصاریٰ شراب بناتے تھے اور ان میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا تھا)

۱۔ کدو سے بنا ہوا مٹکا

۲۔ روغن کیا ہوا برتن

۳۔ پرانا سبز مٹکا

۴۔ کھجور کے تنے کو چیر کر بنایا ہوا برتن۔ ❷

---

❶ البخاری، کتاب الاشربة، باب الشرب قائما (٥٦١٧) ومسلم (٢٠٢٧) والترمذی (١٨٨٢)۔ ❷ البخاری، کتاب الزکاة، باب وجوب الزکاة (١٣٩٨) وابوداود (٣٦٩٢)۔

Marfat.com

(۱۲)

كتاب الايمان والنذور

قسموں اور نذروں کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ﴾ . [٥/ المائد:٨٩]

''اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔''

﴿ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ ﴾ . [٧٦/ الدهر:٧]

''اور (وہ) مومن نذر پوری کرتے ہیں۔''

فرمان نبوی ﷺ:

"أَلْكَبَائِرُ ...وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ"

''کبیرہ گناہ یہ ہیں.....اور جھوٹی قسم۔''

البخاری، الأیمان والنذور، باب الیمین الغموس (٦٦٧٥)

"لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةٍ."

''گناہ کے کام میں نذر ماننا اور پوری کرنا جائز نہیں۔''

مسلم، کتاب النذر، باب لا وفاء لنذر فی معصیة الله (١٦٤١)

Marfat.com

فرع اور عتیرہ کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَةِ. ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: (۱) ''فرع'' اونٹنی کے سب سے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے لیے ذبح کرتے تھے۔

(۲) بعض نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ جاہلیت میں جب کسی آدمی کے سو اونٹ ہوجاتے تو وہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ اپنے بت کے نام پر ذبح کر دیتا تھا اس کو بھی وہ فرع کہتے تھے۔

(۱) ''عتیرہ'' ابن اثیر نے لکھا ہے کہ امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عتیرہ سے مراد وہ جانور ہے جسے جاہلیت میں لوگ اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے اور اس جانور کا خون بت کے سر پر بہادیتے تھے۔

(۲) بعض کے نزدیک عتیرہ وہ جانور جس کو رجب کے مہینے میں بت کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا۔ (واللہ اعلم)

شرکیہ دم کرنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الرُّقٰی فَجَآءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْیَةٌ نَرْقِیْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَیْتَ عَنِ الرُّقٰی قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَیْهِ فَقَالَ مَا أَرٰی بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ

---

❶ صحیح البخاری، کتاب العقیقة (۵۰۵۱) سنن النسائی، کتاب الفرع والعتیرة (۴۱۵۱) مسلم، کتاب الاضاحی (۳۶۵۲) الترمذی (۱۴۳۲) ابوداود (۲۴۴۸) ابن ماجه (۹: ۰ ؟) احمد (۶۸۳۸) دارمی (۱۸۸۲)۔

Marfat.com

مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ. ❶

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے دم وغیرہ سے منع فرمایا ہے. نیز آل عمرو بن حزم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول میرے پاس ایک منتر ہے جس کے ساتھ میں بچھو کے (ڈسنے) کا دم کرتا ہوں۔ بے شک آپ ﷺ نے دم کرنے سے منع فرمادیا پس میں نے وہ منتر آپ ﷺ پر پیش کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس منتر میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا پس جو کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ پہنچائے۔''

توضیح: دم کرنا درست ہے جیسا کہ جبریئل علیہ السلام خود جب کبھی نبی اکرم ﷺ کی طبیعت ناساز ہوتی تو دم کیا کرتے تھے لیکن اس وقت تک جب دم شرکیہ الفاظ کے ساتھ نہ ہو اور اگر اس دم میں شرکیہ کلمات ہوں تو ایسا دم حرام ہے۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر اپنے دم کے کلمات کو پیش کرو۔ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔'' ❷

کاہن کے پاس جانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. ❸

''حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بیشک

❶ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض (٤٠٧٨) ابن ماجه (٣٥٠٦) احمد (١٤٠٤٦) مؤطا (١٤٧٣)۔ ❷ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك (٢٢٠٠) ابوداود (٣٨٨٦)۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الاجارة، باب كسب البغى والاماء (٢١٢١) مسلم (٢٩٣٠) ترمذى (١٠٥٢، ١١٩٧) النسائى (٤٢١٨) ابوداود (٢٩٧٤) ابن ماجه (٢١٥٠) احمد (١٦٤٥٣) مؤطا (١١٧٣) دارمى (٢٤٥٥)۔

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت سے، زانیہ کے زنا کی قیمت سے اور کاہن کی مزدوری کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مزید وضاحت کے لیے کتاب النکاح دیکھیں۔

گناہوں سے رکنے والا اصل مہاجر

عَنْ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ**)). (1)

عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ہجرت انسان کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے گویا مہاجر کی بڑی فضیلت ہے کیونکہ وہ اللہ اوراس کے رسول کی محبت کی وجہ سے اپنا مال ومتاع اور وطن چھوڑ کر ایسی بستی کی طرف چلا جاتا ہے جہاں وہ دین پر آسانی سے عمل کر سکے۔

لیکن اصل مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منہیات سے رک جاتا ہے اوراچھائیوں کو کرنا شروع کر دیتا ہے۔(واللہ اعلم)

نذر کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: ((**إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ**

(1) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصی (٦٠٠٣) مسلم (٥٧) نسائی (٤٩١٠) ابوداود (٢١٢٢) احمد (٦١٩٩) دارمی (٢٦٠٠)۔

Marfat.com

الْبَخِيلِ)). ❶

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال نکالا جا سکتا ہے۔''

توضیح: نذر کے متعلق نہی کے ساتھ ساتھ اس کے اثبات کا پہلو بھی موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس نذر کو پورا کرے اور جو معصیت کی نذر مانتا ہے وہ نافرمانی نہ کرے (یعنی اس نذر کو پورا نہ کرے)'' ❷ تو بظاہر ان روایات میں مخالفت ہے البتہ علمائے کرام نے ان میں تطبیق کی یہ صورت پیش کی ہے کہ مال کے ساتھ نذر ماننا جائز نہیں۔ البتہ دیگر نیکی کے کاموں مثلاً نماز، روزہ وغیرہ کی نذر ماننا درست ہے بلکہ اسے پورا کرنا باعث اجر وثواب ہے جیسا کہ آیت ﴿ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ ﴾ (۷۶/الدھر:۷) کی تفسیر میں امام طبری نے وضاحت فرمائی ہے۔ ❸

❶ صحيح البخاري، كتاب الايمان والنذور، باب الوفاء بالنذر (٦١٩٩) مسلم (٣٠٩٣) نسائی (٣٧٤١) ابوداود (٢٨٦٠) ابن ماجه (١٢١٣) احمد (٥٠٢٤) دارمی (٢٢٣٥)

❷ بخاری، كتاب الايمان والنذور (٦٦٩٦)۔

❸ فتح الباری (١١/ ٥٨٥)۔ سبل السلام (٤/ ١٨٩٨)۔

Marfat.com

المنهیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) والدین کی قسم کھانا ممنوع ہے

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں تمھارے والدین کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جو قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔'' ❶

(۲) غیر اللہ کی قسم اٹھانا حرام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائی یقیناً اس نے شرک کیا۔''

اور ایک روایت میں ہے:

''پس یقیناً اس نے کفر کیا۔'' ❷

نوٹ: غیر اللہ کی قسم اگر تعظیم کی غرض سے اٹھائی جائے تو ایسی صورت ممنوع ہے البتہ اگر عام گفتگو میں قسم اٹھائی جائے وہ خواہ کسی کی ہو تو وہ لغو بات میں شمار ہو گی جس کی پکڑ نہیں۔ (واللہ اعلم)

(۳) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنا حرام ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر عمداً جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ آگ میں

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من لم یر إکفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا (٦١٠٨) ومسلم (١٦٤٦)۔ ❷ صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الایمان والنذور، باب کراهیة الحلف بالآباء (٢٧٨٧) والترمذی (١٥٣٥)۔

Marfat.com

بنا لینا چاہیے۔" ❶

(۴) مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ممنوع ہے

حضرت ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ہم (مسلمانو) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔" ❷

(۵) چغل خوری سخت حرام ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

"چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔" ❸

(۶) زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے میں ہی رات اور دن کو ادلتا بدلتا ہوں۔" ❹

(۷) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لوگ (انگور کو) کرم کہتے ہیں کرم تو مومن کا دل ہے۔" ❺

(۸) اپنے نفس کو پلید (خبیث) کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری ، کتاب العلم ، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ (۳/ ۳۸)۔

❷ صحیح البخاری ، کتاب الفتن ، باب قول النبی ﷺ من حمل علینا السلاح۔

❸ صحیح البخاری ، کتاب الادب ، باب ما یکرہ من النمیمۃ۔ ❹ صحیح البخاری ، کتاب التفسیر فی سورۃ الجاثیہ ، باب وما یھلکنا الا الدھر (۶۵/ ۴۵)۔

❺ صحیح بخاری ، کتاب الادب ، باب قول النبی ﷺ انما الکرم قلب المؤمن (۷۸/ ۱۰۲)۔

Marfat.com

''تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس پلید ہو گیا ہے بلکہ یہ کہے کہ میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا۔'' ❶

(۹) لات وعزیٰ کی قسم کھانے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات وعزی کی تو اسے تجدید ایمان کے لیے کہنا چاہیے لا الہ الا اللہ۔'' ❷

(۱۰) قبروں پر جانور ذبح کرنا ممنوع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا عَقْرَ فِی الْإِسْلَامِ."

''اسلام میں عقر (قبر پر ذبح کرنا) نہیں ہے۔''

امام عبدالرزاق کہتے ہیں کہ (جاہلیت میں) لوگ قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کرتے تھے۔ (اسے عقر کہتے ہیں) ❸

(۱۱) جانوروں کے گلے میں کوئی تانت یا ہار ڈالنے کی ممانعت

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قاصد (زید بن حارثہ) یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا ہو یا یوں فرمایا: کہ جو گنڈا (ہار) ہو وہ اسے کاٹ ڈالے۔ ❹

❶ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب لایقل خبثت نفسی۔

❷ صحیح البخاری، التفسیر فی سورة النجم باب أفرأیتم اللات والعزی (۶۵/ ۵۳/ ۲)۔

❸ صحیح ابوداود، للالبانی، کتاب الجنائز، باب کراهیة الذبح عند القبر (۲۷۵۹) ابوداود (۳۲۲۲)۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ما قیل فی الجرس ونحوه فی اعناق الابل۔

Marfat.com

(۱۲) جادوگروں کے پاس جانے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی کاہن، نجومی وغیرہ کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن نماز قبول نہیں کی جائے گی۔'' ❶

(۱۳) بعض اشیاء سے نحوست پکڑنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ)).

''کوئی بیماری متعدی نہیں اور کوئی نحوست پکڑنا نہیں ہے مجھے فال پسند ہے۔ پوچھا گیا: فال سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا: اچھی بات۔'' ❷

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الاسلام، باب تحریم الکهانة واتیان الکهان]

❷ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب لا عدوی (٥٧٥٦) ومسلم، کتاب السلام، باب الطیرة والفال وما یکون فیه الشؤم۔

Marfat.com

(۱۳)

کتاب الطب

طب کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ﴾. [١٦/ النحل:٦٩]

''اس (شہد) میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ

''نبی کریم ﷺ نے خبیث دوا سے (علاج کرنا) منع فرمایا ہے۔''

صحیح ابن ماجه للالبانی ، کتاب الطب ، باب النھی عن الدواء الخبیث (۲۷۸۵)

Marfat.com

داغنے کی ممانعت

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتَلَيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أَنْجَحْنَا. ❶

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا ہے کہتے ہیں پس ہم مبتلا ہوئے ایک مرض میں پس ہم نے داغ لگوایا پھر بھی ہمیں اس بیماری سے چھٹکارا نہ ہوا اور نہ ہم اپنے مقصد کو پہنچے۔''

توضیح: آگ سے داغنے کو نبی اکرم ﷺ نے ممنوع قرار دیا ہے البتہ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے داغا بھی ہے۔ جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمھاری دواؤں میں شفا ہے تو پچھ لگوانے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن آگ سے داغ کر علاج کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔ ❷ تو ممانعت والی روایات کو جواز کی روایات کے مقابل میں کراہت پر محمول کریں گے۔ ❸

خبیث اشیاء سے علاج کی ممانعت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ. ❹

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الطب، باب ما جاء فی کراهية الكی (٢١٣٨) سنن الترمذی (١٩٧٢) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابو داود (٣٣٦٧) ابن ماجه، کتاب الطب (٢٤٨٠) احمد فی مسند البصريين (١٨٩٩٠)۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الطب (٥٧٠٤)۔ ❸ نیل الاوطار ٥/ ٢٩٥۔

❹ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب الطب، باب من قتل نفسه بسم وغيره (٢١٣٤) سنن ترمذی (١٩٦٨) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابو داود (٣٣٧٢) ابن ماجه، کتاب الطب (٣٤٥٠) احمد باقی مسند المكثرين (٩٣٨٠، ٩٨٠٤)۔

Marfat.com

توضیح: حرام اور خبیث اشیاء میں شفا نہیں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام اشیاء میں تمھاری شفا نہیں رکھی۔ ❶

جانوروں کے چہرے پر داغنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ. ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جانوروں کے چہرے پر داغ لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: عرب جانوروں کو بطور نشانی داغا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے چہرے کو داغنے سے منع فرمایا داغنے کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ لوہے کی کوئی چیز آگ پر گرم کر کے اس کے جسم کے ساتھ رکھ دیتے جس سے نشان پڑ جاتا۔ اس عمل کو رسول اللہ ﷺ نے اس وجہ سے بھی ناپسند فرمایا کیونکہ یہ عمل آگ سے ہوتا ہے اور آگ سے عذاب دینا اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

❶ البخاری، کتاب الاشربة، باب شراب الحلواء والعسل (٥٦١٤) فتح الباری (١١/ ٢١٠)۔ ❷ البخاری، کتاب الذبائح والصید، باب الوسم والعلم فی الصورة (٥٥٤١)۔

Marfat.com

المنہیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی روایات کا ذکر

(۱) شراب سے علاج کرنا ممنوع

سیدنا طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی دوا بنانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔'' (1)

(۲) علاج کے لیے شرکیہ دم کروانا حرام ہے

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر اپنے دم پیش کرو دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔'' (2)

(1) مسلم، کتاب الاشربة، باب تحریم التداوی بالخمر وبیان انها لیست بدواء (١٩٨٤) والترمذی (٣٠٤٦) وابوداود(٣٨٧٣) واحمد (٤/ ٣١١)۔ (2) مسلم، کتاب السلام، باب لا بأس بالرقی ما لم یکن فیه شرك (٢٢٠٠) وابوداود(٣٨٨٦)۔

Marfat.com

(١٤)

كتاب اللباس

لباس کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾. [۷/ الاعراف:۳۲]

''کہہ دیجیے! کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے کپڑوں کو جنھیں اس نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے کس شخص نے حرام کیا ہے۔''

فرمان نبوی ﷺ:

"عَنْ عَلِيٍّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ."

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے لباس سے مجھے منع فرمایا۔''

[مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعْصفر (۲۰۸۷)]

Marfat.com

بال گودنے اور گدوانے کی ممانعت

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ. ❶

''سیدنا عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (ابو جحیفہ) کو دیکھا انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے اور سود لینے والے اور دینے والے پر بال گودنے اور گدوانے والی پر لعنت (بھیجی ہے)۔''

توضیح: مصنوعی بال لگوانا ممنوع ہے خواہ وہ کونسی ہی صورت کیوں نہ ہو جیسا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میری بیٹی کے کسی بیماری کی وجہ سے بال اتر گئے ہیں اس کی شادی ہے لہٰذا کیا میں اس کے مصنوعی بال لگوا سکتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کام کرنے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے۔❷ الغرض ایسا کام کرنے والی عورتیں ملعون ہیں مزید دیکھنے کے لیے رجوع کریں کتاب التفسیر کی طرف۔

قزع کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْقَزَعِ. ❸

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الواشمة (٥٤٨٩) ابوداود، کتاب البیوع (٢٠٢٢) احمد فی مسند المکثرین (١٨٠٠٧) والکوفیین (١٨٠١٤)۔

❷ مسلم، کتاب اللباس (٥٥٦٥)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب القزع (٥٤٦٦) مسلم فی اللباس والزینة (٣٩٥٩) نسائی کتاب الزینة (٤٩٦٥) ابوداود کتاب الترجل (٣٦٦٢) ابن ماجه (٣٦٢٨) احمد فی مسند المکثرین من الصحابة (٤٩٢٨، ٤٧٣٢)۔

Marfat.com

توضیح: ''قزع'' اس سے مراد ہے کہ سر کے بال کاٹتے وقت کچھ بال سر کے چھوڑ دیے جائیں اوران کو نہ کاٹا جائے۔امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لیے مکروہ ہے اور اس کی کراہت کا سبب یہ ہے کہ ایسا کرنے سے یہودیوں کی مشابہت ہوتی ہے جو درست نہیں۔ ❶

زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّلْبَسَ الْـمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لیں لیکن ان کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ دے۔''

محرم کے لیے زعفران سے رنگا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَـنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَـالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّـلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ أَوْبِزَعْفَرَانٍ. ❸

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

---

❶ تیسیر الباری ٥/ ٥٣٧ ۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب اللباس باب النعال السبتیة وغیرها (٥٤٠٤) مسلم، کتاب الحج (٢٠٢١) ابوداود، کتاب المناسك ((١٥٥٤) ابن ماجه، کتاب المناسك (٢٩٢٣) احمد مسند المكثرين من الصحابة (٤٢٥٢) مؤطا امام مالك كتاب الحج (٦٢٥) دارمی، کتاب المناسك (١٧٣٠)۔ ❸ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الثوب المزعفر(٥٣٩٩) مسلم، کتاب الحج (٢٠٢١، ٢٠١٣) ابوداود، کتاب المناسك (١٥٥٤) ابن ماجه، کتاب الحج (٢٩٢٠، ٢٩٢٣) احمد فی مسند المكثرين من الصحابة (٤٢٥٢، ٤٢١٠) مؤطا كتاب الحج (٦٢٥) دارمی کتاب المناسك (١٧٣٢)۔

Marfat.com

مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. ❶

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران کے رنگ کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: مردوں کے لیے زعفران کا رنگ استعمال کرنا اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنا دونوں منع ہیں۔

دو انگلیوں سے زیادہ ریشم پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِآذَرْبِيْجَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ. ❷

"ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا اس وقت ہم آذربائیجان میں تھے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا سوائے اتنے کے اور اس کی وضاحت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے اشارے سے کی تھی اور زہیر راوی نے وسطی اور شہادت کی انگلی اٹھا کر وضاحت کی۔"

توضیح: خالص ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے جیسا کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی

---

❶ صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب التزعفر للرجال (٥٣٩٨) مسلم، كتاب اللباس والزينة (٣٩٢٢، ٢٩٢٣) ترمذي، كتاب الادب (٢٧٤٠) نسائي، كتاب الزينة (٥١٦١، ٥١٦٢) ابوداود، كتاب الترجل (٣٦٤٧) احمد في مسند المكثرين (١٢٤٧٤)۔

❷ صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه (٥٣٨١) مسلم، كتاب اللباس والزينة (٣٨٥٥) نسائي، كتاب الزينة (٥٢١٧، ٥٢١٨) ابوداود كتاب اللباس (٣٥٢٣) ابن ماجه، كتاب الجهاد (٢٨١٠) احمد في مسند المبشرين بالجنة ٨٨، ٢٣٥)۔

Marfat.com

حلہ ہدیہ میں دیا تھا تو میں نے اسے پہن لیا لیکن جب غصے کے آثار روئے مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی (خاندان) کی عورتوں میں پھاڑ کر تقسیم کر دیا۔ ❶ البتہ مردوں کو چار انگلیوں کے برابر ریشم استعمال کرنے کی اجازت ہے جس کا آئندہ روایت میں تذکرہ موجود ہے۔

درندوں کی کھال کو بطور بچھونا استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِی الْمَلِیْحِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْرَشَ. ❷

''سیدنا ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا ہے۔''

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا. ❸

''سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر ناغے کے ساتھ۔''

گھروں کو تصویروں سے سجانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصُّوْرَةِ فِی

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الھبة، باب ھدیة وما یکرہ لبسه۔ ❷ صحیح سنن الترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النھی عن جلود السباع (١٨٤٤) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (١٦٩٢) نسائی، کتاب الفرع والعتیرة (٤١٨٠) ابوداود، کتاب اللباس (٣٦٠٣) احمد مسند البصریین (١٩٧٨٤) دارمی، کتاب الاضاحی (١٩٠١)۔

❸ صحیح سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی النھی عن الترجل الا غبا (١٨٢٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے سنن ترمذی (١٦٧٨) نسائی، کتاب الزینة (٤٩٦٩) ابوداود (٣٦٢٨)۔

Marfat.com

الْبَيْتِ وَنَهٰى أَنْ يَّصْنَعَ ذٰلِكَ. ❶

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے سے منع فرمایا ہے اور تصاویر بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔''

توضیح: جانداروں کی تصاویر کو بطور زینت گھروں میں رکھنا یا ایسی تصویریں بنانا یکسر حرام ہیں جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انھیں عذاب دیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا۔ کہ جسے تم نے بنایا تھا اب ان تصاویر میں جان ڈال کر انھیں زندہ کرو۔'' ❷ البتہ درخت یا دیگر جمادات جیسی غیر جاندار اشیاء کی تصویریں بنانا اور رکھنا مباح ہیں جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ضرور تصاویر رکھنا یا بنانا چاہتے ہو تو درخت اور غیر جاندار اشیاء کی بنالو۔'' ❸

چار انگلیوں سے زیادہ ریشم استعمال کرنے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَرِيْرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. ❹

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے جابیہ مقام پر خطبہ پڑھا وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا

❶ صحیح سنن ترمذی للالبانی ، کتاب اللباس ، باب ما جاء فی الصورۃ (۱۸۱۸) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن الترمذی (۱۶۷۱) احمد فی باقی المسند المکثرین (۱۴۰۶۹، ۱۴۵۹۳)۔

❷ صحیح بخاری، کتاب اللباس ، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ (۵۹۵۱)۔

❸ صحیح البخاری، کتاب اللباس ، باب من صور صورۃ کلف یوم القیامۃ ان ینفخ فیھا الروح (۵۹۶۳) مسلم (۲۱۱۰)۔

❹ صحیح سنن ترمذی للالبانی ، کتاب اللباس ، باب ماجاء فی الحریر والذھب (۱۷۹۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱۶۴۳) مسلم ، کتاب اللباس والزینۃ (۳۸۶۰) ابن ماجہ (۳۵۹۳) احمد(۱/ ۱۵)]

Marfat.com

مگر دو انگلیوں کے برابر یا تین یا چار انگلیوں کے برابر۔"

توضیح: مردوں کے لیے ریشم حرام ہے البتہ ریشم کے کپڑوں میں تین یا چار انگلیوں کے برابر استعمال کی جا سکتی ہے بطور زینت اس سے زیادہ استعمال نہیں کر سکتا جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے اور اگر کوئی حدیث کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خالص ریشم پہنتا ہے تو ایسے شخص کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ریشمی لباس دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اس کو ہرگز نہیں پہن سکے گا۔" ❶

نیز اگر کوئی بیماری وغیرہ ہو جو ریشم کے پہننے سے دور ہو سکتی ہے تو ریشمی لباس پہنا جا سکتا ہے جیسے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما کو خارش کے مرض کی وجہ سے جو ان دونوں کو لاحق ہو گئی تھی۔ ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی گئی تھی۔ ❷

کھڑے ہو کر جوتا پہننے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. ❸

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔"

توضیح: بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب جوتا چمڑے وغیرہ کا ہو اور تسمے والا ہو عام جوتے چپل وغیرہ کھڑے ہو کر پہننے میں کوئی ممانعت نہیں۔ (واللہ اعلم)

خالص ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ

---

❶ البخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحرير وافتراشه للرجال وقدر ما يجوز منه۔

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزينة، باب اباحة لبس الحرير للرجل اذا كان به حكة او نحوها۔ ❸ صحیح سنن ابی داود للالبانی، کتاب اللباس، باب فی الانتعال (٤١٣٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ابی داود (٣٩٠٦)۔

Marfat.com

الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيْرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. ❶

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس کپڑے پہننے سے جو خالص ریشم کا ہو لیکن بوٹے دار اور جس کا تانا فقط ریشمی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

توضیح: خالص ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کے مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔ ❷

مردوں کے لیے سونا پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مردوں کے لیے سونا استعمال کرنا مطلقاً حرام ہے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں پر حلال کیا گیا ہے اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔'' ❹

کسم کے رنگ سے خوب سرخ کیا ہوا کپڑا پہننے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُفَدَّمِ. ❺

---

❶ صحيح سنن ترمذی للالبانی ، كتاب اللباس ، باب الرخصة فی العلم وخيط الحرير (٤٠٥٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ احمد فی مسند بنی هاشم (٢٧١١)۔

❷ احمد، ٤/ ٣٩٤؛ نسائی، ٥١٤٨؛ ترمذی، ١٧٢٠۔

❸ صحيح البخاری ، كتاب اللباس ، باب خواتيم الذهب (٨١٠) سنن ابن ماجه ، كتاب اللباس (٣٦٣٣)۔ ❹ صحيح سنن ترمذی، كتاب اللباس ، باب ما جاء فی الحرير والذهب (١٤٠٤)۔ ❺ صحيح سنن ابن ماجه ، كتاب اللباس ، باب كراهية المعصفر للرجال (٣٦٠١) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مفدم سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: مفدم اس کپڑے کو کہتے ہیں جو کسم میں رنگ کر خوب سرخ کیا گیا ہو جیسا کہ اس حدیث کے ایک راوی یزید کہتے ہیں میں نے حسن سے مفدم کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اَلْمُشَبَّعُ بِالْعَصْفَرِ" یعنی جو کپڑا خوب سرخ ہو کسم کے رنگ سے البتہ ہلکا سرخ رنگا ہوا ہو تو درست ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑوں میں سے ہیں ان کو مت پہن۔'' میں نے عرض کی میں ان کو دھو ڈالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں ان کو جلا دے۔''

معصفر لباس پہننے کی ممانعت

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ. ❶

''سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا اور رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''معصفر'' ایسے کپڑے کو کہتے ہیں کہ جسے کسی خاص زرد رنگ کی بوٹی سے رنگا گیا ہو۔ ایسا لباس پہننے کی بہت زیادہ ممانعت آئی ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دو معصفر کپڑے دیکھے تو فرمانے لگے: ''بے شک یہ کفار کا لباس ہے اس کو تم مت پہنو۔'' ❷ یہ کپڑا اطراف مصر میں تیار ہونے والا کپڑا ہے جس میں ریشم کے دھاگے بھی استعمال ہوتے تھے اس کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

---

❶ صحیح سنن ترمذی للالبانی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی کراھیة المعصفر للرجال (۱۷۹۵) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ترمذی (۱۷۹۷)۔

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النھی عن القسی۔

Marfat.com

میاثر کو استعمال کرنے کی ممانعت

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ. (1)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاثر پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''میاثر'' زین یا کجاوے کے اوپر ریشم کا گدا استعمال کرنے کو کہتے ہیں یعنی ایسا گدا وغیرہ جس پر ریشم کا کپڑا چڑھا ہوا ہو اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(1) صحیح سنن ترمذی للالبانی ، کتاب اللباس ، باب ما جاء فی رکوب المیاثر (۱۸۳۱) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۱۸۳۱)۔

Marfat.com

المنہیات

سابقہ روایات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) عورتوں جیسا لباس پہننا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں جیسا لباس پہننے والے مرد اور مردوں جیسا لباس پہننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔ ❶

(۲) شہرت کا لباس پہننا ممنوع ہے

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔'' ❷

نوٹ: یہ حدیث نفیس اور عمدہ لباس پہننے کے مخالف نہیں بلکہ عوام الناس کے لباس سے مختلف تکبر اور فخر وریاء کے طور پر پہننے کی ممانعت ہے۔

(۳) شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔'' ❸

عورتوں کا بہت باریک لباس پہننا حرام ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جہنمیوں کی دو قسموں کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ قوم جس کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے وہ ان کے ساتھ لوگوں کو

---

❶ صحيح ابی داود، كتاب اللباس، باب فی لباس النساء (٣٤٥٤) وابو داود (٤٠٩٨)۔

❷ صحيح ابن ماجه للالبانی، كتاب اللباس، باب من لبس شهرة من الثياب (٢٩٠٥) وابن ماجه (٣٦٠٦)۔

❸ صحيح البخاری، كتاب اللباس، باب ما اسفل من الكعبين فهو فی النار (٥٧٨٧)۔

Marfat.com

ماریں گے اور دوسرا ایسی عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں (دوسروں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی ہیں اور (خود دوسروں کی طرف) مائل ہونے والی ہیں ان کے سر جھکے ہوئے بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گے وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی اور بے شک جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے سے محسوس کی جا سکے گی۔'' ❶

(۵) ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پاؤں کو پہنائے یا دونوں جوتے اتار دے۔'' ❷

(۶) سیاہ رنگ بطور مہندی استعمال کرنا ممنوع ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آخری دور میں کچھ قومیں ہوں گی جو کالا خضاب استعمال کریں گی جیسے کبوتروں کی پوٹیں ہیں وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔'' ❸

❶ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة ، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات (۲۱۲۸)۔ ❷ صحيح البخاری، كتاب اللباس (۵۸۵۵) ومسلم ، كتاب اللباس والزينة (۱۹)۔ ❸ سنن ابی داود، كتاب الترجل ، باب ما جاء فی خضاب اسود۔

Marfat.com

(١٥)

كتاب التفسير

تفسیر کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾. [٥٩/ الحشر: ٧]

''اور جو تمھیں رسول دیں اسے لے لو اور جس چیز سے تمھیں روک دیں اس سے رک جاؤ۔''

فرمان نبوی ﷺ:

''نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ.''

''رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے ساتھ دشمن کی زمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

مسلم، كتاب الامارة، باب النهى ان يسافر المصحف الى ارض الكفار (٣٤٧٤)

Marfat.com

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ إِمْرَأَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَ تْ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ وَمَا لِيْ أَلْعَنُ مَنْ لَّعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ أَمَا قَرَأْتِ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوْا﴾ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّي أَرٰى أَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ فَاذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا. (1)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گدوانے والیوں اور بال گودنے والیوں پر لعنت کی ہے چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے سامنے والے دانتوں میں کشیدگی کرنے والیوں پر لعنت کی یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورتوں میں تبدیلی کرتی ہیں۔ عبداللہ کا یہ کلام بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے مشہور تھی وہ آئی اور کہا مجھے معلوم ہے کہ آپ نے اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیوں نہ میں ایسی عورتوں پر لعنت کروں جن پر رسول اکرم ﷺ نے لعنت کی اور وہ عورتیں اللہ کی کتاب میں بھی ملعون ہیں پس ام یعقوب نے کہا میں نے قرآن پڑھا ہے مجھے تو ایسی کوئی آیت قرآن میں نہیں ملی۔ پس

(1) صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله ﴿ما افاء الله علی رسوله﴾ (٤٥٠٧) مسلم(٣٩٦٦) ترمذی (٢٧٠٦) نسائی (٥٠١١) ابوداود(٣٦٣٨) ابن ماجه (١٩٧٩) احمد (٣٦٨٧) دارمی (٢٥٣٣)۔

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی ''جو اللہ کے رسول تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تمھیں منع کریں اس سے منع ہو جاؤ'' تو ام یعقوب کہتی ہے کیوں نہیں تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ام یعقوب کہتی ہیں میں خیال کرتی ہوں کہ تیری بیوی ایسا کرتی ہے کہتے ہیں جاؤ اور دیکھو۔ پس وہ عورت گئی اور کوئی معیوب چیز اس میں نہ دیکھی تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری بیوی ایسا کرتی تو کیا وہ میرے ساتھ رہ سکتی تھی؟''

اولاد کے سبب والدہ کو تکلیف دینے کی ممانعت

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلٰى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ وَقَالَ ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا﴾ وَقَالَ ﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرٰى﴾ ﴿لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا﴾ وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذٰلِكَ أَنْ تَقُوْلَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَآءً وَّأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبٰى بَعْدَ أَنْ يُّعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُوْدِ لَهُ أَنْ يُّضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلٰى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَّسْتَرْضِعَا عَنْ طِيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ ﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ ﴿فِصَالُهُ﴾ فِطَامُهُ. [1]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب النفقات باب وقال اللہ تعالی ﴿والوالدات یرضعن..﴾۔

Marfat.com

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں پورے دو سال اور یہ اس کے لیے ہے جو مدت پوری کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ" تک اور ہے (سورۃ احقاف میں) اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور (سورۃ طلاق میں) فرمایا: اگر تم میاں بیوی دونوں آپس میں ضد کرو گے تو بچے کو دودھ کوئی اور عورت (دایہ) دودھ پلائے وسعت والے کو خرچ اپنے خرچ کے مطابق وسعت کے مطابق کرنا چاہیے۔ "بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا" تک اور یونس نے زہری سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ماں بچے کی وجہ سے اس کے باپ کو پریشان کرے مثلاً کہ ماں کہے کہ میں بچے کو دودھ نہیں پلاؤں گی حالانکہ اس کا دودھ اس بچے کی غذا کے موافق ہے اور ماں بچے پر زیادہ مہربان ہوتی ہے اور دوسری عورت (دایہ) کے مقابلے میں زیادہ نرمی کرسکتی ہے اور یہ اس کے لیے جائز نہیں انکار کرنا۔ جب کہ والد اپنی طرف سے ہر وہ چیز اس کو دینے کے لیے تیار ہے جو اللہ نے اس پر فرض کی ہے۔

اور اسی طرح فرمایا کہ باپ اپنے بچہ کی وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے۔ البتہ اگر ماں اور باپ اپنی خوشی سے کسی دایہ کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اور اگر وہ والد اور والدہ دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو پھر ان پر کچھ گناہ نہیں ہوگا اور فصال کے معنی دودھ چھڑانا ہیں۔"

توضیح: امام طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے پہلی آیت ﴿والوالدات يرضعن﴾ سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے ماں کو اپنے بچے کو دودھ پلانا واجب ہے

Marfat.com

یہ اس صورت میں ہے جب بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پیئے یا کوئی دایہ غربت کی وجہ سے نہ رکھ سکے اس آیت میں ماؤں سے وہ عورتیں مراد ہیں جن کو خاوند نے طلاق دے دی ہو۔تو ایسی صورت میں عورتوں کو دودھ پلانے کی اجرت خاوند کو دینی ہو گی۔ دوسری آیت میں دودھ پلانے کی مدت ذکر کی گئی ہے اس آیت کو اور سورہ لقمان کی اس آیت ﴿وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ﴾ کو ملا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔تیسری آیت میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ خاوند دودھ پلانے کی اجرت اپنے مقدور، طاقت کے مطابق دے ،دودھ پلانے کی مدت پورے دوسال ہے۔اس سے زیادہ دودھ پلانا صحیح نہیں۔

منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ مَاتَ أَبُوْهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُوْنِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ (٩/ التوبة: ٨٠) فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن ابی کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب اس کا باپ فوت ہوا اس نے عرض کی آپ ﷺ اپنا کرتہ مجھے عنایت کیجئے تا کہ میں اس کو اس کرتے میں دفناؤں اور آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اور اس کے لیے

❶ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورة التوبة (٣٠٢٣) بخاری (١١٩٠) مسلم (٧٤١٣) نسائی (١٨٧٤) ابن ماجه (١٥١٢) احمد (٤٤٥١)

Marfat.com

استغفار کریں آپ ﷺ نے اسے اپنا کرتہ دے دیا اور فرمایا: ''جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا'' پھر آپ نے چاہا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ نے آپ کو منع نہیں کیا اس سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دو معاملوں میں اختیار دیا گیا ہے خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں پھر آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔'' تو اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: ''کہ آپ ہرگز ان پر نماز نہ پڑھیں اگر کوئی (منافق) مر جائے ان سے اور نہ کھڑے ہوں ان کی قبروں پر۔'' پس آپ ﷺ نے اس کے بعد منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنی چھوڑ دی۔

سرزمین دشمن پر قرآن لے جانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ. (1)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمنوں کے ملک میں سفر کے دوران قرآن پاک ساتھ لے جانے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: کتاب الجہاد میں اس کی مختصر وضاحت گزر چکی ہے۔ نیز قرآن مجید میں وارد ہونے والی تمام منہیات کو ہم نے مختصر طور پر ابتدائے کتاب میں نقل کر دیا ہے۔

(1) مسلم، كتاب الامارة، باب النهى ان يسافر المصحف الى ارض الكفار (٣٤٧٤) بخارى (٢٧٦٨) ابوداود (٢٢٤٣) ابن ماجه (٢٨٧٠) احمد (٤٢٧٨) مؤطا (٨٥٥)۔

Marfat.com

المنهيات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی منہیات کا ذکر

(۱) تفسیر بالرائے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((..وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). ❶

"جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے کے مطابق کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔"

بغیر علم کے تفسیر کرنے کی ممانعت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((... مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). ❷

"جس نے قرآن کی تفسیر بغیر علم کے کی پس وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔"

---

❶ سنن ترمذی مع تحفة الاحوذی ٤/ ٦٥ وقال الترمذی هذا حديث حسن۔

❷ ترمذی مع تحفة الاحوذی ٤/ ٦٤ قال الترمذی حديث حسن۔

Marfat.com

(١٦)

کتاب الادب

ادب کے مسائل

فرمان باری تعالیٰ:

﴿ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ﴾. [٤٩/ الحجرات:١١]

''اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو۔''

فرمان نبوی ﷺ:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا"

''رسول اللہ ﷺ (عشاء) سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو کرنے سے منع فرماتے تھے۔''

صحیح ابی داود للالبانی، کتاب الادب، باب فی السمر بعد العشاء (٤٨٤٩)

Marfat.com

ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ أَوِ الْعَبْدِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا. ❶

''سیدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا تم میں سے کس طرح کوئی اپنی بیوی کو مارتا ہے جیسے اونٹ کو مارا جاتا ہے یا غلام کو پھر پوری امید ہے کہ شام کو وہ اس (بیوی) کو اپنے گلے لگا لے گا۔''

بیٹھے آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيْهِ آخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ. ❷

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھایا جائے تا کہ اس کی جگہ دوسرا آدمی بیٹھ جائے۔ البتہ (آنے والوں کو) جگہ دیا کرو اور فراخی کیا کرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند

❶ صحيح البخاری، كتاب الادب ، باب قول الله تعالى ﴿يا ايها الناس امنوا لا يسخر قوم من قوم..﴾ (٥٥٨٢) مسلم فی الجنة وصفته (٥٠٩٥) ترمذی فی تفسير القرآن (٣٢٦٦) ابن ماجه فی النكاح (١١٧٣) احمد فی مسند المدنيين (١٥٦٢٩) دارمی فی النكاح (٢١٢٣)۔ ❷ صحيح البخاری، كتاب الاستئذان، باب لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه (٥٧٩٩) مسلم فی السلام (٤٠٤٣) ترمذی (٢٦٧٤) ابوداود (فی الادب ٤١٩٠) احمد فی مسند المكثرين من الصحابة (٤٤٣٠) دارمی فی الاستئذان (٢٥٣٧)۔

Marfat.com

کرتے تھے کوئی آدمی دوسرے کو اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر خود بیٹھ جائے۔“

توضیح: اس سے مراد یہ نہیں کہ کسی کی مخصوص جگہ یا اس کی ملکیت میں کوئی دوسرا آ کر بیٹھ جائے تو اس کو اٹھانا جائز نہیں کیونکہ وہاں پر تو بغیر اجازت کے بیٹھنا، اس کے لیے جائز نہیں اس سے مراد وہ جگہیں ہیں جہاں بیٹھنا ہر مسلمان کے لیے جائز ہے مثلاً مسجد، حکام کی مجالس، اہل علم کے حلقہ ہائے دروس، بازار میں تجارت کے لیے کوئی جگہ، دستکاری کے لیے کوئی جگہ، تفریحی مقامات، منیٰ، مزدلفہ، عرفات وغیرہ میں جو شخص پہلے آ کر بیٹھ جائے کسی دوسرے کے لیے یہ درست نہیں کہ اسے آ کر اٹھائے اور خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ ❶

سر یا داڑھی سے سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ)). ❷

”سیدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے کے سفید بال اکھاڑنے سے منع فرمایا ہے اور کہا کہ یہ مسلمان کا نور ہے۔“

توضیح: سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو اکھیڑنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس عمل کو مکروہ جانتے تھے۔ ❸ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اس وقت ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بے شک لوگ تو بڑھاپے کے (بالوں) کو جو سفید

---

❶ از شرح کتاب الجامع للشیخ عبدالسلام بھٹوی۔

❷ صحیح ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی النهی عن نتف الشیب (۲۹۸۶) والصحیحة ۱۲۴۳۰ علامہ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ ابن ماجه (۳۷۱۱) ترمذی (۲۷۴۶) ابوداود فی الادب (۴۲۰۲) صحیح ترغیب (۲۰۹۱)۔

❸ مسلم، کتاب الفضائل (۲۳۴۱)۔

Marfat.com

ہو جاتے ہیں اکھیڑتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہے اپنے نور کو اکھیڑ لے۔ ❶

مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ. ❷

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مردوں کو تزعفر کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: ''تزعفر'' سے مراد زعفران کے رنگ کا استعمال کرنا ہے یہ مردوں کے لیے حرام اور عورتوں کے لیے جائز ہے جیسا کہ کتاب اللباس میں گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم

دوسروں کی عورتوں پر ان کے خاوندوں کی غیر موجودگی میں داخل ہونے کی ممانعت

عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ. ❸

''سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا

---

❶ صحيح الترغيب، كتاب اللباس والزينة (٢٠٩٢) والبزار (٢٩٧٣)۔

❷ صحيح سنن ترمذی، كتاب الادب، باب ما جاء فی كراهية التزعفر والخلوق للرجال (٢٩٨٥) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (٢٧٤٠) بخاری فی اللباس (٥٣٩٨) مسلم فی اللباس والزينة (٣٩٢٢) نسائی فی الزينة (٥١٦١) ابوداود فی الترجل (٣٦٤٧) احمد فی باقی المسند المكثرين (١٣٤٧٤)۔ ❸ صحيح سنن ترمذی، كتاب الادب، باب ماجاء فی النهی عن الدخول على النساء الا باذن ازواجهن (٢٩٤١) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی، ٢٧٠٣) احمد فی مسند المكثرين (١٧٠٩٩)۔

Marfat.com

تا کہ اس سے اجازت طلب کریں عمرو بن عاص کے لیے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی (جو اسماء کے شوہر تھے) پھر جب عمرو اپنے کام سے فارغ ہوئے یعنی (جو کچھ کہنا سننا تھا کہہ سن چکے) تو سوال کیا غلام نے عمرو بن عاص سے اجازت طلب کرنے کے بارے میں تو عمرو نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔"

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چت لیٹنے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔ (1)

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال الصماء اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ آدمی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چت لیٹ جائے (کیونکہ اس میں ستر کھلنے کا خدشہ ہے)"

توضیح: "اشتمال صماء" اور "احتباء" کی وضاحت کتاب الصلاۃ میں دیکھیں، البتہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا اس حالت میں منع ہے جبکہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہو جب ایسی صورت نہ ہو تو لیٹنا درست ہے۔ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر چت

(1) صحیح ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی کراهیة فی ذلک (۲۹۳۰) علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ سنن ترمذی (۲۷۹۱) مسلم فی اللباس والزینة (۳۹۱۷) نسائی فی الزینة (۵۲٤۷) ابوداود فی اللباس (۳۵۵۹) احمد فی باقی مسند المکثرین (۱۳٦۰٤) مالك فی الجامع (۱٤۳۸)۔

Marfat.com

لیٹے ہوئے دیکھا۔ ❶

عشاء سے قبل سونے اور مابعد گفتگو کرنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهٰى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا۔ ❷

''سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے سے اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے اور قبل از نماز سونے کو آپ ناپسند کرتے تھے لیکن علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے لیکن ایسی باتیں کرنا جائز ہیں جن میں خیر ہو بھلائی ہو مثلاً دعوت وتبلیغ اور امارت ونظامت کی گفتگو وغیرہ کرنا درست ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں رات گئے تک گفتگو کرتے رہتے تھے۔ ❸

دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى أَنْ يُّقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ۔ ❹

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: یعنی اس طرح بیٹھنے سے بدن کے ایک حصہ پر دھوپ رہے اور ایک حصے پر سایہ اس لیے کہ یہ امر طبی نقطہ نظر سے مضر ہے اور بیماری پیدا کرتا ہے اور یہ ممانعت بھی

❶ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الاستلقاء فی المسجد (٤٧٥) مسلم (٢١٠٠)۔
❷ صحیح ابوداود، کتاب الادب، باب فی السمر بعد العشاء (٤٨٤٩) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابو داود (١٤٢٢)۔ ❸ الصحیحۃ للالبانی (٢٤٣٥)۔
❹ سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الجلوس بین الظل والشمس (٣٧١٢)۔

Marfat.com

تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور بیہقی میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کعبے کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ بدن آپ کا سائے میں تھا اور کچھ بدن دھوپ میں تھا۔

اس روایت میں علما کا کہنا ہے احتمال یہ ہے کہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہو۔ (واللہ اعلم)

چار نام رکھنے کی ممانعت

عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نُسَمِّيَ رَفِيْقًا أَرْبَعَةَ أَسْمَآءٍ أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا. ❶

”سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار ناموں میں سے رکھیں۔ افلح، یسار اور نافع، رباح۔“

برا نام رکھنے کی ممانعت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِيْ بَرَّةَ فَقَالَتْ لِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِيْ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ هٰذَا الْإِسْمِ وَسُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ. اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوْا بِمَ نُسَمِّيْهَا قَالَ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ. ❷

”محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام بھی برہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ صحیح ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح (۴۹۵۹) اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔سنن ابی داود (۱۵۲۴)۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح (۳۹۹۲) ابوداود فی الادب (۴۳۰۲)۔

Marfat.com

نے فرمایا: نہ تم اپنی تعریف کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے تم میں سے زیادہ نیک کون ہے لوگوں نے کہا پھر ہم کیا نام رکھیں پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کا نام زینب رکھو۔''

توضیح: رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی آپ ﷺ ہر ایسے نام کو بدل دیتے تھے جس میں تکبر یا جس سے غیر سنجیدگی ٹپکتی ہو یا ہنسی اور مذاق کا ذریعہ بنتا ہو یا اس نام سے بد خلقی کی بو آتی ہو یا شرف عظمت کے خلاف ہو یا غیر مسلم لوگوں کی مشابہت ہوتی ہو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ ❶ ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں ''کَانَ یُغَیِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِیْحَ'' کہ آپ ﷺ ہر برا نام بدل دیا کرتے تھے۔ ❷

کھلی چھت پر سونے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ. ❸

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسی چھت پر جس کے گرد چار دیواری نہ ہو اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔''

توضیح: اس لیے کہ ایسی چھت پر سونے سے دوسرے قریبی لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے کیونکہ ایسا کرنے میں ایک تو بے حجابی ہوتی ہے جس کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا اور دوسرا کچھ لوگوں کو نیند میں چلنے کی عادت ہوتی ہے اگر ایسی چھت پر سوئے گا تو اگر رات نیند میں اٹھ کر چلنا شروع کر دے تو چھت سے نیچے گر کر اس کی موت ہو سکتی ہے یا ہڈی وغیرہ ٹوٹ سکتی ہے۔ اس لیے ایسی جگہ پر سونے سے سرور کونین نے منع فرمایا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب (۲۱۳۹)۔ ❷ صحیح ترمذی للالبانی، کتاب الادب (۲۸۳۹)۔ ❸ سنن ترمذی، کتاب الطب، باب... (۳۰۲۶)۔

Marfat.com

المنهیات

سابقہ منہیات سے رہ جانے والی روایات کا ذکر

(۱) شہنشاہ نام رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس کا ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے۔'' ❶

(۲) کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے جھانکنا ممنوع ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر کوئی آدمی تیرے گھر میں (کسی سوراخ یا جنگلے وغیرہ سے) تم سے اجازت لیے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔'' ❷

(۳) اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانا ممنوع ہے

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(اجنبی) عورتوں کے پاس (تنہائی) میں جانے سے بچتے رہو۔'' ❸

(۴) تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کی رضامندی کے بغیر سرگوشی نہ کریں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحيح مسلم، كتاب الادب، باب تحريم التسمي ملك الاملاك وملك الملوك۔

❷ صحيح البخاري، كتاب الديات، باب من اخذ حقه أو اقتص دون السلطان۔

❸ صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لا يخلون رجل بامراة الا ذو محرم والدخول على المغيبة۔

Marfat.com

''جب تین آدمی ساتھ ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں۔'' ❶

(۵) رشتہ داری کو توڑنا حرام ہے

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت میں کاٹنے والا داخل نہیں ہوگا یعنی رشتہ داری کو کاٹنے والا۔'' ❷

(۶) والدین کو اذیت دینا ممنوع ہے

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کر دیا ہے ماؤں کو ستانا اور بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا اور خود کچھ نہ دینا اور دوسروں سے کہنا لا، مجھے دے اور تمھارے لیے ناپسند کیا یہ کہنا کہ یہ کہا گیا اور فلاں نے کہا اور زیادہ سوال کرنا اور مال ضائع کرنا۔'' ❸

(۷) کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ ناراضگی رکھنا ممنوع ہے

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی مسلم کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رکھے وہ دونوں ملیں تو یہ اس طرف منہ پھیرے اور وہ دوسری طرف منہ پھیر لے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔'' ❹

(۸) مسلمان کو چہرے پر مارنا منع ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب مناجاة الاثنین دون الثالث بغیر رضاه۔
❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، ۱۸ وتحفة الاشراف (۲/ ۴۱۱)۔
❸ صحیح مسلم، کتاب الاقضیة (۱۲) البخاری (۵۹۷۵)۔
❹ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة (۳۵) وتحفة الاحوذی (۳/ ۹۸)۔

Marfat.com

''جب تم میں سے کوئی شخص لڑے تو چہرے سے بچے۔'' ❶

(۹) غصہ کرنا ممنوع فعل ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے وصیت کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غصہ مت کر۔'' اس نے کئی مرتبہ (سوال) دہرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا، غصہ نہ کر۔'' ❷

(۱۰) اخوت ایمانی کو نقصان پہنچانے والی اشیاء کی ممانعت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے مقابلے میں ارادہ خرید کے بغیر بولی نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے دلی دشمنی نہ رکھو، ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی مدد چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے تقویٰ یہاں ہے اور آپ اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرماتے تھے آدمی کو برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلم بھائی کو حقیر جانے، مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت۔'' ❸

(۱۱) فوت شدہ لوگوں کو گالی دینا ممنوع ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مردوں کو گالی مت دو کیونکہ یقیناً وہ اس چیز کی طرف پہنچ چکے ہیں جو

❶ مسلم، كتاب البر والصلة (١١٢) وتحفة الاشراف (١٠/ ٢٠٤)۔

❷ صحيح البخاري (٦١١٦)۔

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب ٣٢) وتحفة الاشراف (١٠/ ٤٥٦)۔

Marfat.com

انھوں نے آگے بھیجا ہے۔" ❶

(۱۲) لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ممنوع ہے

سیدنا بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اس (بہز) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بربادی ہے اس شخص کے لیے جو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کو ہنسائے، بربادی ہے اس کے لیے پھر بربادی ہے اس کے لیے۔" ❷

(۱۳) راستے پر بیٹھنے کی ممانعت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہماری مجلسوں کے بغیر ہمارا گزارا نہیں کیونکہ ہم ان میں باہمی بات چیت کیا کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جب تم نہیں مانتے (یعنی عذر پیش کرتے ہو) تو راستے کو اس کا حق دو انھوں نے پوچھا اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا، نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔" ❸

(۱۴) ظلم کرنا حرام ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔" ❹

---

❶ صحیح بخاری (٦٥١٦) وتحفة الاشراف (٢/ ٢٩٣)۔

❷ صحیح ابی داود للالبانی، (٤٩٩٠) ترمذی (٢٣١٥) السنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر (٤٠١)۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب اللباس (٣٢٧) البخاری (٦٢٢٩)۔

❹ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحریم الظلم۔

Marfat.com

(۱۵) امارت کی درخواست اور حرص ممنوع ہے

سیدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! کبھی کسی حکومت کے عہدہ کی درخواست نہ کرنا کیونکہ اگر تمھیں یہ مانگنے کے بعد ملے گی تو اللہ پاک اپنی مدد تجھ سے اٹھا لے گا۔ تو جان، تیرا کام جانے اور اگر وہ عہدہ تمھیں بغیر مانگے مل گیا تو اس میں اللہ کی طرف سے تمھاری اعانت کی جائے گی۔'' ❶

(۱۶) بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''(سامان بیچتے وقت دوکاندار کے) قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم، برکت کو مٹا دینے والی ہوتی ہے۔'' ❷

(۱۷) شراب بیچنا حرام ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۂ بقرہ کی سود سے متعلق آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور ان کی لوگوں کے سامنے تلاوت فرمائی پھر فرمایا کہ ''شراب کی تجارت بھی حرام ہے۔'' ❸

❶ صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب قول اللّٰہ تعالی ﴿لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم﴾۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب النھی عن الحلف فی البیع۔
❸ صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم بیع الخمر۔

Marfat.com

سیرت کے قارئین کے لیے سدا بہار اور انمول تحفہ

رحمۃ للعالمین

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری

اس کتاب میں قرآن وسنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد تصحیح شدہ اڈیشن

4 مختلف اڈیشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

لاہور بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 042-7244973

فیصل آباد بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فون: 041-2631204

Marfat.com